

اوم

جوگ ساگر

مہاتما جی پیرسید غلام جیلانی شاہ صاحب

مصنف

Published by
Facebook group

Free Amliyaal books

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>

جولہ

میں تصنیف

ہما نامی پیر سید غلام سیلانی شاہ صاحب فی

دین بسیر انگری پیر کوٹ تحصیل سرمدی ضلع لالپور

پاکستان انکار چک نمبر ۱۰۰۰ جوہر سرائی خیر آباد



مکتبہ اہل سنت دہلی

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>

نایاب طبی کتب کا ذخیرہ

ہمارے پاس برائے فروخت موجود ہے جس میں نادر طبی کتب
مطبوعہ قلمی کے علاوہ علم گمیا دیکشتہ سازی، رمل، نجوم، جفر، کیرل
پاسٹری، قیافہ ظلمات، نیرنجات، علم الجواہر، رقیہ جی کتب شامل ہیں
قلمی طبی بیاضوں کا ایک قابل قدر ذخیرہ بھی موجود ہے یہ تمام کتب
فوٹو سٹیٹ مجلہ کتابی صورت میں موجود ہیں



سنت نام کو ہر کسی کے دل میں تنو تنو بار بار • گل جگ جس کے سر پہ پانا کہے ہوا
 نکلی نکلی زنجبٹ میں جھن کرے جگانے • نکلی نکلی تو کو بڑے نکلی کے دکھ کو
 سب کرب و کشمی پر رہے ہم و لوح • بن بستی جگہ کے سبھی نہ کہ کاسلج
 جتنی گئی تھوڑی رہی جہن چوٹی جی جانے • کر جگہ جگہ کو رت کو کچھ گ جاتے
 ان کے شوق نے کار ہروم کو لٹکا جسا • تو ہر سانس لینے میں نہ نہ دھڑکا جسا

جنم اکارت نہ کھو پیارے چپے ہری جان ہری چپے ہری ہری
 دھن دھن کے دوہوں میں پھری • دھن کی ہٹی نہیں سنا تھا • ساتھ چھوڑ دیں دستاں آج چپے ہری
 جان ہری آج چپے ہری جہن اکارت نہ کھو پیارے چپے ہری ہری

ایہہ دنیا ہے بریں ہیرا • مور کو • میں لانا میں لایا • بن گھر تیرا بن گھر میرا • کتے ایک گھڑی
 جان ہری کا کتے ایک گھڑی • جنم اکارت نہ کھو پیارے چپے ہری ہری

سانس سانس پچھلے ہری کو • بہن غیبت گھڑی گھڑی • سنگ سنگ نہیں بیت پڑی • ہاچھو نہ ہری
 جان ہری ہاچھو نہ ہری • جنم اکارت نہ کھو پیارے چپے ہری ہری

جین جین کرے ہری کا چاچا • کھوے سنتا اپنا آپا • پریم کی بھوٹی کا کر تاپا • جس نے بات کھری
 جان ہری جس نے بات کھری • جنم اکارت نہ کھو پیارے چپے ہری ہری

ہوے بیت کھو کھو کرے • اس دوت سے جھل جھلے چکر کی بوجھ گئی میرے آئے میں چھوڑ دی
 جان ہری آئے میں چھوڑ دی • جنم اکارت نہ کھو پیارے چپے ہری ہری

ہروم چپے ہری کو • پرلی جگہ میں آپ ہری کو • میں چھوڑ دیے لاپ ہری کو • لاپ ہری کو
 جان ہری لاپ ہری • جنم اکارت نہ کھو پیارے چپے ہری ہری

ہو جیا دھلا دھلا جیلانی • سنگو تیرے دھانیاں • ہری جہن میں عسہ دانی • بڑے بڑے گھڑی کی
 جان ہری بڑے بڑے گھڑی کی • جنم اکارت نہ کھو پیارے چپے ہری ہری

ہو دست نام • ہری ہری ہری ہری • ہری ہری ہری ہری • ہری ہری ہری ہری

الف

الف او بھگتو سرتیہ نگ کر تیہ چمن لا بہو دنگ سال پہلا
 پر سوار تھ پر مار تھ تیاگ بیٹھا نیم دھرم کیوں منوں بسا ریا او
 پھنس کے وجہ سفار دیاں کا رجاں سے ہوا سوڑھ ہریت لیا
 نام دان باغیان گیاں گج کے کہے رہیں نہ کسی نکار یا او
 رہنا سکھ پر تر سنا راغدا نگ ست ایہہ سنگوراں تار یا او
 کیتی جنباں آپا سنا یاٹ پوجا او ہو ہری نے پارا مار یا او

کھتا : میرے پریمی جمن یاد رکھو مہا پرشوں کا بچن ہے اور شا ستروں میں بھی کھلے ہے کہ
 اس سنا سنا بنے والے پرش دو پرکار کے دیکھیں آتے ہیں راہ پر۔ تی مارگ یا
 پر سوار تھ کے دھار۔ نہ سچ دھرم کے کھاری اکھم پر چنے والے۔ (۱) اور تی مارگ کے
 دھار نے والے یعنی راہ پر چنے والے۔

راہ پر دتی مارگ یہ ہے۔ شا ستر کے غور پر مشہور کرم کے جہاں میں ہمیشہ کرم کو
 تیاگ دیا جاتا ہے۔ شہو کرم۔ میں کہتا ہوں۔ راہ پر دتی مارگ کو پر تیر رکھا جاتا ہے۔
 پر دتی مارگ کا سب سے بڑا فرق یہ ہے کہ جب پر بھاجت کو نہایت جاگرت پر شرم جمل دسا جاتا۔ تلخ
 ہو کر مٹی کی کم نہ کم تین ذیلیوں سے گھرا کر رکھا جاتا ہے۔ اس کے بعد جلی پر جو سیر کرتا ہے کم نہ ہو۔

پھر وہ اس سے اٹھ کر اور جلی میں دو لہاں تھوں کو مٹی سے خوب سانچ کر جلی سے دھوا ڈالو۔ پھر رات میں
 کلی کر۔ پھر آدھ سو گن کر دے۔ پھر تین پر مینو کر کسی بانی یا کائنات پر کسی شہو پر مٹی کا پاٹ کر

میں یہ بات سامحال ہے کہ میں پریم سے جدا نہیں ہے

گہمان سے دیکھتا تو بہت مضطرب ہے + وہ گہمان سے کہتا ہے میں تم سے پیلا ہے

یہ دھپ کی غولی ہے کہ میں پریم سے جدا نہیں ہے + وہ آپ میں آپ سے کہتا ہے

میں خود پریم ہوں پریم خود ہم ہیں ہمیں کر پریم کو کہا جاتا تھا۔ کچھ گہمان پر پختہ ہونے

پر ہمیں گہمان پر پختہ ہونے پریم سے کہتا ہے + وہ گہمان سے کہتا ہے میں تم سے پیلا ہے

کی فصل و صورت ایک گہری کے لئے اختیار کر لی ہے اور وہیں ہوتے ہیں پریم پریم کے لئے

لکھ دو دانہ پانچ بھرتوں میں سوائے ماں تہ کے کوئی بھی نہیں کئے والا نہیں۔ جیسا کہ

گر مہلوں پریم کے لئے ماں تہ میں پانچ چیزوں کی مثال ہوتی ہے (۱) کھلی (۲) ادا (۳)

دہ (۴) گہری (۵) دھ۔ ہا کہ۔ اس پانچ چیزوں میں سے کوئی بھی ہوتے ہوئے نہیں گہرا

آتا۔ تاہم اس میں بھری جاتی ہے وہ براتی ہے اور انسان نظر نہیں آتا مگر وہ سنہ سے

جاتی ہے اس نظر آتی ہیں وہ براتی نہیں۔ ایسا ہی ان تینوں ادا پریم پریم کے معادہ ہے جو

گہمان پریم سے کہتا ہے۔ ہمارے وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ ہمارے وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

جیسے کہ گہمان میں ہوتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ ایسے ہی گہمان میں سنہ سے کہتا ہے۔

کر بھی اس میں نہیں جاتا +

میرے پریم پریم سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

کرنے والی ہے۔ میرے پریم پریم سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

آہستہ آہستہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

پہا کا سا ایک پریم سے کہتا ہے۔ سنہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

پریم سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

پریم سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

پریم سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

پریم سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

پریم سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔ وہاں ہمیں سنہ سے کہتا ہے۔

غلام حیلانی شہادت دل چت لائیں نہ لیت سہیلے

کشتار۔ میرے پیری جڑو اور بھائی کے گھر چلے گئے اور سب غریبوں کا سہارا بن گئے۔
 یہ کہ ہمارے شوق کا سہارا بن گیا۔ میں بھی بہت کم ہوا۔ یہ کہ ہمارے شوق کا سہارا بن گیا۔
 کی باتیں کرنا اور سب کو سہارا بن گیا۔ یہ کہ ہمارے شوق کا سہارا بن گیا۔
 انسان اپنا حق من و دھن کرنا کہنا سیکھتا ہے۔ اور اگر وہ جانتی کہنے سے انسان کی ہڈی
 پر نہیں دھرتی اور نہ اس میں بھی برکتیں آتھیں۔ مثلاً اسے یہ خیال ہو کہ نہ سنائے گا کہ میں
 غلام حیلانی ہوں۔ میرات میں میرا سنساری دیکھو جو کہ گورو جی کے سچے شاگرد ہیں
 ان کی وجہ سے ہر جگہ اور ہر جہت پیدا ہو جاتی ہے۔ ہم انسان اور جن کے خراج ہے
 اس نے یہیں گورو جی کے حق میں سستی نہیں کرنی چاہئے۔ یہ کہ اس کو اس کے حق میں سے
 ہمارے سب باپ و دوش خود ہو کہ ہم میں ہی ہے۔ آسمانی ہے۔ مثلاً جب کہ اس کو اس کے حق میں
 نہ وہ اور نہ ہوگا۔ خواہ وہ ہزار سال پہلے اور ہزار سال چلا ہو۔ وہ سنا میں جانتی ہے۔ پھر اسے کوئی
 لڑائی نہ ہو۔ کہتا کہ اس کے گویا ہونے کا بنی من لٹ گیا۔ گویا جب تک کسی کے ہر دے میں
 سنساری کا بیج نہ ہو۔ کہتا کہ بنی من ہے۔ مثلاً یہ کہ مقدس رجعت ہمارا ہے۔ اس میں ہی پاس
 ہمارا ہے۔ یا نہیں غور کرو کہ اس کا تعلق ہے۔ اور اس کے حق میں ہو۔ مثلاً یہ کہ اس کے حق میں
 حالت میں گت کا پاپت پر ہے۔ کہتا کہ جب تک کہ بنی من ہے۔ اس میں ہی گت
 پاپت نہیں ہوتی۔ گویا کہ یہ کہتا کہ اس کے حق میں ہے۔ اور اس کے حق میں ساتھ ساتھ
 ہے۔ آخر نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہم سنساری میں نہ ہوتے ہیں۔ یہیں چاہئے کہ سنسار کے تلاش
 دیکھیں اور اپنے حق میں سنسار کو نہ دکھائیں۔

پیشانی پر تصویر مونی بنی

www.PREMIUMBOOKS.org

جینک کہ اس کے سینہ پر ہم کن جگہ روکشیں ہو کر اس کی تمام ہڈیوں کو ہٹ کر فنا کسرت کر

۴۰

میرے پہلی جہاد! یاد رکھو کہ ہر کم کی پہلی آواز روکشیں ہو کر اس کی خودی یا انفسال فراموش
کافا کر کوئی ہے اور وہ اپنے ہر کم کے دشمن ہیں اس خود گمن اند و سنت تمہارا ہے کہ تمام
دنیا کے مکہ مکہ اس کی غلوں سے اور حمل ہو رہے ہیں۔ مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ایسا پدیم
کس سے آئے ہیں کہ بدلت جیگا نہ سسنگو رو کے سانچوں میں داخل ہوئے کہ اور کچھ ہی بن
جاتے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حرکت اس پرش کے دل میں ہر کم کی جڑ آنا نہ ملے گی وہ ہی
طقت دنیا طاعت کی ملے دنیا ہی ایشیا کی طقت میں گمن اور سرگم اس دیکھ کر اسے ہر جگہ
کافا وہ ہیں بھی خیال نہ آئیگا۔ پرتو یہ چیز ماہر شوں کی انگشت سے پہنچتے ہوئے ہے دنیا میں
کئی جگہ بھی ایسی نہیں جہاں معویہ ہو یہ نیچے کہ کہ ہر کم حاصل ہر کم کے گرسنوں کی انگشت سے
ہر کم کی ہڈی ہٹا ہے

ہر کم کی ہڈی ہٹا ہے ہر کم کی ہڈی ہٹا ہے ۴۰
دنیا میں ہر کم کی ہڈی ہٹا ہے ۴۰
دنیا میں ہر کم کی ہڈی ہٹا ہے ۴۰

اس نے خودی سے ہر کم کی ہڈی ہٹا ہے ۴۰
اس نے خودی سے ہر کم کی ہڈی ہٹا ہے ۴۰
اس نے خودی سے ہر کم کی ہڈی ہٹا ہے ۴۰

ویدارشی فضل و کرم سے ایک دن کر اور ایسا کہ ذخیروں سے روائی پاکر ہر لوگ میں اس کو
 جاپا رہا ہے۔ ایک بچہ جو سکل میں داخل رہتا ہے اگر سکل کے مشروں ٹھکانے کے پر نہیں
 کی تعلیم سے کیا حق استفادہ ہونے کی کوشش کرے اور متواتر دن رات شوق و ذوق سے
 جو کچھ اسے پڑھا جائے اپنے ذہن میں بٹھلائے تو سالہا سال کے عرصہ میں ایم ایس کی ڈگری
 حاصل کر سکتا ہے۔ اس درجہ پڑھنے کے کاروبار میں ایسے میں کونسا طالب علم نہ استاد کی ہدایت
 کے مطابق پڑھے پڑھے طور پر ملے نہ کہ وہ سیرا سادہ پڑھائے و یہاں نہ پڑھے وہ تعلیم علم کے
 راستہ میں ایک قدم نہیں مل سکتا۔ میں جیسے دنیاوی علوم و فنون کے حصول کے لئے یہ
 اصل سبب ہے۔ ایسے ہی بہادری و قیادت پڑھنے کے لئے یہ ضروری ہے۔ اس پر ہر شخص ملاحظہ
 میں کر دے جیسا کہ میں جو امر پر بیان کر چکا ہے کہ ہر شخص اپنی طاقت کے مطابق وہ سبب کو فیض
 پہنچا سکتا ہے۔ چونکہ سب گورو دیال سب سبب کے لئے اور ہر سبب کے لئے جو کوئی انسان
 شریعت پر گواہ اور ان کی بدلتی ہوئی شجرت کی ایک ایک کڑی کر لیا اور انھیں اپنے اوپر ہر سبب
 کر لیا تو حقیقتاً ہر کئی کا بھلائی میں جانتا ہے۔

انسان کو اپنے نرن من و دھن اور کنبہ کنبہ کے ساتھ زبردست بندھن ہے اور وہ اپنی
 تمام عمر اپنی جسمانی اور دلی خواہشات اور ضروریات پر لپٹے رشتہ داروں کی ضروریات فراہم
 کرنے میں گذر دیتا ہے اور وہ ان کے ادھیروں میں اس قدر الجھ جاتا ہے کہ اسے ایک لمحہ پر ماضی
 کا نئے کے لئے نہیں دیکھتا۔ اگر انسان کو ایک وقت کھانا نہ تودہ بھوک سے ایسا بیتاب ہو
 جاتا ہے کہ جو کنبہ وہ اپنا ہیٹا نہیں بھر لیتا اسے نہیں آتا۔ اسی طرح اگر ان کی اولاد کی ضرورت
 پوری نہیں ہوتی تو وہ اس کا دم تاک میں کر دیتی ہے اس کا بچہ نہیں چھوڑتی جیسا کہ
 اپنی بات مٹا نہیں دیتی مگر بچہ ہی روح کا خیر لہا کوں ہے کہ جس کو اگر تمام عمر وہ جانی فدا میر نہ ہو
 میں ہی کئی کر دیتی ہیں۔

انسان اپنی جہانی اور دینی طاقتوں کو گرد و پیش کے حالات سے مجبور ہو کر نشرو نہاد بن جاتا ہے
 اس کی فکر اس کے لاپتہ کو ہوتی ہے۔ لیکن خود اس کے لاپتہ اور استاد اپنی روح کے جوہر سے
 پیغمبر یا انھوں نے خود اپنی آنگاہ کو درست نہیں کیا۔ پھر وہ اپنے اپنے پٹے پر چلنے کی آہنگ کی بجائے
 کر سکتے ہیں۔

لہذا جیسے کاظم سنگ چلت پھرت جل ایاں

بہنے نہ دہم دیت بھی پکڑو اللہ کے ہاں

میرے پریمی ہنزا خیال کو کرو کہ ہندو یہ دل اور پندوں کے سننے والے ہیں وہ
 سچیں نہ غور کری کہ جس دھارک ٹپک کو آتھ میں سے کہ پڑھو اس میں ست گورو کی مہاں
 نظر آگئی اس سے ہی کسی ماں پرش نے کیا طوب کہا ہے

جسگہ دو کسی مرد کافل کو دل میں

بٹھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے بن میں

تہیں دم کا ہم کس نے سکھایا تمہیں پریم کا ہمید کس نے بتایا

نہیں استرا مشید کس نے سکھایا نہیں یہ منہ سہجہ میں گرتا

جسگہ دو کسی مرد کافل کو دل میں

بٹھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے بن میں

خدا کا پیغمبر ہے خود ذلت و عرش ہے ارشاد و حشر ہی آواز آتھ

وہ خود ہے فقیر اور خود صوبت سرد اگر سے سے کا ہے شوق بے حد

جسگہ دو کسی مرد کافل کو دل میں

بٹھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے بن میں

کرو دینوں کا خود ہم شوق بے حد

یہ تمہند توں کے نہیں بھلائی

کرو دینوں کا خود ہم شوق بے حد

جسکو کسی مرد کا دل میں

بٹھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے نیچے

یہ مضمون سے متعلق خود مختار ہے کہ بے شبہ ہے یہ ہمارا دہلیا ہے

دلی جوش سے اب وہ طلب لگا ہے یہی شعر بروقت دریاں ہے

جسکو کسی مرد کا دل میں

بٹھاؤ اسے اپنی آنکھوں کے نیچے

میرے پہلی سہرا! آپ کو معلوم ہے کہ ہندو نہ تو خود دیوں کو پڑھتے ہیں اور نہ کسی
پادری پرش سے دیوں کے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ غور کیجئے کہ اگر کسی کتاب میں فقرہ
لکھا ہوا ہو کہ ریل انسان کو چھ نہیں گھلے میں دہلی سے ٹکڑے پہنچا دیتی ہے۔ وہ تو اس امر کے
متعلق کسی سے پوچھتا ہے کہ ایسا کیسے ہو سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور ترکیب لکھنے پہنچنے کے لئے
کرتا ہے۔ بلکہ اپنے گھر میں ہی یہ خیال کر کے بیٹھا رہتا ہے کہ ریل کو جب مجھے لگے گی پہنچاؤں
ہرگز تو خود ہی پہنچاؤں گی۔ میرا غلط ہواؤں چلا اکر ہے۔ تو ایسا شخص جیسے لگتے ہیں کسی
نہیں مانجھ سکتا۔ یہی حال ان لوگوں کا ہے جو دیوں کو پرانا حکم تو فرماتے ہیں مگر یہیں
جاتے کہ دیوں میں لکھا گیا ہے۔ انکس! جب لوگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ پرانا حکم کیا
ہے تو وہ اس کے حکم کی تعمیل کیا خشک کر چکے؟

میرے پہلی سہرا! دیوں میں لکھا ہے کہ تمہارے اعمال، افعال، اقوال، دل اور دماغ
ایک سان بھرنے چاہئیں۔ اب لڑائیے کہ ہندو دیوں کو دھرم پر خشک مانتے ہیں کس دھرم
تک دیوانی کے اس حکم کی پابندی کرتے ہیں؟ نظر آتے ہیں۔ عام ہندو قوم کا خیال تو پھر
کیجئے۔ پہلے پہل ہی گھریں دیکھئے کہ اگر ایک کتے کے دس آدمی ہیں تو ہر ایک اپنے اپنے
کار میں مصروف رہتا ہے۔ اس میں کسی کو کسی کی بات کرنے کے ہندو ہندو ساتھ
کیا سونگ ہوگا۔

ہجرت گورو سے چل کر ہم سب مٹ جان گئے

ہجرت نام - ہجرت نام ہجرت نام ہجرت نام

ت

ت تر گئے لوک پر لوک اندر دہاں چک مارگ چت دھار یا

اشہ انگ پھر چرگ نے بھریاے نت اپنا چت سدھار یا

جوگ جن درنال چتہ دتا ئیں قابو کو تلے ٹھیک کھیار یا

دع مگل سنار بیابا جو من بوسنوں ست کرتار یا

آو آیت پر گٹ گیت ہاں سناں اکو نام پر بھو بیڑے دھار یا

غلام حیلانی شاہا جیون نکت ہو گئے جنس کٹ کد سنار یا

رونگی ہجرت

کھتا - جوگ شاستری کھتا ہے جوگ ایشٹ گنگ - من میں سے پڑھ لگ تم ہے -

دوسرا جیم - جیمو آسن - پڑھتا ہوتا آسن - پانچوں پر تہوار - چندر حدت - ساقوں

دھیان اور آکھواں لگ سا دھ ہے

۱ - مگم : حراسی بیرونی پر قابو لانا - دل کو بڑی خواہشات سے روکے رکھنا - جسے لیا لاک

حراس کی رو سے اندر نہ آنے دینا جیم کہتا ہے اور اس پر چنے دھوں سکے دس

مادریں کا ہونا ضروری ہے -

۲۱ - ہجرت چن چن چن چن چن

۲۲ - ہجرت چن چن چن چن چن

کے کسی کو برائے کہے۔

محبت سے بتائیے ہیں ہاتھ دست دشمن کہ: جبکہ آپ یہ مادی لاجری سرکش کی گردن کر
 مستحق ہیں اور دنیا پر قابو پاٹ سہاں + پھر بھی ہے نچرے مسی جھوٹ زبان
 فریض راہوں مور بشارت دشاں + درحقیقت بہتر از پسیل و اس
 قوس جہد: وہ ہاتھ اپرا اپنے آپ کی چیز نئی جیسا سمجھتے ہیں اگر سچ پوچھو تو دوست
 باطنی سے بھی زیادہ فریض ہیں کیونکہ انہی مہاں پر فریض نے ہیکار کر تیاگ دیا ہے
 اور منشا کر کریم روپ جلتے ہیں۔ اس نے وہ سب کے چروں کی دھواڑ مکتے
 اس گرد حقیقت وہ سہلہ کے سر تلج ہیں +

صورت پرست است لیکن معنی دادم بند + باطنم آزاد مہتی خواہم و قیہ بند
 توجہ :- میں صورت میں بچا ہوں لیکن معنی میں بند اور ادھیچا ہوں۔ باطن میں
 خدا ہوں خواہم میں بند ہوں +

(۱۰) آپس - یعنی دو تھو پاؤں دل و زبان سے کسی ہاتھ مار چنے کو کہ نہ دینا بلکہ سرب
 بکے بے رکھنا کرنا +

(۱۱) آستے - یعنی ہری اور رکھتی ذکرنا +

(۱۲) چھماں یعنی غصہ کو کھا جانا۔ قصود اور کھانا کرونا۔

جیساں مل کھائے تھے میں مہنے + تھی تیر سبھاؤ کی جو چیز جو کئے

(۱۳) دہری یعنی اپنے بچنوں سے ہرگز نہ بھرا۔ زبان کا پھٹ ہونا۔ اس بات کے ثبوت
 میں بزارا مثالیں ہندو مہاں پر خور۔ ان ہندوؤں کی موجود ہیں۔ اگرچہ
 دنیا کی ہر چیز کھینچے لیکن اپنے منہ سے شعلہ جہتی بات پر پکے رہے +

(۱۴) آستے یعنی دوست دشمن کے مہاں احسان کرے اور قاض سے پیش آوے
 کسی کو تعلیم دے۔

کپٹ کمر بن میں نہیں ہے سرائے جٹوہ کہیں کہیں سا بدھ کی گلی کن سے آؤ
 (۱۶) تیار یعنی تھوڑا کھانا سے مٹا دے

الف ایک روٹی کھا کے پس کرہا کدی اور دھڑلور ہتھ نہ لایا ہا سے
 کھائے کچھی کھسی پھانوس اور روٹی مل دھڑلور ۱۰ پھانوس پھیلے
 تائیں روٹیاں آدھ سے نقل ٹانگے تائیں دھڑلور ۱۰ پھانوس
 شالہ جیلانی سب کا سناں نہ کر سکیں کہ بے گلی نہ کر سکیں

(۱۱) شیعہ یعنی صفائی و کھانے کا ہر وہ چیز کہ یہ دو چیزیں ہیں۔ یہ دو چیزیں ہیں کہ (۱) جم اور کھڑو کہ
 نہ دھو کر سات رکے۔ (۲) بھیڑ کی صفائی ہے کہ کسی سے فریب نہ کرے حد
 نہ کرے۔ سب ہی مانتیں اور نور انہیں چھوڑ دے +

(۲) نیم ڈانگیم یہ ہے کہ کراس باطنی پر قلم اور اچھلے اور کراس باطنی کی راہ سے برے
 خیال میں ہیں نہ آنے سے ہائیں و حیان بروقت نکالنا چاہیے۔ کہلی گھٹان پھیلانہ
 یہ کچھ ہے اور اس پہ چھٹے دھون کے تے بھی یعنی نیم و حیانوں کو بھی کس حد توں کا
 پچھ کر سکیں ہے۔

(۱) تپ یعنی نفس کے ساتھ چاہا کرتا۔ (۲) سنتہ شیعہ قناعت کرنا۔

(۳) پروردہ یعنی عقلا و کلا پندہ ہرانا۔ (۴) پناہ دانا غیرت کرنا۔

پچھ کر ہے ست نام دینے کو ان دانا + تم نے کہہ ہے پناہ دینا کہ ابھیان

(۵) نامس پرچا یعنی اسم ادم و اسم اللہ ہر وقت پیش نظر رکھنا۔

(۶) کچھ سہ حالت یعنی کچھ بولنا چ سنا۔

(۷) یعنی حق کوں سے شرم کرنا جو نہ ہو بلکہ اس کوں سے بچنا کہ نہ ہو

(۸) پچھ کر ہے ست نام دینے کو ان دانا +

(۹) نامس پرچا یعنی اسم ادم و اسم اللہ ہر وقت پیش نظر رکھنا۔

(۱۰) پچھ کر ہے ست نام دینے کو ان دانا +

اپنی حرکت سے اس میں کمی یا زیادتی نہ کرنا +

۱۰۔ اگر تیرے تیری بات میں ساگر کی جھلک ہو۔ وہی پرشوی کی ماسی ہے کہ کام کو نہ
مرد۔ وہ بہہ بہکا کر گویا اپنی آگنی میں جسم کرنا +

۱۱۔ آسن یعنی چوڑی ٹاکر بننے کو کہا گیا ہے۔ اور آسن کی نسبت سی قہیں ہیں غلط چہاں
سردھ آسن۔ گت آسن۔ سوت کا آسن۔ بنگلہ آسن۔ دھندو آسن۔ قرت آسن۔
کوہ آسن وغیرہ۔ جو میں دولت میں شک کے ساتھ ساتھ کلمہ بہرہ حقین کا عمل کیا جیسے
اسے ہی آسن جانا چاہئے۔ وہ آسن آسن ہی نہیں جو طبیعت کو تعلیم دیکر عمر کا سکھ
ناش کرتے ہیں۔ برہم گمانوں کا بچن ہے کہ اس مشن حسانی کو ہی آسن سمجھیں میں مدد
سمن میں کن طرح کا یوگن نہ پڑے +

۱۲۔ پیرانیام: یعنی سانسوں کا دھنک اور ہر دو سانس کا برابر کر کے چھوڑنا۔ اسی کو
چاہئے کہ ناک کے بائیں نکرے یعنی ایشا نام نالی سے والو کو اندر بھرے۔ اسکو جگ کی
بسطیج میں چڑھ کر کتے ہیں اور پھر بھری دایہ کو اندر دیکے رکھنا اسکو صطیج جگ میں
کھینچنا۔ اچھو کہتے ہیں۔ اور پھر پھر بھری دایہ کو آہستہ آہستہ باہر نکالنے۔ اسکو صطیج
جگ میں رہنا۔ اسکو سنا کہتے ہیں۔ چوڑک۔ ریکٹ کیسک تینوں عملوں کو برابر جاری
رکھنا پیرانیام کہلاتا ہے۔

پرانان کر دھم ایک + راکھو سوس کر متک نیک

۱۳۔ پیرنیو ہار: یعنی حواسوں کو مسوس کرنا جس سے گہری طرح بٹا لینا۔ سب ذخیل میں
آقا کو دیکھتے جسے من کو رہا میں ڈبو دینے کا نام پیرنیو ہار ہے۔ چوڑک کو اس کا اسیاس
کرنا ہے۔ مثلاً آگھ کہ دھپ دس۔ زبان کو تری۔ کان کو شہ زس۔ ناک کو
چھوڑ کر اس کو کھل کر رکھنا۔ اس سے دھپ دس کا آگھ کہ دھپ دس کا کان میں
لے کر دھپ دس کا کان میں لے کر دھپ دس کا کان میں لے کر دھپ دس کا کان میں

لے کر دھپ دس کا کان میں لے کر دھپ دس کا کان میں لے کر دھپ دس کا کان میں

میرا اپنی پہچانتا رکھتا ہے +

پہلی کو نوکار کر کے یہ معنی میں کر کے ایک روپ اور پہلی پہلی جوتے واسے
دریائے خالی کیا جاسے معنی چیزوں صفات اور ان کے متعلق خیالات و ہمت ہمت سے کہیں
کو صاف کر دیا جاسے اور بھی معنی کو مستحکم آستہ روپ ہر ہم میں اس طرح کا نوپا جاسے
کہ بھی معنی کا بھی خیال نہ رہے۔ نوکار۔ خانت۔ آجہل سوہا ہر ہم کے سوا اور کوئی خیال نہ
خیال کا بھی خیال نہ پہنچا پائے۔ نیبی اور احرار و کائنات کو بھی پہلی سند کی طرف لگا کر دوس
وہ کہ جب سند میں ہی کر پاتا ہی پیدا کھو رہی ہے تو گویاں سلاخی کی نسبت ہمہ مثال
پیش کرتی ہے۔ سب اہل ہستی کے وہم و خیال کو ترک کر کے اپنی حقیقی ہستی میں اپنے خیال
کو ڈال دیتا ہی گویاں سلاخی ہے +

پاپ ناشک جو گریے نسخہ

نیش۔ سب پاپاں دلا یہ کہے نسخہ سوچ مجھ کے ذرا بڑا تینا

جیکر تال پر میز سے برتیا یہ برکت سنگھ داس دیکھ شفا تینا

پاپ ہر ہم واسیہ رانی تو کہ حک شگفتہ وچ ستی بھی دلا تینا

طحا نیلے در ملے بولنے مانجھکے گراں دے دھن لکھو تینا

تھمر وچ ست سنگ دے پانگو تہہ سانس لے شغف لکھ تینا

پانی کھیاں کڑا نا پاہ ازو بھپ جوت دے دھج شکا تینا

گولی دھت دل دی گئی دھج پا کے چینی چہ ہی خرتے دھ تینا

دیشیں گراں دلا لا کے خوب گوارا سہی گمان گمن وچ ہر تینا

دیشیں گراں دلا لا کے خوب گوارا سہی گمان گمن وچ ہر تینا

دیشیں گراں دلا لا کے خوب گوارا سہی گمان گمن وچ ہر تینا

دیشیں گراں دلا لا کے خوب گوارا سہی گمان گمن وچ ہر تینا

دیشیں گراں دلا لا کے خوب گوارا سہی گمان گمن وچ ہر تینا

پتا بھی کرتا دودھ مگر میں ششہ اور دایچ کا تینا
 کام کروں میں وہی جگہ رکھوں بہت خوب پرستہ کرالینا
 گواگن واکسی تیرے پتا انا کہنی نہہ اسے چت چا تینا
 منی لوں منی پیشی دی ترک کر: مصری بہر پرستہ ش دی کھا تینا
 پرانی استری توں پر پرستہ کرنا ہیں کیتی کرائی گور: تینا
 دکھ دور ہوں جبکہ دکھت غلام جیلانی ماکت تیرا تینا

کافی

سب طلب اس پائے سنتو اوم اوم جس چاہیا
 کام کروں میں وہی جگہ رکھوں بہت خوب پرستہ کرالینا
 سب طلب اس پائے سنتو اوم اوم جس چاہیا
 اوم اوم جس چاہیہ کینا ہر پتا تر اس کا جینا ہر صفت ہر تیا گشت کا آئینہ ہر پرستہ رساں کچھ چکی
 سب طلب اس پائے سنتو اوم اوم جس چاہیا
 چنگت میری اوم کا ڈر اہہ غور نہ تھا نہ چھوڑا نہ کر کے میں سب کچھ کلامت بہر پرستہ خفا خفا
 سب طلب اس پائے سنتو اوم اوم جس چاہیا
 جس نے سکو گشت میں پلایا انا اوم اوم میں گویا کہنی تیری اور سرور گشت حلا سب کچھ کلامت
 سب طلب اس پائے سنتو اوم اوم جس چاہیا
 غلام جیلانی بہر پتا اگر کر کہنے کج سکو گشت گئی ہم کہہ کر کے غلامی و غلامی خزانہ غلامی
 سب طلب اس پائے سنتو اوم اوم جس چاہیا

www.AmliyatBooks.com

FREE AMLIYAAT BOOKS PDF
 facebook.com/groups/freeamilyatbooks/

https://www.facebook.com/groups/freeamilyatbooks/

ث

ث ثابت ہو گیا جدول تینوں آتم بودھ ہے گیان مہنت اور پیارے
 پھیرتیر تھان لے دل نس ناہیں لیں اپنا آپ بچار پیارے
 کھان پان پہلان لے وچ پھس کے ناہیں اپنی عمر گزار پیارے
 جیہڑے منے من لے پکن لے بے نیل پتی جرم گئے بار پیارے
 انگی کار کہے پکن سا بڈاں لے بڑے پاپاں لے جو گئے پار پیارے
 غلام جیلانی شا با بنا اپنا لے ایر پتسا بھل کچا پیارے

کھتا : میرے پریمی سمنو! ہندو تیر جہ بریت جگ دن نشان تہ برن مسند چپا پاستا
 نما با ولت خچ کرتے ہیں۔ مگر ان باتوں سے ہر شے نہیں ہوتا۔ مسلمان غمخوار نہ۔ ج۔
 زکوٰۃ آزاد۔ کھرو غرو پڑھتے ہیں۔ سب کچھ کرنے کے باوجود اطمینان قلب نصیب نہیں ہوتا
 اسی کو کہہ دے۔ یہ مہر غراب کہہ کے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں۔ ہرارتھ میں کامیابی
 ہے کہ ملک کے جس کی حد پار تیر دل میں چپا ہو۔ سینے میں آنکھوں پر بھنگ کے ٹپکلا
 کے لئے شرق کی آگ جتی رہے۔ دنیا کے عیش و آرام کے سب سامان موجود ہوں مگر گھبراہٹ
 کے دل کو اطمینان نہ ہو۔ اسی کی وجہ سے کہ اس کو اس کے پرہیز کے دشمن نصیب نہیں ہوتا
 جیسا کسی شخص کے دسترخوان پر چاہے ہی سونے کے مال برتن رکھے ہائیں اور اس کو مشاہی
 کرسی پر بیٹھا دیا دے۔ ان اسباب سے اس کا ہیٹ نہیں بھر سکتا۔ اسی طرح سچے پریمی کا مائل
 ہر حال میں دولت و محنت کے لالچ سے بچتا ہے۔ اس کے دل کی شامتی نہیں کرتی جیسا کہ
 اپنے مجنوں کے درشن سے ہوں۔ ہر حال میں ایک کے لئے اس کا دل چاہتا ہے کہ مجھے ارا

لانا نہیں بھرتا۔ ایسے شخص نے انسانی جسم پر ہاتھ لگے کر اپنا جنم سعد عارفیہ۔ اب سوال یہ ہے کہ کس طرح ملک کے ہر ایک کو اپنی پسینے میں روٹھ کر آجائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جیسے ہوتا ہوا چراغ دوسرے بجھے، سترے چراغوں کو روشن کر سکتا ہے۔ اسی طرح سترے چراغ کو ایک قلم کہ جس کسی کے پاس ہیں وہ باقی چراغوں کو روشن نہیں کر سکتے۔ اسی طرح سترے چراغوں کو روشن کرنے کے لئے اپنے دل میں پتھریں لگا کر ہم جتنی کہ چاہا کہ شمس کرنی ہو وہی دوسرے پرشوں کے دل میں پتھریں لگا کر روشن کر سکتا ہے۔ ست سنگ کی اسطرح میں ایسے دھن پرشوں کو شگور دیکھتے ہیں۔

میرے پریمی بھائی آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ یہ جتنا ہر چراغ ایسی جگہ کے پہنچانے بہاں آندھی اندھیرا ہوتا ہے۔ ایسے ہی شروع شروع میں طالب کے لئے ضروری ہے کہ وہ کچھ دور سے سنگسار سے نکال کر وہ جگہ دکھائے کہ آندھی اس جگہ کے چراغ کو بجھانے نہیں دے گی۔ پادشاهوں کے بارگاہ کی حفاظت بھیڑیوں سے کی جاتی ہے۔ تم ایک دن ایسا ہی ہوتا ہے کہ ان بچوں کو آندھی میں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اسی طرح جب ہم آندھی جگہ کا ایک پتہ دیا کر ایک ہرچہ دشت مطہر ہوا ہوا تھا تو پھر اس پر سنساری ہو کر ہرگز ان کو ہرگز ہرگز ہرگز اس کی رکشا اور سنبھال کرنی لازمی ہے۔

درخت شانت: ایک شخص کبھی دھن کے دشمنوں کی غرض سے ان کی عمری میں آیا اور کبھی کے ہرگز کہل ہی سے عاقبت ہرگز ہرگز چلا کر کبھی کی کھلا رہی۔ انھوں نے جواب دیکر ایک شخص مر گیا ہے۔ رگ لے جانے کے لئے گئے ہیں۔ ساتھ ہی کبھی کی گئے ہیں۔ اگر فنا چاہتے ہو تو وہاں چلے جاؤ۔ اس نے ہرچہ کہہ کر وہاں تو بیت رگ ہرگز میں ان کو کہہ پہنچاؤں آپ نے جواب دینے کہ تم کو کل ہرچہ کہہ کر سر پر نور کا حلقہ معلوم ہو گیا۔ جب وہ واپس آئے تو نور کی ہرچہ کہہ کر کبھی کے سر پر نور کا حلقہ معلوم ہو گیا۔ اس شخص پر سنکر چلا گیا اور ان کے سر پر نور کا حلقہ معلوم ہو گیا۔

شرمن ہو گیا۔ کبھی کے سر پر نور کا حلقہ معلوم ہو گیا۔

پستور تھا۔ اس شخص نے کبیر صاحب کو پہچان لیا۔ اس نے کبیر جی سے دریافت کیا کہ کیا وہ ہے کہ یہ نور باقی لوگوں کے سروں سے اُٹھتا ہے اور آپ کے سر پر وہی موجود ہے کیونکہ صاحب نے فرمایا کہ اس وقت سب لوگ نرسہ کی حالت دیکھ کر ہلکے کی حالت میں تھے۔ وہی پروردہ ہلکا کم ہونے لگا اور وہ نور بھی چلا رہا۔ لیکن میلا ہلکا اس طرح قائم ہے اس کے نور بھی قائم ہے۔

ہلکا سے انسان میں یہ صفات پیدا ہوتی ہیں :-

- (۱) قلب اول سے غلاب خورشیدیں دور ہو کر دل شانت ہو جاتا ہے۔
- (۲) دھم دھم کی گھسرات کی طوت نہ رہنا بلکہ سکین ہو کر آرام حاصل کرنا ہے۔
- من کل نپنے دھک ترنگ • کس جوشی غمزدہ کرنگ
- (۳) چٹکی میں تعصب اور غرضی کا دور ہو جاتا۔
- (۴) گھسیٹا ہوا دھک دھکیت اور گری سردی سے گھبرا نہ جانا بلکہ شانت رہنا دھکنا۔
- (۵) شرابا ہوا شاستر اور ہاں پرشوں کے چھڑوں کا پورا پورا یقین ہو جانا۔
- (۶) تباہی مان • دھک دھکیت • دھک دھکیت • کرب و بلا • رنج و راحت • خوشی و شادمانی
- غیر و ہر حالت میں یکساں رہنا۔
- دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں
- دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں
- دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں
- دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں
- دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں • دھک دھک نہ پاؤں

کافی راگ پیانی

سنت سے نکلتی تہا دلہنہ وہی تہا چچا شہدہ عجب سے وہ چچا کچھ نام غریب و سہولتی ہو جاتی

ہوستان دی پیاری ساہنی ہو جاتی

ہو ہمشہدی سے گاؤں و دیوئے دارمہاس قلہ و برہمچ شرت جی و ساہنی ہو جاتی

ہوستان دی پیاری ساہنی ہو جاتی

چوگ ڈاگ ہر دیکھتا ہے کہ سنتاں آل ہو جاتی غم غم نہیں رہا ساہنی ہو جاتی

ہوستان دی پیاری ساہنی ہو جاتی

پنکھ دیکھ پہاڑی جنگلی و بے تیرج ہست جنگلی بہت جالہ بھیم بیاری ساہنی ہو جاتی

ہوستان دی پیاری ساہنی ہو جاتی

ہوستان جنگ گلت کر دہ مرنے نہیں او پہاڑ مرادہ کھلے کے پریم کٹاری ساہنی ہو جاتی

ہوستان دی پیاری ساہنی ہو جاتی

غلام جیلانی خدا دست پہاڑ گھسٹہ ہنر سے گدا گدا ماس دی ہو جاتی ساہنی ہو جاتی

ہوستان دی پیاری ساہنی ہو جاتی

براست نام۔ ہری ادم ہری ادم ہری ادم

ج

ج جیتن توں بھر داسکھ کوئی نہیں ڈول واسا پوریاں توں

نہیں سمجھ دو یک توں چست لکے نہ چھپنے چنہ او احمدیاں توں

پتہ اک دیجن لے لے آئی مت نہ بے شعوریاں توں

پتہ اک دیجن لے لے آئی مت نہ بے شعوریاں توں

سکھتے ہیں۔ یہ سب تو ہم چنانچہ وہاں نزل ہوئے۔ تمام ہشت و گیارہ لڑائے ہیں کہ پہلے ہیں
کہ نہ تھا۔ ایک ایک دست کرتا رہے نام۔ برتناں تھا۔ اسی ذات سے یہ اجسام ارضی و
ادام ملکی یعنی پرہیزگارت ہون گئے تھوڑے عرصے میں خاں شہزادہ چیلہ و خیر و پرگشت ہوئے۔ جب یہ
ہم رجوع و توبہ کی قوت کرتا کی ذات میں تھی تو ہی قائم ہو کر رہی۔ سب غصے کیے اور
انصاف کی رائے سے بتائیے کہ جو کچھ آپا کاس سے آیا ہوا ہو گا اس کو کھانا نہ کھانے کے سوا نہ پینے
کہ تھا نہ اب ہے اور نہ کھانے ہوگا۔ جب تک جسم کا گلیں ہیں ہے جسے آئینہ ہے۔ جب تک جسم
تو اسی کا ہم پر ہوا ہے۔ جتنے اذکار و رشتہ نشی و پرہیزگاری دہنا اور گورہ کلمہ سے میرا
بارگ ہوئے ہیں ان کی یہی تعلیم ہم سنائی تو گوں کی مثل و قیاس میں تھی جس کے مطابق
ہم کرتی تھی اور اعلیٰ تعلیم خاص خاص بہا پر شہل کے واسطے تھی جس کی مثل راندو ک کی تھی
ہستہ اور دیکھی اس کو دیکھا ہی سمجھا ہوا۔

بیشک ہی ہمارے تعلیم و علم کے لئے اور سب دھرم و مذہبی مصالح کے لئے
اور اسی طرح ہی دھرم و مذہبی مصالح کی تعلیم ہمیں ہی کے لئے خاص تھی۔ ہشتا بکری
کی تعلیم و پرہیزگاری کے لئے اور ہم کو تھوڑے راجہ چک کی تعلیم سکھائی گئی تھی کہ تھوڑے
عوام کو تھوڑے سبب کر شش چند مصالح کی تعلیم دینے کے لئے عوام سے علیحدہ تھی۔ اسی
طرح سرود کائنات حضرت کو صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم حضرت علی کریمؓ کے لئے اور حضرت
ابوبکرؓ و سلمانؓ و زیدؓ۔ حضرت بلالؓ۔ حضرت امیرؓ قرنیؓ۔ حضرت زیدؓ۔ حضرت طلحہؓ
ان چند اصحابوں کے لئے اور تعلیم تھی۔ ہم تو گوں کاس سے علیحدہ تعلیم و تفسیر کی گئی۔ انہوں
ہم تو گوں کا ہم اور خاص تو گوں کا ہوا تھا۔ اور عوام کے لئے دھرم و احکامات و عبادت کے
جو کام تھے مقرر ہوئے۔ خاص میں ان میں مثل سبب کہ عوام ان کو کچھ کر دھرم کریں نہ آ
میں اگر کسی نے ان کے لئے جو کام تھا۔ اس کے لئے کتاب پر تھوڑے دیکھیں
تو ان کے لئے جو کام تھا۔ ان کے لئے جو کام تھا۔ ان کے لئے جو کام تھا۔

نقل ہے کہ ایک ماشو نے اپنے دے میں برشت کی طرح پیکر دیا جو قصور سب
 انکو کی طرح کی پیکر تم ہونے کے بعد سب لوگوں سے کہا کہ جو لوگ برشت میں جاتا پاتا
 ہے وہ اپنا ہاتھ بکڑ کرے۔ چنانچہ سب لوگوں نے اپنے اپنے ہاتھ اٹھائے مگر ایک سات
 سالہ بچے نے اپنے ہاتھ نہ اٹھایا۔ سڑنے اس کے پاس جا کر پوچھا کہ سلیم! کیا تم برشت میں
 نہیں جاتا پاتے؟ سلیم نے کہا نہیں! اما سڑنے پوچھا کیوں؟ سلیم نے کہا جب میں گھر سے آیا
 تھا تو میری سر تک ہاتھ کر جب دے سے چھلی نے تو یہ سے گھر کو چلا۔ اسے میں برشت
 میں نہیں جگہ اپنے گھر کو ہاتھ لگا۔ چنانچہ سلیم کی طرح ہی تھی۔ اسے برشت یا سڑک کی خوبیوں کو زبرد
 سکا اور اس نے وہاں پہاڑی پسند کیا۔ اسی طرح امام لوگوں کی جگہ جگہ یا سڑک کی خوبیوں
 کو نہیں سمجھ سکتی۔ اس نے ان کم نہیں کے پاس بندہ لے کر لین پم چکی بات چیت کرتی ہیں دھا
 ہے اور دھو اس کو کھدکھکتے ہیں۔

تا اہل راہ مسلم و اہل آفرینش + دامن شمشیر دست راہزن
 قوت: اور تھوڑے آدمی در لاکہات مہمان ایسا ہے جیسا کہ ایک کے ہاتھ میں تلوار پڑے۔
 پادرسہ نام۔ ہری نام ہری نام ہری نام +

ح

حبر کیا ہوتا عمر ساری اور حوکتی ریح سو اس گزار دے
 قدر کیا تازہ موتیاں میریاں داغک ریح میں سائے کھلا دے
 محل کھدکھکتے چھیاں دے رکھ ریح ظیل دے مار دے

پچھو تائیاں تھوڑے آدمی کے حوکتی ریح سو اس گزار دے
 FREE AMMIYAT BOOKS.....pdf
 group: freeammiyatbooks/

غصہ برائے لوگوں کی دیر سانس کا اندھ ٹھہرا رہا ہے اتنا دیر میں ہی سانس کو انہیں نکلنے سے باہر نکالے۔ یاد رکھو کہ جس طرح گھوڑے کی دو ٹو بائیں برابر چلتی ہیں تو سیدھا چلتا ہے اسی طرح جب دو شخصوں سے سانس یکساں ہو کر برابر چلتا ہے تو دل بھی جا پکرنے میں سیدھا اور قائم ہو جاتا ہے اور دھڑک نہیں چلتا۔ جسے خطرناک و دوسو اس مہینی ٹھہرنا کہنے میں چھوڑ دیتا ہے جس وقت انسان اس شغل کو کرتا ہے تو مقام و دفع میں جس کا ہندی نام پرہم منشیہ۔ تین آنکھیں کھجوا میں ہر جہتی ہیں دو چشم ظاہر اور ایک چشم دل۔ اسی شغل کا نام تریکٹی جا پکرتا ہے۔ جس کو مسلمان ”محمودا نصیر“ کہتے ہیں۔ جو کئی اس جا پکرتا کہ جو خود دیکھ دیکھ کیا رنگ پیدا کر رہا ہے۔ صورت ہاتھ کھانے سے کچھ حال نہیں ہوتا۔ جیسا کہ کسی نے مطالبہ کیے کہ تریکٹ سیکھ لیں اور حلاوت کھلا کر اس کا سبز مٹھا انہیں رو سکتے۔ نہ ہی اس حلوے سے جبرک ریٹ سکتی ہے۔ اس جب حلوے کے بر وقت خنک کیا ہو گی کھنڈ سید و وغیرہ پر نفسی غرض کہ کے آگ کا آئینہ بدعا شت کی اور حلوے کا کرنا اس سے سبز بھی مٹھا ہو سکتا ہے۔ جھک بھی ریٹ سکتی ہے۔ اور بدن میں طاقت بھی آسکتی ہے +

دوسرا شغل : ایک زمیندار اپنے کھیت میں باجسے کل کاشت کے لئے بی ہمار ہاتھاکر ناگہاں اس کے لڑکا مچا آکھو وہ پہلے ہونے برتن سے لگا۔ زمیندار نے یہ برتن باہر نکالا تو کیا دیکھتا ہے کہ برتن گول گول مٹھ رنگ کے پتھروں سے بھرا ہوا ہے۔ اس نے خیال کیا کہ اگر یہی میں چھوٹے والی کر لیاں ہیں۔ یہ ہر پتھر کو لے کر کھیت پر پھنسا دیا اور ہلکانے میں کام آئیگے اس نے یہ گولے ایک ایک کر کے کھڑک میں دبا دیئے۔ جب فصل تیار ہو گئی اور باجسے کے بالوں میں دالے بھرتے تو باجسے بھی کھیت پر سڑوٹے۔ زمیندار نے دیکھ دیا ہوا برتن باہر نکالا اور ایک ایک کر کے اپنے گہ پتے میں ڈال کر وہ پتھر پنے شروع کئے جن سے باجسے کو لڑکا مچا آئے گا۔ اس نے زمیندار نے سب برتن ان پتھروں سے نکال کر لایا۔ اس نے زمیندار کے ہاتھ میں حلوے کا کرنا دیا کہ اس

ظرف سے گندہ و جود اس نے دیکھا کہ زیندار کے ہاتھ میں مثل ہے۔ اس نے زیندار سے
پوچھا کہ تم پر مثل جو تمہارے ہاتھ میں ہے قرآن سے کتنا چاہتے ہو؟ اگر کچھ تو میں اس کا میں
ہزار روپیہ دیتا ہوں۔ زیندار یہ سن کر بڑا حیران ہوا کہ کچھ سوچ کر کہنے لگا کرتے ہیں
قرودخت نہیں کرنا چاہتا۔ کچھ لیا عدد دو۔ جوہری نے چالیس ہزار روپیہ کا ارادہ ظاہر کیا۔
زیندار سمجھا کہ یہ اور بھی قیمتی چیز ہے جو یہ جوہری اتنی قیمت دیتا ہے۔ آخر جوہری ایک لاکھ چنے
کو تیار ہو گیا۔ جب زیندار نے اس چمچ کا قیمت ایک لاکھ دو سو پچاسی روپے سرزدنت سے
لے کر اکہ جان لے دی۔ کیونکہ وہ تو ایسے بیشمار مثل ضائع کر چکا تھا۔ یہی مثال انسان کے
سائنسوں کی ہے جو مثل و جواہر سے بھی بیش قیمت ہیں۔ مگر یہ انہیں غلویت و وسوسہ و گمراہی
مضلع کر رہا ہے۔ انسان کو چاہئے کہ ہر سائنس میں ہر ایک کا بھجن کہہ دے ایک سائنس کو بھی ہر تھا
نجانے دے۔

سائنس سائنس پر دھم کہہ رہا سائنس نہ کہو + شاید دو بے سائنس کی آیت ہو نہ ہو
اکھ ٹھکر کنی نے منہ وچ رہن گرا + اکھ تخت ہے شہر راجہ دم واکر منہ
لو دست نام۔ جری اوم جری اوم جری اوم +

خ

خ خیال کردانہ سوچائی مثل سیدہ سروپ گلستا بیٹھا

تھیلا اچھ دادیہ بیچ ڈیو شیشا جیدہ مال ہے من پرچا بیٹھا

پچا ہی کا منا ہی بیچ پچس گیا توں چنا مثل بیچ چت پچا بیٹھا

چرن مارے برکے پچا نا توں ارم شہد و سہا ہی من کھا بیٹھا

صرفت کی لاد ہے جس خد بھنگا ہوا • منزل اسٹی کو ہے یہ کس قدر بھلا ہوا
 دودھ یخاں کو کیسے بھلا دیا ہے • کیسے بے رعبت ہوا جانا پہنچا ہے
 علی بابا کی دولت کا یہ حال • دیکھئے دیدہ دلیری کا ہے کیا ہر حال
 ارض حیدر و جمال اس کے حسن کے • ہوا اس نے نصایا کس طرح دل کھل
 بہت مشکل • نہ ہوا یا انت ہے ہنسی • ماہر و فاضل پر ہے اور منزل ہے کزی
 تہ دیدنیابہ گرفت کشیں کہ ہے تم • اس میں گیلیں دفن از ان میں کبھی کام

سید بی بی

میں کی آپس ہے کہ ہر شخص شہیں سے الگ رہ کر سنساری کا بیج کرتا ہے وہ جو بیج گنت
 ہوا جاتا ہے یعنی نقد ثبات پاتا ہے۔

عالم محسوسات کی بے ثباتی پر غور کرو تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیکار بڑا بھاری ہوشیار
 ہے جس میں ہر لمحہ ہر لمحہ بدل رہتا ہے اور نئی نئی صورتیں اور نئی نئی تنگنیں وجود میں آتی رہتی ہیں۔
 اور پرانی اندوم ہوتی رہتی ہوتی ہیں۔ ایسی تبدیل حالت پر خوشی باخبر کرنا ضروری ہے۔ تماشائی کو
 چاہیے کہ ہر تبدیلی حالت میں یکساں سہا اور اپنی شافی میں فرق نہ کرنے دے۔ آپ ہمیشہ خوش
 گاہوں میں دیکھتے ہیں نہایت شخص کو یا شاہ و شہنشاہ کو کسی خیمہ میں کراپنا پاس و حصہ پڑا
 کرتا ہے لیکن وہ اپنے آپ کو نہ بادشاہ تصور کرتا ہے اور نہ فقیر سمجھتا ہے بلکہ وہ خیال کرتا
 ہے کہ اصل میں میں نہ بادشاہ ہوں اور نہ فقیر۔ لہذا وہ نہ بادشاہی میں مغرور ہوتا ہے اور نہ
 ہی فقیری پر غمناک ہوتا ہے۔ بلکہ یہ خوشتر کرتا ہے کہ جو سوچا اس نے بھلا ہے اس کو حق
 پورا پورا ہوا ہو جائے۔ یعنی اس طرح ہر انسان کو سمجھنا چاہیے کہ جو جسم اسے جاتا ہے یہ بھی ایک
 سانگ ہے جس کو کچھ دور کے بعد بدل دیا جائیگا •

اس میں کئی حالات ہیں جن سے انسان کو جانے کو کہتے ہیں۔ اس میں سے بھی بعض درجہ اندر ہیں۔
 کئی کئی ہیں جن سے انسان کو جانے کو کہتے ہیں۔ اس میں سے بھی بعض درجہ اندر ہیں۔
 انسان ان باتوں کا سوال نہ کرے کہ وہ کیا ہے۔ بلکہ وہ اس بات پر غور کرے کہ وہ کیا کرے۔

سوتیلیا

تیرتھ کرٹ ایشٹان کرے روئی ایت تیرتھ بھری پھر آئے
دھیان کرے سگری و دیوتی چاروں دیہ گھاگر چا دے
پادکشی تیرتھ پوکرے گیسٹ ہنزو جبل شین کر اے
ایک نہ جانے آخر تیرتھ بھوساگر کے بھرم کران مٹا دے

ادھ (ترجما) اگر کوئی شخص کر تیرتھ ایشٹان کرے اور تمام زمین کے تیرتھوں کے
دیشن کر اے اور تمام جہان کی کن میں پونھیاں دیہ شترکشہ کرے اور گری کے موسم
میں پانچ دھرم اور سروی میں برہمن سے ملے ہوئے پانی میں جل دھارا کرے مگر جب تک
گمیان و دیہا مل نہیں کرتا گھنٹی پاپت نہیں مٹتا۔

پچن کرشن جی مہاراج

سب سے کیوں ہو کے جو مجھے لڑکھنے فکر + میں بھی اس کو دیکھتا ہوں یہ راز راز ہے
جو کرے یہی مبالغہ دھرے میرے نے + سنگی میں میرا عاشق کیا ہوا ہر شہید ہے
جو محبت اس کو مجھ سے اور نہ عار و قصور + بے طبع ہوئے غرض یہ پھر وہ میرا ہے
جو بتا اسکا ہست ایا دیکھ نہ بیا باقی رہا + ایک نکتہ ہے تیرتھ میں جو اب دھکا ہے
خدیوں کو چھوڑ دے مجھ دیکھ کر بتا دے + یہ راز نہ ہے اگرچہ میں نے بتا دیا ہے
دور تھیں پردہ لائے خیمہ ال + نہ مانہ پس پردہ الا جلال
تیرتھ: حق باتیں سے جب دیکھا پردے دور رہتے تو یہ دکھائی پر ہاتھ پائی رہ جاتا ہے۔
لوست نام - میری اوم میری اوم میری اوم +

ہر آپ کے ہاں چلا جائیگا۔ جب راجہ کے بیٹے نے برہمچاری سنی تو اس کا رنگ اسی دم کاغذ ہو گیا۔ اس نے خوشی کے چھوڑ دیے۔ اور روزانہ ان کے چند ترن و گلوں اور قصہ کہوتے دوائے کو کہا کہ میرا قصہ کہو اس خون کو ایک درجہ میں بحال کر ڈھانپ دیا۔ دو روز کے بعد حکیم کو کہا کہ مجھ ایک ہلکا سا جذبہ سے دو اور درخت دیو ہوتا ہے، ان کو بھی ایک دو ترنوں میں ڈال کر ڈھانپ دیا۔ چند ہار پی مل گیا اور گنگھی چمک کر اپوزدی اور زیورات بھی چاکر کر دکھائے۔

الغرض جب وہ وقت مقرر ہوا پہنچا تو وزیرِ زنادی ایک لڑاؤنی چڑیل مورت بھیجی۔ جب وہ ادا لہو سے جسم کی ساری رگت خچر للی سگر کے رنگ میں اسے دیکھ کر پرہے ہٹ جاتے۔ خیر ماہر کا بیٹا رقت پر پاسی فاختہ زریب تن کئے پرستہ گشتی تو رگ کا کر محل کے نیچے آ رہا۔ وزیرِ زنادی کا خاص ملازم جو اسی کام کے واسطے مروجہ کھڑا تھا۔ راجہ کب بچے کو وزیرِ زنادی کے کمرہ میں لے گیا۔ راجہ کا بیٹا اس وزیرِ زنادی کو دیکھتے ہی غمگین ہوا اور اسے پاؤں پہلے گئے تھے۔ وزیرِ زنادی نے عجیب اس کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ صادق عاشقوں کا یہ کام نہیں کہ بھاگ جاویں۔ اگر آپ مجھ پر عاشق ہیں۔ تو میری مرضی ہو۔ اگر آپ میرے خون کی لالائی کا اندازہ لیتے تو یہ بات ہی تو یہ بڑے ہی۔ یہ کہ کروں نے خونِ دست دوستی کے واسطے برتنی کمرے رکھ دئے اور پہلی کہ انسان کا حسن و جمال انھی چیزوں سے بنتا ہے۔ سو آپ جس چیز پر عاشق ہیں وہ اپنے ساتھ لے جائیں۔ میں بھی زوجہ ہوں اور سیرِ غزل، ہمسال اس کے جو کہ میرے حسن و جمال کا موجب تھے وہ بھی یہاں رہیں +

راجہ کے بیٹے پر یہ تمام کمینیت ایسا اثر کر گئی کہ وہ بے اختیار دیکر دیر زادی کے چرنیل پر گرجا ادا ہو کر کہنے لگا: اے میرے پادشہ سے میرا یہ وہ خدہ جو گیا ہے اور مجھے اب راج گدی کی طرف اور آواز دہاتی نہیں رہی۔ میرا قصور معاف کرو۔ میں مرنے دم تک آپ کے اس آپدیش کا احسان نہ کر سکتا ہوں۔ آپ نے مجھ کو ایسا ایسا حال دیا ہے جو میرے استاد کو بھی معلوم نہیں۔ اسکے بعد راجہ کا بیٹا دس سے بیس سال تک میں رہا کہ انہوں نے دیکھ کر کہ وہ بڑھ گیا۔

آپ کا اس گھٹ سے دل گرا کر غم میں ڈوبا رہے یعنی دل پر جو خیل واریت کا چاہا ہے اسے
 اُتار دو۔ سنت پر جو خیل واریت کا چاہا ہے اسے اُتار کر دیکھ کر سونے کا زیور تیار کرنے کے
 واسطے پہنے اس سونے کو سودھنا ضروری امر ہے۔ ہر زیور رکھنا اُتار بالآخر اس کا پوری طبع
 تیار ہو جائے۔ جب زیور تیار ہو گیا تو ضروری کوئی شک نہیں کہ اسے انکار نہ کیگی +

اسی طرح جنگ دنگ میں لڑا اس کے بعد بھی میں نے نہیں دیکھا کہ کوئی بڑی عسکری فتوحات حاصل ہوئی ہو
 وہ تمام عسکری فتوحات جو پہلے لکھے تھے کہ وہ اس عسکری فتوحات کے خلاف نہیں ہو سکتی
 کا نتیجہ کہ حویلی ہے پھر غرضت لکھا کہ اگر اس عسکری فتوحات پر پورا ہو جائے
 میں کہ پورا ہو جائے حاصل کرنا ہے۔

میرے پر ہی اجزا آپ کو معلوم ہے کہ کت کے کہتے ہیں، وکت اس جبر نے سند
کے ٹکرات سے چھڑ جائے گا نام ہے۔ کت پرانا کتہہ کہ ہم میں مکن ہفتہ ۱۷۴۱ء ہے۔ پر تو
کت کی دولت تب ہی پراپن ہوتی ہے جبکہ ہفتہ میں اور ترشا میں تیاگ باوریں ہنسنا کے
سب بٹے جھگڑے سے بچنے کے لیے ہوا ہیں جب تک میں اساتذہ میں لڑائیوں کی طرہ و نقلی
ان کی مثال نہیں ہے جیسے شہر میں ہوا ہوا پکت ہے اور فک ہفتہ میں ہے جنہوں میں
کی قید سے آزاد ہو گیا وہ سب ہی کت ہے اور کت کی زندگی کو کت ہے اور جانتے ہیں اور شایا
کی طرہ و نقلی ہے یہ گما کے اس چکر کی طرہ میں جس کو گما کر وہ برتی بنانا ہے۔ جب
کت گھومت ہے برتن بننے دہتے ہیں اور وہ ہر کت گھومنا کو کت بن نہیں دیتا۔ ایسے ہی جب اس
پرانا کت یا د میں گھومنا اور مکن گیا کو کت لڑا میں پیدا نہیں ہوتا اور نہ دیکھ دینے کا کارائی ہو گیا
ملاوے دیکھنے بنے کت یا ہم کو + اگر نہ پہنچا تھے تو دل سے مصافحہ

یہ ہے پوری جز: تم نے خدا ہی را کہوں: اللہ نے اور شہادت دے دی ہے کہ میں نے

رونگ و درو بہانہ ہے۔ جیسے کہ میں جو ہشتاد ہوا ہوں ہے وہ دیندے سے ہاتھ نہری سے دو ہونگی
جو پڑش خوشنادر روگ ہے۔ وہی آدمی ہے۔ خوشنادر کے کئی نام ہیں۔

۱۔ اچھا کھا (۲) کام (۳) خوشنادر (۴) آشا (۵) ہاتھ (۶) کامنا (۷) اچھا
اچھا کھا دھن دولت کی خواہش کا نام ہے اور خوشنادر دھن کی پڑے اور دھن اور غیر روگ
خواہش کا نام ہے اور آشا کی تعریف کی جاتی ہے۔ اچھا راجہ بن جلتے کی خواہش کا نام ہے۔ کام
اسی سے شے کی خواہش کا نام ہے۔ کام ہی سب پا پڑش کا خیال ہے۔ جتنا کام کی خواہش
کو تیار کرتے ہیں اسی واسطے وہ کام ہی کہتے ہیں۔

میرے پرانی جنم! اس گن کو بھل گیا۔ سے یاد رکھو کہ ہٹاں اچھا س کہ پاپت نہیں پڑتا
جیسے اس کی شخص بن گیا کہ کسی میں نہ رہی یا لا ہوا کی میر کر دے تو چاہئے کہ دلی یا لا ہوا کی طرف سے کہ
کے ہٹا پڑے تو ضرور باطن و ایک دن وہاں پہنچی ہی جائیگا اور اگر وہ منہ سوچتا ہی ہے یا کسی
اور وطن نہ کہ ہٹا پڑے تو ضرور نہ پہنچے سیکے۔ سب ہی جو شخص یا کچھ کہہ کر دھن کو ہٹا
اچھا یا کچھ۔ آہستہ آہستہ اچھا س میں جیت کو ہٹا دھن کے گتے تو ضرور ایک دن پڑے کہ کچھ
جائے جس سے ہٹا کر۔ یہاں تک کہ میں چڑھ کر کسی کو اچھا یا ہٹا سے دھن جو ہٹا سے اچھا س سے
ہی پاپت ہٹا ہے۔ اچھا س سے آہستہ آہستہ سب کا ہی سہہ ہو جاتے ہیں جیسے سالہا سال
کا کھا جانا گھس کے لئے کھن ہے۔ یہ تو آہستہ آہستہ کے اچھا س سے گھن کئی کچھ کھا ہا نہ ہے۔
میرے پرانی جنم! اس گن کو یاد رکھو کہ ہٹا دھن کی گتے ہو گئے ہیں۔ چک کر گتے دھن اور ہٹا
راجہ کی۔ پیدا دھن اور دھن سے دھن کی گتے ہو گئے ہیں۔ ہٹا دھن کے پڑش کی گتے ہو گئے ہیں۔
جس پڑش کو میں اچھا دھن کے گتے میں اچھا س ہے۔ اس کے دل کو میرے ہی سہہ ہے۔ سب
پڑش میں آہستہ آہستہ میں اچھا دھن کو ہٹا کر گتے سے دھن کے دھن کے پڑش کو ہٹا کر گتے سے دھن کے دھن کے

کامیابی کے پند میں لکھا ہے
FREE AMLIYAAT BOOKS pdf
facebook.com/groups/freefamilybooks

دنیا کنڈل کا ٹھکانہ ہے۔ سب سے پہلے اس کے ہاتھ سے
برگشتہ ہوتے ہیں۔ ہر ایک کو ہر ایک کا

۱

رہنما ہوگا۔ نسل ہوگا۔ ان کے ہاتھوں میں ہر ایک کے لیے
بھجھن ہری دے۔ دل نہ چت لایا بٹے ہوگا۔ ہوگا۔ رہ گیا
ایسے ہے جگ مٹھا اگا کن ڈھٹا۔ شہر خیل بن گیا
پشیاں صبح و زہری نول ٹھیل گیا۔ رہنما رہنما توں جگ توں رہ گیا
شہر کرم اسے پٹے دس کیوں ہری دہریں کیوں رہ گیا
غلاہ جیلانی شاہ پٹے نہ دس کیوں اٹھ کر آئے پردہ پہ گیا

کتھا :- میرے پرانی بھائی! اس پشیمانی کا بچن ہے کہ انسان کو چاہئے کہ وہ شہر کو اپنے دس
میں رکھے یا دریشیوں کے دس میں خود آپ نہ بھولے تو اس سے پرانا بھی خوش اور یہ خود بھی دنیا
میں رہیگا جیسا کہ اس انسان کے جسم مدد مانی بندہ است حکومت اس کے حکمران ملک نے
مقرر کیا ہے اس کے قانون کو نہ تو اسے اگر تو دیکھا تو مڑا ہتھیار دیکھو انسان کے جسم میں بدل
نا چاہیے پھر اس کا دیر اور کام کر دہا تو یہ جگہ اس کے محکمہ ہیں۔

اس سلسلہ میں یہ انہوں نے جو جسم کی خدمت اور عجیبان کر رہے ہیں اور دنیا کے
کاہل و مان کی خدمت ہے۔ اگر میں سے ایک مازم میں بیکہ مینج ہے اٹل انتظام
میں غلام پر ہو گیا۔ جیو ہمارے ملک و نسل ہے کہ انسان کو اپنی اسٹیٹ کے لیے دل و جان سے

کردہ۔ بالکل موجود نہ ہوتا تو یہ کارروائی ہرگز نہ ہوتی۔ کیا اس کردہ کے سبب ان کے مرتبہ
 یا جین میں کچھ فرق آگیا۔ ہرگز نہیں۔ پس جو ان میں شہر مسیلا ہے۔ اس کا روحانی انتظام
 بھی صحت پر موقوف اور جو رکھ ہے اس کے ٹھک میں ان پانچوں کا رُج ہو جائیگا اور شرابی پیدا ہو کر
 انتظام ہو جائیگا +

اب سوچو کہ جس تک میں بے انتظامی ہو گیا وہاں اس نام کی فک ہو گا جو انسان روحانی
 آئندہ سے محروم ہے اس کا جنم ہو جائیگا۔ سنساری چیزوں سے جو خوشی پیدا ہوتی ہے۔ وہاں نہ ہو
 رہ سکتی۔ روحانی خوشی ہمیشہ باقی رہتا ہے۔ کسی جہاد کا بھی ہے کہ سنساری راجائی کا انتظام کر لینا
 آسان ہے مگر اپنا روحانی راجائی کا انتظام بہت کٹھن ہے۔ دیکھو کہ تم کی بے اعتدالی سے جسم
 کمزور ہو جاتا ہے۔ ویرج پٹی پر کرادلاؤ نہیں ہوتی اور کئی روگ پیدا ہو جاتے ہیں۔ دماغ میں عقل
 کا نام نہیں کرتی۔ کروہ کی بے اعتدالی سے بے جا عقل و ظلم و دشمنی کیڑہ اور حسد پیدا ہو جاتا ہے۔ جن سے
 دل میں ایک قسم کی بے آرامی پیدا ہو جاتی ہے۔ گویا انسانی زندگی کا لطف جاتا رہتا ہے۔ سوچو کہ
 بے اعتدالی سے حرص و غنا، جھوٹ، فریب، چوری اور خوشامد وغیرہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ جن سے انسان
 نہایت ہی ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔ مہ یعنی محبت کی بے اعتدالی کا حد درجہ پتہ ہے بعض
 دفعہ تجربہ سے ثابت ہوتا ہے کہ زیادہ محبت سے جنوں اور خود کشی تک نوبت پہنچ جاتی ہے اور دشمنی جو دلی
 بھی اس بے اعتدالی کا ایک نیاک کرشمہ ہے۔ ہر حکم یعنی خودی کی بے اعتدالی سے کھیت سڑ
 خود یعنی محبت، جھوٹ، بے لگنے کی عادت وغیرہ پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کو ترقی کرنے سے روک دیتی ہے
 اب اس بیان سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ان کی بے اعتدالیوں سے کل گناہ پیدا ہوتے
 ہیں اور گناہ حقیقت میں ایک قسم کی بے اعتدالی کا نام ہے جس انسان نے تقدیر کے اس اہم ہانڈ کو
 معلوم کر لیا وہ مشکلت اپنے آپ کو ان بے اعتدالیوں سے بچا کر کست حاصل کر چکا۔ اور جو نہ بچا ہو
 وہ خدا کے ہاتھ میں مبتلا ہو گیا۔ خدا کے ہاتھ میں کس کو ان بے اعتدالیوں سے بچانے +
 میرے بڑی سبب جس وقت تمہارے دل کی جگہ کسی شے کی طرف جانے کو ہے اعتدالی بننے

کاٹھ ہے۔ اس لئے اس کا سی وقت وہ کا داس لڑوں سے بڑا کر ل کر ایک طرف چھوڑ کر
دو تو بھول کے دو میں غمیز کر نظر کر اپنے تک کے تھمن پر چڑھ سوائے ایک پر نہا کے خیال
کا دوسری خیال کو اندر نہ تھے وہ اور اپنے من کو ابھی لے جا رہی تھی کہ

کوشن جی ملان کا کہن ہے کہ میں غصہ کر سنائی کا وہ بار سے فرست نہ تھے کہ وہ دنیا
پر بڑھ کے یا سادہ رشت کی گھٹ کر کے تو اس کو چاہئے کہ انکھ رکان تک منہ وغیرہ اندریوں کا ٹھپ
کے ساتھ ٹھپ نہ ہونے سے کہ کہ چیت کو بھی ساتھ لاپٹے ہیں اور چیت ہاتھ پاؤں کو ساتھ ہر
چوڑ پر لڑ کر نہ کو تیار ہو جاتا ہے۔ نیز جم کٹھا ہری اور باطنی خواہشات سے روکے رکھو اور اپنے
ہر کار یعنی خودی کو دل سے دور کرو جس پریش کو تھوڑا سا بھی یا بھیاس پر اپت ہو گیا اس کو بیت
و دنیا پر لڑنے کی ضرورت نہیں +

اور اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جوگ ابھیاس کے بغیر چر پرش پر اتنا کا سمن کن ہے
بے نیس رہتا ہے۔ کیونکہ جب تک من کو سب طرف سے روکا نہ جائے یہ بندیا کی طرح چپہا کہ کے
بیچہ نہیں جانتا اس لئے تم سب باشندوں کو تیاگ کر من کو گیا ہی کی رتی سے باندھ کر پر اتنا کی
یاد میں رہنا اور وقت پر اپت ہوگی ۔

حوا کی نذر را چہ زور بر بندہ + چوں کہ بتی ہمیں باش سے خند
ترجہ پانچوں اندر لڑ کر چسکا لڑے ہند سے جب ہم رکھنا ہائے تو جی کس لڑ کرے گا +
میرے پریمی جھوٹا آواز ہم پر دشمنی ہر وقت مروج ہے گنہ حق آٹا کی جگہ ہم کو اندر باہر
اندوہی اندوہ کھائی دیتا ہے۔ گویا آٹا کی در سے گہری زیند سے ہوئے ہیں اندوہ کی حرکت
پوسے طور پر جاگ رہے ہیں۔ مگر وہاں پرشوں سے نور کا بھد رکھا ہے کہ اہل چیز آتا ہے اسکے مقابل
میں اندوہ کی کامیاب ہے اور سنائی پرش اس بات سے بطوری اور فیروز ہونے کے لئے اہم متن +
ہر کار کے لئے اس کے خراس اور ذہن کے لئے کہ کہ ہم اس کی صورت کا خیال چھوڑ کر گو رو کے جلا
ہوئے سبق و خیال میں پوری پابندی کے لئے اور ان گروپس/ freefamilybooks
https://www.facebook.com/

ہاں سناوا رہے اصل وطن میں کج گزراؤں کی یادیں کی جوت گت ہے
 جنت حدیث شوق و یہام + انکس سبزہ بار بار دیکھو
 (دیکھو) ہر سارو دم جزا شد طیف فراتے ہیں کہ جس نے اس سے پہلے شوق کا لب دیکھے ہیں
 اور سبزہ کی کئی بار دیکھا ہر چہ ہیں۔
 براست نام۔ بری نام بری نام بری نام +

ز

زور سب بھوک بھوک میں ملل پرشایہ گل بھانڈے نے
 جیسے جیسے نول بھوکاں دی اچھا ہے اور ہر جگہ تیں چت چرکاؤں نے
 من کا مناں دل نہ جانے تیرا گیسالی گنی ایچھن بتاؤ نہ نے
 جیسے مناں تیرا گیسالی گنی ایچھن بتاؤ نہ نے
 پاپ دوش تیرا گیسالی گنی ایچھن بتاؤ نہ نے
 غلام جیلانی شاد پیر کی نیبائے گنگا سنوں بنے شکر رحمان نے

کتھا: میرے ہر ہی جزا جو چیز میں کوئی شے اداں کو روک دینے وال ہر خواہ کھانے کی ہر
 خواہ نہ منے کی ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں ہر کھانے پان پان کی
 پان پان کی سب چیزیں ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں
 ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں
 ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں ہر کھانے پان پان کی سب چیزیں

میں بیٹے تو بے مشابہ آپ اپنی فاضلات کی سنی کو حیدر چھوڑیں۔ لیکن اگر وہاں کی ہفتا سوار
 بیوقوفی کو دیکھ لیں تو آپ کے دل میں یہاں سے سالانہ ہونے کی تپ پیدا ہوگی کہ تو خوش
 اسی میں ہے کہ خواہشات کو سیرت کر آخر کہہ جائو۔ اور خوب معلوم حیدر چھوڑیں کہ وہ ہنگام
 اپنے استعداد فناء اور مستحق رہا ہے کہ وہ کوئی اور شہر ہو کہ سرکاری سیرت کو ترک کرے۔
 مثال آگاہ سوار ہے اور وہیں ہم اسکی سوار ہے۔ جیسے کوئی نہیں ہے اور خوش کو چاہئے اس غرض
 اور اس غرض کے لئے کہ وہ دل میں اس کو دلوں کی شکام یا آگیاں ہیں تاہم میں کے لئے غرضوں کی چلی
 چہ اگر غرضوں میں سے سوار ہے کہ اگر یہ اور ایک دوسرے کے حالات نہ ہوں تو اس میں سوار
 آگاہ ہے اور سوار ہے کہ اس کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ
 یہ وہاں کی تو غرضوں کی سیرت ہے کہ اس کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ
 اس کی بدلت کا باعث ہوگی اور وہاں کے کرنے سے نہ کہ اس کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ
 سیرت ہے اور اس کی سیرت ہے کہ اس کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ

اور اس کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ
 یہ پختہ بنانے کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ
 یہ پختہ بنانے کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ

یہ پختہ بنانے کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ
 یہ پختہ بنانے کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ
 یہ پختہ بنانے کے لئے کہ وہ اگر کوئی نہ کرے کہ اس نے بھی کچھ

کی بینیت کی کے کارن ابھی اس پھر کا معدومہ رنگ ہے۔۔۔ جو ہر ایک ابھی اس کو جو جانا ہے
من کے پھر نہ اور ترنگس روکنے کے لئے مستور کے لئے ہوئے نام کا سر کرنا چاہئے
وہی جاپ پہل پہل۔۔۔ بعض یہ سمجھتے ہیں کہ کو کسی نام کا جاپ کرنا اس کے تو پہل ہلکے ہو چکے
بیجاں۔۔۔ اصل غلط ہے کہ کہیں کام کی گئی معلوم نہیں وہ کام جیسا چاہتے رہا انہیں ہر سکھائی
مہانہ کا کہن ہے

سے سننے کے ہرگ : گھنے کا بیس دوسے رنگ
جاپ میں تم کو ہر گھنے (ان زبان سے جاپ کرنا جو کہ نہایت گھٹیا ہے) کا بے سار
مثلاً ایسی ہے جیسے کہ پھر کرنا میں ڈیرو تو وہ باہر سے تراوا اندر سے خشکی رہیگا۔ یہ جاپ
بلے اٹھ ہے کہ بعض بیاریوں میں زبان بند ہو جایا کرتی ہے اور جاپ سے انسان رہ جائے۔
مرنے وقت اس ہلکے سے غفلت میں مرتا ہے +

اور ہل سے جاپ کرنا۔ یا اول طریقے سے بہت ہے مگر پھر بھی یہی ہے اس کی مثال ایسی
ہے جیسے کہ کپڑے کو پانی میں جگہوں میں تو وہ اندر سے بھی تراوا باہر سے بھی تر ہو کر کھلے گا مگر اپنی اہلیت
ذہن پر دیکھا کپڑے کا کپڑا ہی رہیگا۔ یہ بھی بلے اٹھ ہے +

اور اہلیت کی زبان سے جاپ کرنا۔ یہ طریقہ سب سے اعلیٰ، افضل اور کارآمد ہے بشرطیکہ
آپ اپنی منزل تک رسائی حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں اس کی مثال ہے کہ جیسے مصری کو
پانی میں ڈیرو تو وہ پانی میں ہی مال ہو جائیگی۔ پانی رہ جائیگا مصری نہ ہو جائیگی۔ اپنی ہستی کو گم کر دینا
دوسری مثال : زبان جاپ ایسا ہے جیسے کپڑا دودھ اسے پانی کر کے پھر پرورش پاتے ہیں
دل کا جاپ ایسا ہے جیسے کڑا سا بھرا دودھ۔ بچے دودھ سے طاقور اور حیرت ہوتا ہے۔ روح کا
جاپ ایسا ہے جیسے کہ کڑا سا بھرا دودھ اور دھری مل ہوئی۔ یہ دودھ خوش مذاق اور جلیبی جیسا ہو

موت کی زبان سے جاپ ایسا ہے جیسے کہ کڑا سا بھرا دودھ اور دھری مل ہوئی۔ یہ دودھ خوش مذاق اور جلیبی جیسا ہو
موت کی زبان سے جاپ ایسا ہے جیسے کہ کڑا سا بھرا دودھ اور دھری مل ہوئی۔ یہ دودھ خوش مذاق اور جلیبی جیسا ہو

پناہ کی چنگیا میں تبدیل اسے ہرگز اور سب میں ایک نئی شخصیت پیدا ہو جائیگی +
 یہ سحر و جادو سیسری و شہاب + اس کتبہ جسم کے ہیں نہیں باب
 عشق سے جس فعل کا آفسا ہو + نفس اس میں کہ جس فعل انداز ہو
 غیر پر انجیم ہے اس فعل کا + جس کا اول پر سحر کا ہے رہا
 دل ہے جس کا سحر پر آں ہوا + عشق کی دولت کا وہ سحر ہوا
 چھٹ ہا کہ وہ عجیبات سے + روح و غم سے فدا سے آفات سے
 جنت و لہو و سحر کا بسندہ نہیں + آپ اپنی ذات کا پسندہ نہیں
 لذت دنیا کے دہانے ہیں جو + سحر و طہرت کے کرتا ہے ہیں جو
 ایسے لوگوں کا تصور صبح و شام + رہت ہے معرفت نفسی بے حجاب
 اس سے قائم نہیں ہے اس کا دل + ایک ہیں خالص کہیں ہوئے لکھ دل
 عشق کی راحت سے میں وہ بے خبر + دل کی مینائی سے ہی شوریدہ ہو
 جسم میں اگر وہی چھنے خواہس + مختلف لذات کا ہے سب کو پاس
 شیرازی تو دشمن ایران و دیں + دور رہتا ہے اس سے کہیں
 یاد کہ اس کو کرا کے خود شام + جسم سے ہر نئی جسمانی خواہس
 اور دن سے دل کا ہے رہتہ بسند + دل سے افضل تر ہے عقل ہی پسند
 عقل سے ہر تر ہے دل پر ذات + جس کا طہرت ہے حیات بر خجانات
 اس طرح اسے سحر کی پیکر بنو + عقل سے ہر تر ہے کرم روح کو
 اضطراب دل کو اپنے خفا کر + توحید و توحید سے وہ کر دور تر
 محو ہوا خیالی ذات میں + جملہ حق میں جلی ذات میں
 سحر و جادو میں کہیں ہو گیا + جلی گیا حسن و کس و نفس کا
 آپ کا پناہ سحر و جادو میں ہو گیا + توحید و توحید سے وہ کر دور تر

کام کرنا سے خواہش نہیں ۔ ہر کس اور ہر گھبراہٹیں
ایسا پاکیزہ خیال سے آواز ۔ دل سے ہر گھبراہٹیں

ک

س ساگر ہے تیرا گھٹ چاڑھے لوٹے کریں تلاش توں ہر گھبراہٹیں
اکھاں کن منہ بند کر مار غوطہ ناہیں کریں غراب کھاروٹیاں نوں
بنال جوگ ابھیاس نہ کچھ ملدا بھانویں دیکھ کتاباں تے پرتھیاں نوں
بنان بھجن رہے بھیک نہیں لاسیجھو دیکھ نہیں بھریں کی سپاں پانیں
من کا مناں دے دل لہوڑیاں تہہ بن ساہو گیا بنو لنگوٹیاں نوں
غلا جیلائی سب اندھی روکتے ہیں تہہ گھٹ ملتی جیتے چنیاں نوں

کتھا :- میرے ہر بھرا انسان کا دل جند کی نیامیں ہے اور ہر تاکا جت مولیٰ کا منہ ہے
اس کوئی ملے ست گورو سوامی اپیش دیر سی رخصتے کا من کر دیکھ لکھ اور منہ بند کرنے
کے بہت سے طریقے ہیں ۔ لہنے ست گورو سوامی سے بھنا ہلوئے ۔ کہ کوئی کے من کے بلیر
کا جی منہ نہیں ہوتے ۔ منتوں کا بچن ہے کہ انھیں بند کر کے اپنے اندر دیکھو کہ آندہ سوار کے
خاندے جو پڑے ہیں جو کاش کہنے پر توں کہے ہیں ۔ گروناں اپنڈی سے گورو اپنڈی جو ردا
ہے جب تک کہ ردا ہے تب ہی سندھی کانوں کو ٹیٹھنکر رکتا ہے اور ہر کان بندگی
کے کہ ردا ہے تب ہی سندھی کانوں کو ٹیٹھنکر رکتا ہے اور ہر کان بندگی
کے کہ ردا ہے تب ہی سندھی کانوں کو ٹیٹھنکر رکتا ہے اور ہر کان بندگی

پرمکھت اس کی جوت ہے گھٹ ہے اس کی جات + جوت اور جات پھر ایک ہے کہنے کرودہ بات
 اس کی جات اور دست میں تاہیں جات ایک + کر ا کر ا اور کرم - جنوں نہیں ایک
 اس کا اور سبھاؤ ہے جگ کا اور سبھاؤ + اپنٹ اس کا بھگت ہے ہے نرا بھگت
 تیرے گن کچھ اور ہیں اس کے گن کچھ اور + تیرے گن کے نوٹوں ہے ان کی تاہیں ضرور
 جسنا تیرا گن ہوا جو ہوں تیرے کان + ہی کانوں کے وہ ہے جو بک بھگوان
 ڈھونڈ پھرے پائے نہیں گن کی گھاڑوں + جات اس کی نر کا رہے نر اس کی گھاڑوں
 اپنی اپنی سوچ سے نام نہ کہے ہیں لڑکے + جو نام اس کا تم کہو وہی اس کے کہے لڑکے
 بنے کر اس کی جات ہے نام بھی تو کچھ ہے + بنے سے باہر ہے نہیں جگ میں جو کچھ ہے
 اس ہی کارن ایک ہے اس کا نام اصبات + نام اور جات جو ایک ہوں جگ کی نہیں پات
 نانہ جگت کی جات ہے ہے اس کا نام + پرمکھت اس میں بھی ہے بھو بھوک رام
 جب تھا آپ ہی آپ وہ کرلی نہیں تھا نام + اب جو چاہو تم کہو اللہ پڑ یا رام
 بل بل بانہیں اس کے نام ایک + کیا اترو ہو بل سے راتہ جو وہ ہے ایک
 اللہ تو گھٹ میں کو پاچت سے سو بنگ + راتہ جیان کا ایک ہو دو ایک ہی گنگ
 اور کہہ دلی پر لٹے چار سبھے است + پیس اور چند ایک ہیں ایک میں اس اور بات
 جگ تانا پر کا رہے جس میں دست چیک + اس کر یا سنار کا کرنا جانا ایک
 دو کرنا ہو میں تاہیں کرنا ایک ہی ہو + ایک نہیں ہے ایک سا جگے پیچھے دئے
 اس کے پیچھے کچھ نہیں آگے بھی کچھ ناہو + جو کچھ بنے وہ آپ ہے کرنا ہے اس کے ناہو
 باہر سے آیا نہیں بھیڑ ہے وہ آپ + کہنے کی بات ہے بھیڑ باہر آپ
 بھیڑ تو چاہی کہیں باہر چاہے ہوئے + جب باہر کچھ ہو نہیں بھیڑ کیا کہے کوئے
 گھٹ گھٹ میں بنے ہوں اور میں بھیڑ + گھٹ گھٹ میں بنے ہوں اور میں بھیڑ
 یہ سچین کی بات ہے اس میں اوریت + یہ سچین کی بات ہے اس میں اوریت

سنت چٹائیاں سب کٹ آزاد ہوئے توڑے تاکیاں ان گنت زخمیر پیارے
 چھٹ کا سنیاں ملے پر ماتہ نول ہری نل ہوئے کھنڈ کھیر پیارے
 سارے جگت فقیر دی بادشاہی اصل بادشاہ سنت فقیر پیارے
 دشمن انہماکے گل پر بند کر دیا سچا ہوا دار امیر وزیر پیارے

کتھا: میرے پریمی ہونو! اس سنسار میں سب کے کرم زندگی سارہ سنت کی ہے کیونکہ وہ اپنے
 ملک پر ہاتھ کو خوش کرنے کے لئے بندگی اور اس کی خدمت کی یہ کہتے ہیں سنسار میں سب کے کرم
 سیوا ہے جو ملک کی پرستش کرنے کی ہے۔ یہ وہی وقت ہو سکتی ہے جب ہو ملک کے
 پرستہ ہو کر ملک کو چھوڑ دے اور اپنے آپ کو بھگت کرے۔

انسان کے سر پر دو قسم کے من ہیں: (۱) لہری وادھی (۲) سٹیل زندگی عام
 آئینہ کا اندھلی من سیدھا رہتا ہے اور دوسرا کہن یعنی جگت دھار کرتا ہے جب کبھی انسان
 کسی بہاؤ پرش کی انگلی کرتا ہے تو وہ بہار تھوڑا سا تھوڑا سا ہے حقیقی فائدہ کو صحیح اندازہ کر سکتا
 ہے۔ انسان اس رات مجھ سے کہتا ہے جب کہ فانی زندگی کے تمام شکوکہ ناشکیا جانے والی
 شکوکہ انگ کی جگہ کرنے میں ہے اور اسکے پھل (اولیٰ نہ سادہ سنت) کی یہ کہتے ہیں کہ
 ہو سکتا ہے جس حد تک انسان نے یہ پھر کو کچھ قائم کیا ہے اور جب اس کو یہ سمجھ گئی تہ
 من اندھلی سے مل کر رہے ہیں وقت سنسار میں اس کی زندگی کا سیال کبھی چاہئے۔ ملری اور مل
 میں دن رات نکا کارٹھہ رہتی ہے۔ کوئی دولا ہی ۳۰ تا ۴۰ ہے جو اس میں نہ ہو جس میں
 بریل کے سٹیل من کو بہت ایت ہے اور ملری من کو کھڑکی کی راہ گدی پر بٹھائے اسی سردا شعل کا

جس سے ہی دل ہائیں دھڑکیں ہیں جیسا کہ گیسٹ کے ہر دہرہ پر ہے

لے بھائیو بچے غیب سے آواز یہ آن

بھائیو ہے نہ مرگیاں نہ خاک ہوئی

جرات کو سنبھالو نہیں بچپن کے گھبراہٹ کو گھبراہٹ کے گھبراہٹ

ایمان کی جیب راہ سے ہٹاؤ گھبراہٹ کا گھبراہٹ کا گھبراہٹ

گھبراہٹ نہیں جسے موت کو بچاؤ

یہ دھڑکاؤ گھبراہٹ کا گھبراہٹ کا گھبراہٹ

انگور و شبنم کی دھڑکاؤ + این مشعل کا گھبراہٹ کا گھبراہٹ

اور تھ: وہ شخص جو پریشانی کی جگہ میں رات دن گھبراہٹ کا گھبراہٹ کا گھبراہٹ

مطلب یہ ہے کہ پشاور کے ساتھ تو گلی میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں

سے پشاور میں پشاور میں

دل میں جگہوں کے تہی رہا ہوں + جگہ ہے تو دل میں پشاور میں

کتنی بے بسی دھڑکاؤ + پشاور میں پشاور میں پشاور میں

اور تھ: ان کی بے بسی کا اسٹے سیرک میں سنسار کے پشاور میں پشاور میں

مطلب یہ ہے کہ پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں

ہے کیونکہ پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں

پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں

پشاور میں

پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں

پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں

پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں

پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں

پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں پشاور میں

یاد ہے۔ اس سستے میں وہی شخص اونچی ہارن کرتا اور ملے آدمی کے بھی پاؤں کل خاک چھریا کرتا
 مسرور تاجی ہاں بے اشتباہ + حسرتا ہفتاد و وقت راہستا
 اور تھہرے رنگ گیان دالوں کا فروزی پتھر زرقن کا آسمن۔ مطلب یہ ہے کہ سنسار میں جو
 سنساری میںوں کے پاہوں سے آخیر اور گھٹیں آتی ہیں وہ سب واناڈوں کے پر تاپ اور
 برکت سے دور بھجائی ہیں۔ وہ چیز کہ جس کے ملنے سے سورج اپنا کیمیکل کمین لہر کر لکھتا رہتا ہے
 وہ غفلت و دروغوں کی خدمت میں ہے۔
 جیوں بھولوں میں باس ہے پر آپ بیاگشتا + سنسار میں ہی پائیے اور کہیں کہہ انجہ
 بدست نام ہری اوم ہری اوم ہری اوم +

ص

ص صبر دے تال راہ جگ تھیں جینو پستانی دے دے نہ آپیارے
 دھیرے دھیرے چل جگ سے راہ لے تے ٹھہرے نہ ٹھہر لال کھل پیاے
 جلد بازی جلدی ہار جاسے سچ سچ قول جگ کسا پیاے
 شمع کرم تے دھرم دل چت لاکے چڑھے ہری داپرم نکا پیارے
 سچ سچ پر داز لپ ہو کے دینو ہو ہی رنگ دکھا پیارے
 جیہڑا سچ کے سوتی ہوئے شاغلا مہیلا فی نایکین دانان پیا ہے

کتاب: مسرتے پری جو کہ ۱۹۶۶ء میں لکھی گئی تھی۔ یہ ضروری ہے کہ اپنے اندر ورگ پیدا
 کرنے کے خواہشات کو بروہا کر دے اور اس کے لئے <https://www.facebook.com/groups/freefamilyatbooks/> پر جوائن ہو جائے۔

دیراگ وہ ہے جس سے ہمارے اندر دلک کے چرنوں کا پرکھ پیدا ہو۔ اس سے سنساری ہستیوں
کم ہر مہاشی اور من کا مشاغل ہو جائیگا۔ نام کے چاہ سے ہماری کھجوری ہری مریاں کھلی ہو
جاتی ہیں پہلے اپنے قدم ویراگ پیدا کرو۔ اس کے لئے بھگتی کرو۔ نام کا چاہ کرو۔ اس سے ہی
کا دھپ پر گھٹ ہوگا اور ہر دے میں نور تابہ ہوگی۔ بس آپ تصور ہو گا۔ انتر میں رہ سہل
جائیگا اور من منزل پر پہنچنے کے لئے تیار ہو جائیگا مگر اتنا میں حد اعتدال کا خیال رکھنا بھی نہایت
ضروری ہے +

کرشن دیو جی مہاراج نے بھگوت گیتا کے چھٹے ادھیائے سور و شترہ شکوک میں فرمایا ہے
ہے ارجن! جگاس آدمی کے لئے نہیں ہے جو دے زیادہ کھاتا ہے یا دے کم کھاتا ہے جو دے
سے زیادہ سوتا ہے یا بہت کم سوتا ہے۔ جوگاس شخص کو کھل دیتا ہے جو درمیانی پہاڑ چلتا ہے۔
انسان کا سمجھنا ہے کہ وہ یا تو کسی کام کے نزدیک ہی نہیں جاتا اور اگر جاتا ہے تو پھر آکا بھی نہیں
سوجھتا۔ رات دن ہاسی کے لئے میں بھج جاتا ہے۔ جس کا نتیجہ اس کے لئے دکھ دانک ہو جاتا ہے۔
اس کے لئے بہتر یہ ہے کہ ہر کام میں مدد مہانی چاہ اختیار کرے۔ اس طرح آرام سے منزل مقصود
بیکت پہنچ سکتا ہے۔ مگر یہ کام بھی ہو سکتا ہے جیکو انسان کو عقل کا ل نصیب ہو عقل کامل اور
عقل ناقص کا فرق نہ ہو۔ ذیل مثال سے بخوبی سمجھ میں آجائیگا :-

مثال: سڑی کا موسم ہے۔ آپ غشی سلا کر آگ سے کئے لگ جاتے ہیں۔ اتنے میں آپ کا چتر
کتا بھی آجاتا ہے اور چپ چاپ آٹھنی کے قریب بیٹھ جاتا ہے۔ آگ روشن ہے۔ کروڑوں چاند
طوفان دھنسی پھیل رہا ہے۔ کتا آگ میں نہک رہا ہے۔ آرام محسوس کر رہا ہے۔ آگ دم بھج رہی
ہے۔ آپ اس پر اور کلک پاؤں ڈال دیتے ہیں اور پھر دھڑکیں مارتے ہیں۔ آگ روشن ہو جاتی ہے۔ آپ
دو چادر ترمیم کرتے ہیں اور کتا قریب بیٹھا یہ سب کچھ دیکھ رہا ہے۔ وہ دھیر دھیر دیکھتا ہے کہ آپ
آگ روشن کرنے کو اور کلک پاؤں ڈال رہے ہیں۔ تصور ہی دیر کے بعد آپ اٹھ کر باہر چلے جاتے ہیں۔
آگ دم بھج رہی ہے۔ حق اگرچہ ہوتا ہے۔ لیکن کئے کو اتنا شور مچا نہیں کہ آگ اپنے منہ سے کلک پائیاں

کشتا۔ میرے پہلی بھرتی کے چہنے والے اپنے من کو پہن کر کے روپ ریس گیسٹس
سینڈروس سسٹم ڈیوٹ سے روکر۔ تڑک کو چھوڑ دو تاکہ چہت کو قسطنطنیہ پر آت ہو۔
چہت کی اہمیت سے پہلے کہ وہ شہر میں ہو۔ جو اس پہلے ہی تھا۔ گھوڑے کو چھوڑ کر ایک
سو گھر کر۔ اٹھ سے چھ کر۔ کچن سے ٹو کر۔ باؤں سے چھ کر۔ کھانے کے دس میں سہا جانی
بکوان کو اپنے دس میں کہتے تھے ہی دل کو کافی پر پت ہلی ہوا ہی گشت ہے۔

جب تک ایک شہر میں نہ کر۔ اور اس میں کوکس میں نہیں کر تا اور کمانوں کو
تیاگ نہیں کرتا۔ اس شہر میں بہت کہ جب تک اس شہر میں بہت اس وقت تک کہ کمان
ہے جس میں ایک ایک شہر سے۔ عملی طور سے۔ گلی دودھ سے اور تیل میں سے پیچھا کیا جاتا ہے
اسی طرح ایک شہر کو اور سب سے پیچھا ہو کر چھوڑ دے اور اس کو چھوڑ کر کہہ دے کہ
جائیداد کے کچے گھر بنو چھوڑے۔ اور جو اور چھوڑے۔ جب یہ شہر چھوڑ دے تو جیسا کہ
چیز سے غفلت نہیں رہتا اور شہر کو کسی چیز سے نہ کہہ کر نہیں کہتی۔ اس میں حق اور پرستار ہے
ہاں اس کا نظریہ ہے۔ حق سے اس میں نزلہ دلا کر کیسے ہے۔ تباہی سے اچھا اور برسہ کا مہمان
ہے۔ اور اس کے لیے بھی شہر میں کو دھن سے کو دھن نہیں کہتے۔

ہاں اس کے لیے جوگ بھی اس میں سڑکی کی پیت شوق کی اور اعلیٰ مرتبہ حاصل کئے۔
سب کی نشانی تو اس کے تیسرے قریب اور حق ہو جائی۔ جب یہ دولت پوری ہو چھوڑ دے
تو رک اور چاکر میں کا انہوں نے نہیں جو مل نہ جس کا اہل اس اور خرابی کی حرکت سے
خال ہو گیا۔ اگر ایک گھر میں کسی کو۔ سنے تو اس کو ہی کافی ہوتا ہے اس کے دل پر اثر
کو ہاں کہہ کر جس میں سے تیل کا ایک ٹھکانہ۔ اور اگر کو گھر بنا ہے۔

نام ہے سڑک سب اور ہر چیز + سڑک کو کال دہانہ حق نشان
اور تھانہ کے لیے خیر ہو گا۔ نام کی کو دے اور دیکھ نہیں ہوتا +
بچیں اور ہر ایک کی خوشی میں +

سرسہ پہلی ہجرت سے سو گز دور یہ سیرت کا ہر سری سکھ یومی باوجود پنداشت ہونے کے ہر یومی دل کی پہچانی کی وجہ سے اپنے چاہیے سے سال کرتے ہیں جبکہ وہ سیرت پہنچ کر نہ ہیں بیٹھے پرانہ کی یادیں گھس گھسے ۔

سوال : پتا ہی ! یہ سیرت کس طرح ظاہر ہوا اور کس طرح ظاہر ہوا ! یہ سیرت اس کا کہیں ہے ۔ یہ اس میں ہے جو حقیقتِ حلال علی سب کی سب کہ سنائے ۔ مگر سیرت سکھ یومی نے اپنے پتا کی بات جیسا کہ بھگوان خدا نے کہہ گئے ہیں کہ دل میں خیال پیدا ہوا کہ اس سے مذہب بھی جانتا ہوں ۔ اس کے پتے تھے کہ تم جنک پر سیرت میں واجب جنک کے پاس جانا ۔ اسی وقت سے اس سے عمل کی پہچانی ہو رہی ۔ یہ بات مگر سیرت سکھ یومی جنک پر سیرت میں پہنچے جب ماہر کی ڈیوڑھی پہنا کر ہر سے خود دہانوں نے راجہ کو خبر پہنچائی کہ سیرت سکھ یومی ملاقات کے لئے راجہ پرکھتے ہیں ۔ راجہ نے کہا کہ کھڑے رہنے دو ۔ ساتھی جنک بھی کھڑے رہے ۔ سیرت اور مل ڈیوڑھی اندر ۔ ساتھی جنک کے پاس کیا انھیں ڈیوڑھی کے بیستر کا کرکڑا رہنے دو ہر ساتھی جنک کے پاس کھڑے کے اندر کرکڑے کیا اور منہ دھو کر پانی کا کھم دیا کہ بتاؤ سیرت کی کس قسم کی پائی کہ پتا دیکھ دو کہ اس میں ہوا مگر سکھ یومی نے کسی کی جوت خیرت نہ کی ہر ساتھی جنک کے ہر ساتھی جنک نے سیرت ملاقات کی ۔ سکھ یومی اندر گئے خود کیجئے کہ تمام ساتھی جنک و عورت کا موجود ہے ۔ راجہ جنک ٹھہری غلام پرکھنے لگے بیٹھے ہیں ۔ سیرت کی سیرت میں سکھ یومی کے من میں خیال آیا کہ راجہ تو بگبگ دھاری ہے ۔ بچے کیا کشادہ کیا ! یہ بات راجہ جنک کو معلوم ہو گئی اور سوچا کہ پہلے یہ دھاس دے کہ تپا دیتے حد نہ مری غلیب سے نہ پہلے پہنچا ۔ سیرت سکھ یومی کو ٹھہرنے کا حکم دیا اور ڈیوڑھی سے علیحدگی کی کہ اس کو گنت سے نہ پانا دلی میں گنت و گنت ڈیوڑھی تھامے ہوں سو یہاں ہی کیا تو سیرت سکھ یومی کو ختب یہ دے گا کہ راجہ پرکھنے کے لئے سکھ یومی کے پاس گیا کہ اس کو گنت دیکھ کر خدا ہی دے گا کہ تو وہ سیرت ہی ۔

مکھڑی کو شہر میں لے گئے تاہم بازوؤں میں جھڑا کر جب واپس آئے تو جو جنگ نے اچھا کر دیا
 نہیں کر دیا۔ پھر اس نے اٹھ جوڑ کر عرض کی کہ ہمارا جہاز اگر دودھ کرتا تو یہ زندہ نہ ہوتا۔ پھر جب
 نے مکھڑی کو دیکھا تو اس نے کہا کہ تم نے قاتلے کو خوب دیکھے ہونگے، ایک کر توج شہر میں لے گیا
 ہوا ہے۔ جس کی سرسری مکھڑی نے جواب دیا کہ ہمارا جہاز کہ تو اس دودھ کے کٹاؤسے کے
 سوا کچھ دیکھ ہی نہیں دیا۔ قاتل کیا خاک دیکھتا۔ اس وقت راجہ جنگ نے کہا جس طرح تم یہ
 وقت پر تلے جا رہا ہو وقت بھی مل رہا ہے۔ اس مال و دولت اور رہائی کی ہر دوسو ہزاری
 رقم میری ہے۔ اس مکھڑی نے اس واقعہ سے جو تم پر رہتا ہے کچھ ذکر سپاہی موت کا ارشاد
 ہے۔ حق کٹا رہا ہے۔ دودھ ہاں ہے اور راکگ جنگ جہاز میں ہر سب سے وہ اس ناشتہ
 سند کا سیر و فائز ہے۔ اسی طرح ہم کو بھی دنیاوی دھند سے مشغول نہیں کرتے۔ ہم ہر وقت ہی محل
 رہتا ہے کہ دل پر اتنا کی یاد سے جو کہ نہ جانے وہ اچھا ہو گا۔

جب کوئی ایسے من کو لگے کہ من کے لگائیاں سے ہر کو ہاوسے

جب راجہ جنگ ہی نے اس کے دودھ و خواہش کو جانچ لیا کہ اسے صاحب تم پر جب
 کام پورا کر کے سب آپ کو کوئی سہارا ہے جو جنگ کر رہا ہے۔ مکھڑی نے کہا کہ آپ مجھے
 یہ بات سمجھا دیں کہ ہر سنار کی پہچان کیسے ہوتی اور اس کا نشان کس طرح ہو گا؟ اور اس سنار کے
 ہاتھ مکھڑی نے اسے دیکھ کر دیکھا کہ یہ سب آٹھا کو ہونے میں باخبر ہو گا؟ یہ سنکر راجہ جنگ نے
 نے فریاد کر دیکھی کہ جو جو ہے جس کی طرف ہم کو راہ نہیں پاتی سب دیکھ و خیال ہے جب
 تک ہر سہ سنار پاتی ہے اور جب ہر سہ سنار کوئی چیز نہیں سنساری ہو گوں
 کے من بھرم کی وجہ سے بھڑکے ہوئے ہیں اور یہ سب سنسار ہے۔

سری مکھڑی نے کہا ہمارا جہاز : یہ بات میرے چاہی نے بھی سمجھائی تھی اور یہ سب
 میں بھی سمجھا ہے۔ میں بھی جاننا ہوں کہ سنسار کوئی چیز نہیں لگتا ہے۔ یہ بتا دیجئے
 تو رنگ رنگ میں سے کیا ہوتا ہے؟

ہیں۔ کبھی کسی ہمدرد کے ہیں اور کبھی چھوڑ دیتے ہیں۔

۳۔ جیسی بدلتی ہوئی ہوگی۔ جیسی شخص کی بدلتی ہوئی ہو جائے وہ کبھی کبھی نہیں کرتا۔ ہر وقت وہ غائب ہو جاتا ہے اور کبھی کام لیتا ہے۔ ہر کسی کی تو کبھی برقی ہرگز ہوتا ہے تو وہ نہ کہہ
باش ہو سکتا ہے۔

وہ تینوں برتیاں ہر ایک نش میں کہ وہ پیش کردہ ہوا کرتی ہیں سنو! وہ ان دنوں ہر شخص
میں ایک شخص غیبی شہادت آتا اور گھبراہٹ کا ظہور ہوتا ہے جس سے ان کا سر ہلکا ہوتا ہے۔
اور باقی وہ لوہ برتیاں وہی رہتی ہیں اور ہر گھبراہٹ میں اچھا کام سب کا کام کی کثرت ہوتی ہے۔
اصلاً وہ تو برتیاں ہوتے تھے نام برقی نہیں تھے۔ کسی سبھاؤ و طوفان کی ذرات میں ہر کھٹائی کا
نہ ہر کھٹا ہے۔ اور باقی وہ تو برتیاں وہی رہتی ہیں۔ یہاں نہیں ہوتا کہ کسی کا غصہ ہی سبھاؤ ایک
ہی قسم کا ہر جس میں دوسری شکستیں شامل رہیں۔ البتہ یہ ذرات میں ایک ہی قسم کی برقی
کافی ہے۔ یہ برتیاں مختلف درجے کے لوگوں میں ان کی ظاہری حرکتوں سے پرکھتے ہو جاتے ہیں
بعض بعض میں کام کر دے۔ اس قدر غالب ہو سکتا ہے کہ بات بات پر گڑ جاتے ہیں اور ہر کھٹک
جھلنے میں۔ وہ دوسروں کے لئے دکھ کا کارن بننے میں کھینچا رہتے ہیں۔ ہر کسی میں
پیش ہیں۔ مگر نیک نفس یہاں ذرات سبھاؤ رکھتے ہیں کہ ان کو کئی برس سے یہ بھی رہتا ہے کہ
کو یہ اپنی دباؤ کوشش سے سوا کر دیتے ہیں۔ نادانان کے گھبراہٹ ہے۔ یہاں سبھاؤ ہوتا ہے
یعنی ہر گھبراہٹ کا ہوتا ہے۔ ان کی ہوا شہادت اشعار شریف میں اس طرح صراحت ہے۔
حقیقت واضح راستہ ہی گیانِ باعزت۔ قبضہ عکس دشن سوا ہی! میری خدمت ملکت
وہاں ہر گھبراہٹ حقِ تحریر دباؤ کوشش! یہ لوگ سن رہے ہیں کہ جیسے جی ہو رنگ باشت ہیں۔
جیسی برقی رکھنے والوں میں یہ سبھاؤ اپنے ہاتھ میں سوا ہی غمزدہ رہے گی خواہشات

کی خدمت میں ہر گھبراہٹ کا ہوتا ہے۔
سوانح احمدیہ دینی
FREE EAMILIYAT BOOKS
https://www.facebook.com/group/freeamilyatbooks/

ہر کسی کو اپنی سے پہچانی مائل ہے اور اسے باہر میں ہے اور کسی کے علم سے یہ کام کر سکتا
 کن دیا ہے جو کچھ کان کو نہیں میں جانتا ہے سو چلتا ہے یہ معلوم ہو گا کہ وہ کان کا کان لاشن
 کام کام کا کام پہچان کا چاہا اور کچھ کی کچھ ہے اور اسی طرح جو کہ جانتا ہے قیہ
 بشر سے آتا ہو وہاں ہے اور یہاں سے ہانا ہوا انشاء ہے

میرے پہلی جنوا داس نہ تو کچھ ہا سکتی ہے دکھام نہیں ہے دس ہا سکتا ہے دم خود
 ہا سکتے ہیں چکر کو کر کے یہاں اور پھر۔ لیکن ہم نے دناؤں سے سنا ہے حصول نے میں
 سکھایا ہے کہ وہ نہ تو معلوم ہے نہ معلوم بلکہ معلوم ہے نہ معلوم ہے کہ وہ نہ تو معلوم ہے نہ معلوم ہے
 ہے وہ معلوم ہو گا یا معلوم ہو گا وہ سن دناؤں سے کچھ میں علم ہے یہاں پہنچنے کا یہ مطلب ہے کہ وہ
 ہر علم میں کچھ ہے وہ تو معلوم ہوتا ہے اور ہر علم میں نہیں کچھ معلوم ہوتا ہے کہ وہ علم نہ تو علم میں
 آتا ہے اس علم سے باہر ہر کچھ ہے کہ وہ خود علم ہے اور ہر علم میں نہیں کچھ علم ہی علم میں آ
 جاتا ہے علم سے باہر ہر علم ہے نہ تو معلوم ہے نہ معلوم بلکہ علم میں علم ہی علم ہے اسی میں علم ہوتا
 علم ہوتا ہے اسی میں علم ہوتا ہے نہ تو معلوم ہے نہ معلوم بلکہ علم ہوتا ہے وہی
 ۱۲۔ یہ کام سے نہیں کچھ کچھ بلکہ علم سے کام آتا ہے کہ وہ ہر علم میں نہیں کچھ
 نہیں کچھ کہ نہ ہر علم سے نہیں ہو جاتا بلکہ علم سے ہر علم میں نہیں کچھ ہر علم میں نہیں
 ہر علم سے نہ ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں
 سے نہیں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں
 نہ ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں
 ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں

ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں

ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں

ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں ہر علم میں

کے سلطان ہر ایک انعام پہا ہے۔ آپ بھی اس قدر کے مہمان میں گھر سے دوڑائیں تو
اس انعام میں لائیں، اگر بازی مار لی تو یہاں ہی ہنگر آپ کا ہے اگر بازی نہیں لی تو
یہاں تو جو بھی انعام میں موجود ہے خود ہر ہمارے کی تینم دے گا اور جتنی محتاجوں کو دے گا
اس کی ویدول کا وعدہ ہے۔

پلاست نام بری اوم بری اوم بری اوم

ع

عمر گنی بنے بھوگے دی چت وچ سنارے لائیشا
رہنا نہیں ہمیش سنارے۔ ماں مودھا کیوں دھوکا کھا آیشا
ہنسے ہو کے بال سوداں داکا ہنوں چھڑاں دے آئے آیشا
وہ نکسے کھانے چھڑاں دے چکا موتیاں منوں بکلا آیشا
روز گزرتے کدی نہ ہضم ہونے جاں وچ کلشش پھنسا آیشا
قدح گھوڑا چھہ ڈھکے بیوی من بہتیاں قول کدھر لا آیشا

کھتا۔ میرے پہلی بھوایکتے میں کہ اس قدر میں موتی پانے ہاتے میں اور وہاں نہ رہتے
میں جو موتی کھاتے ہیں۔ کوئی نہیں مان۔ یہ میرے کہ میرے انوں میں آگیا۔ آؤتے آتے
اس کو ایک تاب و کھائی دیا۔ وہ جس نے کرنا ہے۔ یہ بٹا۔ جو کہ گئی جوتی تھی۔ جس
نے خال کیا اس میں وہ بٹا ہو گئے۔ جو خال دے گا کر جائے موتیوں کے کلر نہ
ہیں کیا جو کہ بٹا ہو گئے۔ جو خال دے گا کر جائے موتیوں کے کلر نہ

چنگے پر غور مستوش رہا۔ مگر تھوڑی دیر۔ کہ وہ ہی اس کے پیٹ میں نہ دھونسے گا۔ ۱۱
پریشان ہو کر گر پڑا۔

یہی مٹی جو گاہے چمنسار کو شکوہ مار لگتا ہے۔ وہ کھسکا۔ کے ہمارے غلوں کو ہر گز
کمان میں چسپاں نہ کرے گا۔ یہی مٹی شانی ہوگی لیکن جب اس کی طرح درد ہوتا ہے تو
دولے لگتا ہے۔ سنت فراتے ہیں کہ اسے جو تو چیت ہے اور سنہار حیات چیت کی
خود ایک اہل ہوتا ہوا ہے۔ نیچے دنا پاک نہیں ہوتی۔ غلہ سنہار ہی ہر گز کئے ہو گئے
سے تھوڑی دیر کے لئے تو شکوہ نہایت۔ لیکن یہ شکوہ جلد ہی دکھ میں بدل جاتا ہے کہ وہ
اس کا سنبھلہ پر کتنی بلی داد دے۔ وہ وہی ہریش خمار نہیں ہے۔ اس کے نام اس
پر کتنی کے پیش سے جٹ کر شکوہ مار گئی ہو جو۔ سنت است کا بنیادی اصول یہ ہے کہ
اس جگت کو غمراہ وطن نہیں مانتا چاہئے ہم یہاں صحت میں جبر کئے کئے ہیں۔ ہم
کوشش کر کے اپنے وطن کا پتہ ملا لیں اور وہاں پہنچنے کے لئے ہر وقت شجر نرم کریں۔

میرے پر ہی جھوٹا اگر ہم دو مختلف دوست کو دکھ کر جو ایک دوسرے کی ضد میں رکھیں تو
وہی طور پر جو ان میں سے تیز سبھاؤ والی ہوگی وہ اپنی تیز گفتی کی وجہ سے دوسرے پر اپنا اثر
اڑے گی۔ اسی طرح سنہار میں جو ہر دو حال ہے۔ ہماری بہترین مددنی کو اس نے دبا رکھا ہے
ہماری یہ سکتا جڑ میں نہیں ہو گئی ہے۔ جیسے کبھی ہی جٹ میں کاک اس نے سنہار کی ہڈی
کے ساتھ جکڑ کر رکھا ہے اور اتنی گن ہو گئی ہے کہ غلہ ہم سے یہ کہے کہ چمنسار ہمارا پیش
نہیں ہے تو ہم اس کی بات سننے کے بھی۔ وہ دوسرے جوتے ہیں سنہار کو بنیادی اصول یہ ہے
کہ چمنسار ہمارا پیش نہیں بلکہ چار دینیں۔ وہ کام کوئی حد ہی جگرتے۔

میرے پر ہی جھوٹا آج تک جو کچھ تم کو دھرم کی نسبت بتایا گیا وہ کچھ تم نے دھرم کی
میں نہ سنا۔ دھرم نہیں ہے بلکہ یہی ہے کہ تم نے دھرم کی بات کے ہیں جس پر ہیں کہ
کبھی اپنا دھرم نہیں دیکھا ہے۔ یہی ہے کہ تم نے دھرم کی بات کے ہیں جس پر ہیں کہ
کبھی اپنا دھرم نہیں دیکھا ہے۔ یہی ہے کہ تم نے دھرم کی بات کے ہیں جس پر ہیں کہ

تھم پھرتا ہے۔ پسندار ایک تنگ و کاٹیک تھا مگر ہے۔ ان کی کامن خواہشوں سے بھرا
 جواب۔ ان سنا سے کھٹا کہاں کٹھن ہے۔ غریب و مارگ اور پختہ راستہ صبح مسوں میں دسی
 ہوگا جس پر مل کر اس سنا سے ہر تنش اپنے اصل وطن میں پہنچ جائے اللہ من شانیت اور
 کھیش سے دہت ہو جائے۔

جولست تمام بری اوم بری اوم بری اوم۔

غ

غ غضب کرتا بشیاں دوج و ذ کے چیت بھجن کرتا تھیں موڑ تھیا
 اصل گل گیان دی بھیا نہ پیا سے بھج کچھ ہو روا ہوڑ تھیا
 پھس گیا دوج اگیان وے دیہر دھاری لعل تھراں نال مگور تھیا
 جہن کرتا بھی سل یا چھ بیٹے پھل لے کوئی چیت چھوڑ تھیا
 نال ناک پتا شہر ملاؤ تھیا ہو جائے مور کھا کیوں چت لوڑ تھیا
 غلام جیلانی شہر جگت مسارا بھیں کے ہری نالوں کی قیال توڑ تھیا

کتھا۔ میرے پر پی بھو، اگر کسی شخص کا ایک۔ جو مری بھوب جو میں ایک۔ کہ میں جس
 سنے۔ وہ میں مل کر مشاکفے کی غرض سے ایک پتا شہر۔ میں نال سے تو کیا مل تھیا ہو
 جائیگا۔ سر کر نہیں۔ ایسا ہی بعض بعض جوئی تھوڑی دیر جو کر کے میں دپار کر بیٹے میں کہ میں
 کوئی میل پڑھتا میں ہوا۔ اتنی گنت گنتی ہے کہ میری سب بندگی بڑھل معلوم ہوتی ہے۔
 حکایت۔ میرے پتا شہر جگت مسارا بھیں کے ہری نالوں کی قیال توڑ تھیا

۱۰) انھیں کرم - یہ ہیں کہ دنیا میں تیرے اور اصل کے سر پہ پانا کے حکم کی تعمیل کی خاطر کئے جاتے ہیں۔ ایسے کرموں سے دل کی صفائی ہوتی ہے۔

۱۱) الشیر برہمن - اس کو شراکتی مانگ میں کہتے ہیں جب نظام کرم کے ذریعہ سے دل کی صفائی حاصل ہوگئی تو انسان کے دل میں جتنی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر آہستہ آہستہ پریم پر پانا کا اثر ہوتا ہے اور دل میں اپنے آپ کو پانا کے سر پر کر دیتا ہے اور پھر پریم کے دیار میں ڈوب کر خودی کی قید سے راتنی پا جاتا ہے۔

سہرام جو مایہ خویش دا - فودانی حساب کم و بیش دا

ترجمہ - اسے پرانا سہرامی ہر چیز تیرے حوالہ ہے اور جاری کی دنیا والی ہے اس طرح معلوم

۱۲) سچا لوگ - وہ ہیں جس سے انسان کو پوری پوری جتنی حاصل ہو جائے اور ایشور کا

قرب میں گیان حاصل ہو جائے پھر وہ بندہ جتنی بھی برہمنیت کی صورت میں ہو اسے ملکر پریم تک

پہنچ جاتا ہے یہاں پہنچ کر پریمت و گت ہی پانا کو کرکٹا ہے اور صورت جفا سے رست

پر جا کر آگے اور جیوں کت حاصل کر لیتا ہے۔ اور پھر اس پریشور کے گھر میں آجاتے ہیں۔

۱۳) نرانا - نرانا جتنی بھی ایک ہی پانا موجود ہے اس کے سوا کوئی موجود نہیں۔

جگہ - اس میں جگہ پر کو ہا ہا یہی بات کہی ہے کہ نظام کرم چھوڑ کر نظام کرم پر قائم ہو

جسے کہ کرکٹا کہتے ہیں اسے جگہ ہوتی ہے اور جگہ سے گیان اور گت سے گت حاصل ہوتی ہے

۱۴) نظام کرم گیان کو پہلی پوزی ہے۔ جو کہ جگہ پر آپ خود کیجئے کہ آپ پہلی صورت سے کھنڈ

میں رہیں تو آپ نظام کرم میں ہی رہیں گے۔ یہ لوگ گیان میں آپ نے قدم لگایا نہیں رکھا اور غور

ہی پانا پر گت ہے کہ جو کہ جگہ میں چھوڑنے پر تیار رہے۔ جگہ میں پانا کہ زندگی کر رہا ہو

پہا پر ہو کہ جگہ میں رہے۔ جگہ میں جگہ کوئی ہے جگہ جو جگہ میں رہے۔ جگہ میں جگہ میں

جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں

جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں جگہ میں

کو تاجور دیکھا جاسے۔ انسان کا سر ڈھول رہتا ہے۔ جیسا کہ مشہور ہے۔

(۱۱) اکھ کا پتلا یعنی نوپ نہس پٹنے کو بڑا ہے وہی اس کی جان لے لیتا ہے جب جنگ درپیک کو دیکھتا ہے تو اس کی وفات کے لئے دوزخ ہے اور اس کے تنگ بچنے ہی میں کوشش ہو جاتی ہے۔

(۱۲) جیسے بھی کان کا پتھر گرگ کو بوتا ہے۔ ہر گ پکنے طے نہ پائی کے پاس ایک باج بوتا ہے جس کا نام دمک بوتا ہے جس جگہ ان کو مرگ نظر آتا ہے۔ اس گسے کہ حاصل پر زمین میں گڑھا کھود کر اس میں چھپ جاتے ہیں اور باج بیکاتے ہیں۔ باج کا کھڑا تنس کر مرگ ان کی طرف آ جاتا ہے اور باج کی آواز پر کان لگا کر اس گھن بکر کھڑا رہتا ہے کہ اس کو اپنے کپ کے منہ میں نہ دیکھیں۔ رہتی اور بے حال ٹھکری اسے کچل دیتے ہیں اور کھا جاتے ہیں۔ صرف ایک کان کے پٹنے ہر گ کی جان لے لی اور پشیدہ اس ہی ہرن کے لئے زیر بن گیا۔

(۱۳) لڑکا اندھی کا پتھر مٹی گچھ رس بخوڑا کو بوتا ہے۔ جب یہ کنول چول اپنی نیلو فر پر بیٹھا ہے اور خوش ہو رہا ہے تو بخوڑا جو گرگ اس کے خیال کو سمجھ دیتا ہے اور صحت چھپ جاتے پر کنول چول بند ہو جاتا ہے اور سانس کے ٹکٹ جاتے پر بخوڑے کی جان نکل جاتی ہے۔ صرف ناک کے پٹنے بخوڑے کی جان لے لی۔ ان کے لئے نیلو فر کی خوشبو ہی زیر بن گئی۔

(۱۴) کھینٹا اندھی کا سر نیچ کو بوتا ہے۔ جیسا میں کھانے کے قابل جو چیز چھل کھل ہوئی ہے تو وہ زبان نکل کر دیکھ رہا کرتی ہے۔ چھل پکنے والے ٹھکری کاتے کو آگیا گوشت نکل کر دیبا میں پھینک دیتے ہیں جب چھل اسے زبان لگا کر دیکھتی ہے تو اس دوزخ معلوم کے کھا جاتی ہے اور ٹھکری کا تاج پٹنے لیتا ہے۔ چھل کو دھبے باہر نکال دیتا ہے اور کھا دھاتا ہے۔

(۱۵) ہر گ نہان کے لئے نیلو فر کی خوشبو ہی زیر بن گئی۔

کہنے لگے دیانت تو لہ لٹوں تیرے دیکر میٹھا پیرا بسا اسے
 ایسے تال و دیا نہیں موج پاٹ شہنا بھر جگواراں کئی نہ ملے
 جھجھکے دی گنگہ مع نہا ئے ہر پے دے رہے پے لہندا اسے
 چڑھے گنگہ دی رنگت غلا جیلاں بھلا پڑاں جی گنگہ لہندا

کتھا۔ میرے پر پی جوں جس کے دل میں ہے ملک سے ہے اور اپنے جیسے کھار لہنا
 کی جانت تیرا چھا ہر اس کے سن میں سناری ہوگا لباس کی پانچ بہت کم ہوتی ہے لہندا
 ضرورت کے مطابق اس میں کسی قسم کا سروہ یا بندہ نہیں ہوتا۔ دھن دولت اور بندہ ہوں
 میں اس کا بندہ کم ہوتا ہے۔ اسے قصور ایک کم ہے اور بچے ملک کے ملکوں کی ایک
 کشم ہے اور اس کی پہنی کپڑے تو میں دھن توڑی کرتا اور اپنی خوش قسمتی قصور کرتا ہے۔
 جوں لٹوں اور جات و حیات • غالب ذات اور خود ہم جی ذات
 ۱۔ ان مہاشاؤں کے آگے اور بے بہت اور بچے میں۔ جو کہنے میں نہیں لگتے اور جو کہتے
 وہاں ہونے کو جوں گنگہ کے اور بچے کے جلیے چت کی مٹائی کو بندھانے میں •

میرے پر پی جوں سناری میں شادی کی گئی ہے اور جوں برکا جیسے بہت ملک کی مہاں
 میں نئی گئی ہے۔ ایک بہت۔ فوس تاک ہے کہ ایسے بچوں کی تعداد کچھوں پر گئی ہے
 ہے۔ جوں گنگہ کے ہونے سنوں سے واقف ہوں۔ ہاں سے اکثر جانت دھن کے ہائی توڑیا
 کے ایک کو لے گا۔ سب کو لے نکھت تر تہ بانو کی سر میں گنگہ دھن غرق کرنا
 ہی آتا کی نئی کا باعث ان لیتے ہیں۔ ان بچوں کا کوئی دھن نہیں ان کو کشم ہی
 میں دی گئی ہے کہ کسی مہاں پڑاں سے تو پڑگا پڑاں پڑگا
 ہر گز برا کا کس کر لے

دیا کہ جانی ناکوش رہم ایسی کھم مڑے مست ہو کر مہراج سے شش ہا تو ہے اور
 قہار سے اور پر غنی آجائے گی میں تو توجہ کا ایک عاجز سپاہی۔ اور اگر ہوں لاچار پٹے
 محل میں شکستے آدم کرتے ہو گئے۔ دے میں پر عیادت کا وقت ہو گیا۔ ہذا براہ سپاہی
 اس سپاہی کے جس میں دیکھ کر حیرت سے کہنے لگے اگر کیا بات ہے۔ ذرا دھرم کے طور پر
 سے ہو چکا گیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم رات بھر راجہ کو بھانے رہے ہیں مگر یہ معلوم
 نہیں ہوتا کہ راجہ صاحب کس سے سپاہیانہ لباس پہن کر ہندوؤں اٹھائے پہرہ دیتے ہیں
 میں۔ پسنگوہ پڑوں اور اسیروں نے دست بستہ عرض کی کہ مہراج آپ محل میں چلے اور
 اس سپاہیانہ لباس کو انکار دیجئے مہراجا وقت قریب ہے۔ مہاجے کیا کریں عاجز سپاہی ہوں
 اور آپ میرے ملک میں آپ کو کسی بات کہنی واجب نہیں ہے راجہ نے جو بات جس پانی کا
 ہوں گے۔ اور کی۔ باتیں اسکو سپاہی سخت حیران ہونے لگے۔ اور محل کے اندر جا کر سب دیکھ لیا
 اور غصوں کو بہت لہلہا اور مہراجا کو کچ بتاؤ کچ راجہ محل سے باہر راجہ پر کبوں چلے
 آئے اور اس طرح جنگی ہونے باتیں کبوں کرنے لگے۔ انہوں نے جواب دیا کہ رات کو راجہ نے
 شہر آباد کیا ہے اس وقت ہم لوگ سب بچے تھے۔ ہم کو کسی بات کا ہر نہیں کہ راجہ کب
 بے حال ہو کر آئے۔ اور باہر چلے گئے۔ خدیو کو تین ہو گیا کہ راجہ کو شہر کے نشہ پہل
 کر دیا ہے۔ چنانچہ حکیم نے دیا گیا اور نشہ انکار نے والی دوائی چائی گئی جب برقی کیا تو راجہ
 نے وہی کپ کو پہنا اور بہت سیر و پریشانی ہوا جلدی سے سپاہیانہ جدوی انکار ہی
 اور محل شاہی میں داخل ہو گیا۔

۱۱۔ یہاں راجہ سے اور توجہ اور جدوی سے مراد۔ سنائی مہم بہت شہر ہے اور راجہ
 کی جہل میں حکیم سے اور شہر سے وہی اور نشہ انکار نے والی دوائی چائی گئی ہے۔ جن
 جنگ کے میں سے ہو گیا کہ راجہ کو تین ہو گیا کہ راجہ کو شہر کے نشہ پہل
 ہوں گے۔ اور کی۔ باتیں اسکو سپاہی سخت حیران ہونے لگے۔ اور محل کے اندر جا کر سب دیکھ لیا

جب خودی دل سے گئی تو خود خدا ہر گز نہ آئے۔ اٹھ گئی من سے دونی گھر بار اپنا ہو گیا
پسے ست گھروں کی ملکیت میں ہو کر ایمان ہی گیا ان دنوں جو جاگے اور پانی
پرش ہی گت پکڑ پکڑ کر رہا ہے جب چلے گا وہ گھر پر رہے جو گئے تیرے آقا
روح الکاش میں جی پیگکی جی سب سے اونچے پد میں تیرا قیام بن گیا ان دنوں کی ملکیت
اور پریشو کی خاص زندگی تے ایمان نور کو بھی پریم پکڑ پکڑا ہے۔

من بیچے سنگور کے پاس • فس سبک کے کامن و مرس
ہواست نام ہری اوم ہری اوم ہری اوم •

ق

ق قدر کرو وقت دی میٹھ گوشے دیکھ اوم دا آس اوچ ذرا
اوم اوم دا آس شبد لے سوچ آس اوم یں ہو کر کبڑا
جاپ ہری دہرے سب پاپ تیرے دل اور کرے تیرے گھر
دھان چھڑے چھڑے ہون پچھنے دھان چھڑی جاسن لے کچن ہلا
چینا کیتیاں باجھ نہ کہہ اے میٹھ ہریاں تے کسی نہ آئے نیڑا
خلاہ جیلائی ہے کامناں تیاں بیٹھیں من پتر اشدے ہو جائے تیرا

کتھا نیمے ہری جو آکھ معلوم ہے کہ یہ اوم شبد لا جاپ کس پرستے ہوئے ہے
میں کچن ہریاں باجھ نہ کہہ اے میٹھ ہریاں تے کسی نہ آئے نیڑا
خلاہ جیلائی ہے کامناں تیاں بیٹھیں من پتر اشدے ہو جائے تیرا

میں کچھ سمجھا لیا کہ اب تو زیادہ باتیں سے گئی کہ بہت مسائل پر مانتے ہیں اس مسئلہ اخیر میں حق کے اٹھان ہیں (۱) اٹھان جل (۲) اٹھان برت (۳) اٹھان ختر۔

جیسا کہ اٹھان برت ہے یہی کہ اٹھان اٹھان پر غصہ ہے اور اگر سستی جل سے اٹھان کو سے اور جی کی تیسرا کہ ہے تو یہ تو ہوتا ہے۔ چنگ سا دھشت کی معائنہ کی یاد ہے جل ہشتان کہنے سے پیش پر نہیں ہوتا جیسا کہ شراب کا ٹکڑا کہ جب تک اس میں شراب ہے دھونے سے پر نہیں ہوتا۔ اگر میں پر نہیں تو وہ کا دھونے پر چل ہے +

راجہ گوپی چند کا اپنی بہن سے بھیک مانگنا

منور تھا گورو کو گہنی کا بھٹان نوجواں میں کھولی گریختاں زبان
فریاد پکڑی سیری کا ہے دل میں پکڑاں لہجہ بیک تو بہن سے پورا ہر آستان
ثابت قدم را جو رو بھٹان میں

خوشی بہن کے چلے گا رو بہن میں
ہوئے دھواں میں تیرے ہاتھ جانے الفت بہن کی بھولی ہوئی یاد نہ جانے
سوڑوں بھڑکے کی جو جگہ نہ جانے تیری نگاہ میں لکھیں جوئی کھانے جانے
کون تو کام نہ ہے ہے وقت اسٹان

قادر میں ان کا کھانا ہر گاہے زبان
پاتے ہی حکم گورو کا اس نے کسی کر لہجہ بیک کے لئے ہو روانہ بہن کے گھر
قبیل حکم میں ہوا روانہ وہ جگہ تر اور نہ کہہ کے رکھتے وہ چنی پرائے گھر
ہو جاتے پاس ان کے جو ہیں بھٹان میں

نوجواں میں
نوجواں میں
نوجواں میں

دل میں یہ دوسری روئے تھا کہ جس
بہشت پر نہ کچھ کر کے کوہِ خمِ جاہی

پر کیا کرے کشم - دل میں پہنچاں

دیکھیں ابھی دکھاتے کیا کیا - آسمان

پہنچے کس کے گھر - لکھو دے کے یہ کیا
اب اس - پر وہ دے آیت یہ گدا

درست ہے - پتھر سے کھرا کر دیا
مکنا لے کر - کہ ملک کرے جہا

آئے لگا کے آس میں - اس میں نے

صد تو ہم کو دے دے کہ آن تری نے

نئے ہی اس صدا کر کل آئی اک کھیز
اور پوچھا - اہم کر بے مطلوب کون ہیں

ہر جہاں ہیں ہم کو تو لاکر بھڑکے
دنیا کا غم میں ابھی حاضر کرے کھیز

اس گھر سے بے کون کون سا ہے نہیں

غور آج تک کون سے گیب نہیں

سن کر کلام اس کی بھڑکے یہ کیا
کہ ابھی ہے تیسری کر دلی کوہِ بجا

داسی ہے تیرے ہاتھ سے پناہ نہیں بجا
دانی سے بیکہ بنے - کہتے ہیں ابھی

دانی کو جہاں کہ کر کریں تم تجھے نہال

تو سے ہی سوال ہے یہ خدا نہال

کہ دے کر گلی چھوڑے دھڑکے
آپ سے کہہ دے کہ بیکہ شیا

دل جہاں ہے گدا کر تو ہو گا تو جہا
غیرات میں ہی لطف ہے خیرات میں لارا

پاک کر کے بیکہ رانی سے - مہا بیکہ لہر

اہلِ کرم کی جہاں کر تھے ہی ہم حفر

شکر کرتے ہیں کہ کون سے
اور ان بات وئی زبان پر نہ بفر

پول تجھے بھی نہیں کہ کون سے
دانی کا بیکہ ہے کہ بیکہ

بھائی کو اس کے کیا ہے چاہئے تھے
 راجہ ہے لہٹا دیکھیں کچھ سانس نہیں
 بولا کہ بس نہ بن کر اپنی تمام دے
 وہ دن گئے ہیں بھول کر تھک کر رہے
 تو کیا زمانہ ہم کو ہے پیچھا تھکا نہیں
 اس میں ہیں کوئی بھی ہمارے نہیں
 اس جنگل کو رانی نے اندھے چھوڑنا
 کس سے الگ رہی ہے بتا گیا ہے اجڑا
 سائل ہے گر کوئی تو پوچھنا سوال کر
 مسئلہ وہ یہ ہو کہ اس کو نہال کر
 داس نے دے دے سنا یا تھام مال
 بھائی کا نام سن کر رانی کو ہر نہال
 داس جو دھت شوق نے کھینچا اپنی گئی
 لیکن جیسے آڑ میں ہیں کے کمری دی
 پوچھا جب سے آپ کا آؤ ہے کون
 وہی یہ بے تیز ہے بیگ سے بڑا ٹھٹھا
 تم وہ خدا کہے گاں ہو جن پر نہال ہو
 ان کے گھروں میں مال بکا ہو گزرتا کال ہو
 پانچو ہیں اپنی کو پر دے ہی ترزاں
 پانچو ہیں اپنی کو پر دے ہی ترزاں
 پانچو ہیں اپنی کو پر دے ہی ترزاں
 پانچو ہیں اپنی کو پر دے ہی ترزاں

گویا کہ قرآن سب کچھ کے پار تھی

پہنچا ہوا بت و ذکر شادی پر کیا دیا ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

بچہ کو اگر بتاؤ گے تم سب سب دیا ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

چلے جی دل ہے میرا تم ہو کچھ سال ہی

ذولہجری میں جس گھر میں وہ خیل میں

نہرت ساری چیزوں کی شادی کا دعویٰ ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

۱۱۱ نے اور خیل سے جو ہر ایک کام اس نے نہ دیا ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

اس گفتگو نے اس کی حیرت نہ کیا

بلکہ جی دل کو اپنی گفت زد کیا

پھر لے لے دل سنبھال کے اسے رو دیا ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

بہر حال اس کے قدم تو بچے تک ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

دیکھو گی کہ چم تو میں جاؤ گی جتنی ہے

دیوے کہ جس کو رنج یہ مست نہائی ہے

۱۱۱ بیت سہ پہلے کہ دیکھے نہ وہ چم ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

دیکھا جو چم پاؤں میں غالب تھا چیم ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

البتہ کا نام کر گئی جہان ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

یوشن وہ اپنا نام خدائی ہی کر گئی

موتے ہ اس غریب کے اس کو ام ہوا ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

تے وہ دم نہ دن میں چہ کہ اٹھ دیا ۱۱۱ نے جبکہ دعویٰ سے رخصت لے گیا

۱۱۱ نے اس کے شہر سے حیرت نہ دینی

۱۱۱ نے اس کے شہر سے حیرت نہ دینی

زندہ بھائی دوبارہ تو کہتی یہی اٹھی بھائی دکھائی گئی تھیں راہ جنگ کی
کیوں دلچ پاٹ چھوڑ کے یہ راہ فزلی آخر کہہ تو تم نے یہ کیا دل میں بھان ل

کیا خبر تھی نصیب میں شیور نے کھانا

بھائی کو روک جاتے ہی دیکھوں گی برہ

چھوٹی سی مسر اور دشمن راہ جنگ کی پیدا کی ہے ہاں کو کبوں چڑ یہ روگ کی
بھسی لگ کے شکل بنائی ہے جنگ کی صورت تمہاری بن گئی تصویر سرگ کی

ہاں ہاں کہہ یہ جنگ کیا تم نے کس نے

بیٹھے بھانے غم یہ دیا تم نے کس نے

غم سے ہمارا ساتھ جو بھائی گیا ہے پھٹ بازوئے زور و جہت و طاقت گیا ہے ٹوٹ
کتنی کھوں سخت بھانیں کہیں کی کھوں بھٹ قدر یہ غریبوں کی ہائے تنگی ہے پھٹ

شکوہ زمانہ سے نہ گھوڑا سے

پہلے سے ہم بھانیں ہوئے جنگ بھان سے

بارغ و ملن کو چھوڑ کے جنگ کی استبرال ہمارے تم بھلا پے پاؤں آئے خاک ٹھہرل
تنھے سے حل جودین کے کرتے تم ٹول آخر سو تو جنگ سے کیا بے نہیں معمول

اقت دو پہل پہلا رک ڈالیں کہ مر گئیں

ہر دم کر م ک لائے و بھلا سر کہ مر گئیں

کتنی کو پیسہ کسب کو تو چپے سے لے لے اور روپ سے ہمارے دلوں کو نہ تو جلا
چل مانتے میرے دلچ میں کو جیش و خفا کیسے کو روگ میں کرتا ہے بستا

خوش ہو رہا یا جس سے دور دلچ کو جک

کتنی کو پیسہ کسب کو تو چپے سے لے لے اور روپ سے ہمارے دلوں کو نہ تو جلا

چل مانتے میرے دلچ میں کو جیش و خفا کیسے کو روگ میں کرتا ہے بستا

خوش ہو رہا یا جس سے دور دلچ کو جک

کتنی کو پیسہ کسب کو تو چپے سے لے لے اور روپ سے ہمارے دلوں کو نہ تو جلا

گولی کے جگہ ہونے میں سچا پتہ کیا ہے ۱۱ ہلاک ہو چکا ہے جیسے دیکھتے ہیں !

بھائی تو اپنے رنگ میں دیکھا نہ جانے گا

لوں کے منت دل ہی انگوں سے آئے

بھائی بنیہر آگ لگا دوں میں مل کر ۱۲ تیرے ہر جگہ جنگ میں سپہ کام کج کر

بنیہر لگاتے تھے کے نہ دیکھ کی لاج کر ۱۳ جو کہ فریاد نہی میں نہ پہنوں کی تلج کو

بھائی خدا کے واسطے تو راج پاٹ کر

کتنی کو پیچک اور تو بہت سا ٹھاکر

۱۴ ہر برس کی مس میں ہر فصل یہ تھا ۱۵ شیریں نے ماو جیتا ہنگام

۱۶ اس پر وہ جو ہم کو گورہی کا سہرا ۱۷ بیسٹا ہوا ہر طرف سے نئی گیا

۱۸ تم کو بہن مل ہے حق کے واسطے

۱۹ سوچ یہ کیا خیال ہے حق کے واسطے

۲۰ اس جگہ سے ہمیشہ چلے تیرے ہیں ۲۱ اب کشتی حیات کو مطلق نہیں نریاں

۲۲ بعد پر کرم ہے ماں کا کڑی ہر دہش ۲۳ آسان و سہل کر دیں گورہی نے طہناں

۲۴ خوش ہو کہ گولی چنہ تھارا آفر ہوا

۲۵ ماو بتا میں غصہ کر کے وہ ہم سطر ہوا

۲۶ بہتر ہے جگہ راج سے دو تھپی و دعا ۲۷ کر پڑا ہر دہش کی مرے حال چسدا

۲۸ تو تمہیں اس مرد پ میں ہر جانے دل مرا ۲۹ وہ رو کے گاؤں یاد میں اس کی یاد مرا

۳۰ ہمار میں جو تیرے رساں ہے فی

۳۱ جتا یہاں کو ساری خدائی ہے فی

۳۲ نے کہ یہ فیر ہے کلفت کا دن ہے

۳۳ کے ہاں کو کلفت کا دن ہے

و اچھا ہے میں پر نہیں سکتا یہ بے شمار
سب کا خدا جو کرے حق پرست کا خیر

گوپی چند کی بہن کا اس کے گورو سے اپدیش لینا

(سوال و جواب)

یہاں: نہ ہے فیہد و آپ کی عاتقوں کا فکر کہیں نہ کر سکرانگی۔ تب کا ایک ایک صفہ
میرے حق میں آنکھیں کا حکم رکھتا ہے۔

رشی: بیشک چونکہ کم گزرتی یہاں ایک اصول ہے اس لئے تفسیر کی امید نہ رکھنی چاہئے۔
جیسے ایک معلوم چمکے۔ مختصر و جلدی جاوے۔

ہم: آپ کے ادھر جی جواب ہی مجھے ساری زندگی کے لئے سونچنے کا ماحول دینگے۔

رضی: یہ ایک نیا مضمون ہے۔ مجھے تم سے زیادہ انبیاء میں دیکھنے کو ضروری نہیں ہے۔
اہل میں سب ہی اس ایک ملک کے مالک ہیں۔ فرق یہ ہے کہ کون کس راستے سے

۱۰۔ کوئی گھسی رقص سے اسی کی طرف ہمارے ہیں۔ کوئی کچھ درد ہمارے گھبراہٹ ہے کوئی
میں نے سنا ہے اچھا ہمارے۔ کوئی کہنے کوئی بھیجے سب کا منزل مقصود ایک ہے۔

بہن! دوست ہے تدارک سے۔ یہ کہ دنیا اور دنیا داروں میں رہتے ہوئے میں کہ اس سے علیحدہ کیونکر دکھا گیا۔ سنا جا کہ ایک محنت حق؟

رشی: آراستہ اگر مٹی میں پیوستہ ہو تو اس میں مل ہو کر یہ جانگیا نہیں اس مٹی کی پختہ
 انھیں بنا کر ایک طریق سے اس پانی پر رکھ کر پانی بہتے خشک ہو جس گڑبگڑ سے

ہیں۔ جب تک مٹی رانچے کی صورت اختیار کر کے ٹانگ کی تانچے سے نہ لے اس وقت تک یہ مٹی کی صورت اختیار نہیں کر سکتی۔ پس مٹی کے لیے دل کی سند ہی خوشنات سے دوک

www.facebook.com/groups/freeallmya

اس جگہ کے دیباچے میں چہرے اور اس کا پختہ ہونا، ممکن ہے۔
 بہن: مئی کے گزرنے کے لئے میں فریڈا کیجہ تک مشاورہ دیتی رہی ہے!
 رشی: جن دوستوں سے اپنے کو الگ کی ہے، ان جگہ کا حصہ تو بہت ہی بڑا ہے۔
 اس سے زیادہ بڑی مئی کی مئی کو برادری۔

بہن: تمام ہمارے کا مول کیا ہے؟

رشی: وہ بہن!

بہن: وہ بہن میں نہیں کہوں نہ کی گئی ہے!

رشی: اس کے لئے کیا گئی ہے، سو وہ ہو گئے ہیں کتنی ہے۔

بہن: سب سے بڑی ہوشیار کی کیا ہے؟

رشی: اپنی کو دیکھنا اور چاہے وہ شہر ہو چکے ہیں، انیسویں: ذکر کے پچھلے۔

بہن: کن انوں پر قابو پانا چاہئے؟

رشی: جسم، کان، آنکھ، ناک، زبان۔ پانچوں حواس، زمین پر۔

بہن: تمام احسانوں کے کہیں سے غصہ پر بیٹے قابو پانا چاہئے؟

رشی: زبان پر! یہاں ایک تھیان ہے جو آپ کو کاٹتا ہے۔

بہن: دوست کس کا رشتہ چاہئے؟

رشی: صلہ، احسان اور مادی انسان کا!

بہن: کس چیز میں مدد کرنی چاہئے؟

رشی: آ۔ نیک۔

بہن: کمر کے لئے تعینت افق نہ چاہئے!

رشی: وہ بہن کے لئے ہے، مگر ان کے لئے ہے!

بہن: وہ بہن کے لئے ہے، مگر ان کے لئے ہے!

رشی: نہت دست کل!

بہن: کیا چیز ترک کرنا چاہئے؟

رشی: تمام لوگ اور سب سے بڑا لوگ خودی!

بہن: کیا چیز حاصل کرنا چاہئے؟

رشی: گن!

بہن: سب سے بڑے گن کو نئے تیر:

رشی: صبر کرنا۔ میت چٹ۔ بیت۔ دھیر چٹتی سے کوہ لپٹا!

بہن: کمال گن کیسے حاصل کر سکتے ہیں؟ اور لوگ کیسے چھوٹ سکتے ہیں؟

رشی: گن کے گن اور لوگ کے لوگ بچا رہے تھے!

بہن: انکی امان کی گنجی کیا ہے؟

رشی: دستہ بازی!

بہن: جھگڑا کیسے پیدا ہوتا ہے؟

رشی: دستہ جنگ ہے!

بہن: روحان زنگا کے لئے کیا ساجھ ضروری ہے؟

رشی: عواکس پرنا، پونا، لوہیت کی صفائی!

بہن: ہر ایک کی ابتدائی پانی کیل ہے؟

رشی: منصف مزاجی! سنیست کوست، دوست کوست بھگت

بہن: دیر پاگ کیا ہے؟

رشی: قانون تبدیل کو پختہ!

بہن: دوسری کونسی چیز ہے؟

رشی: دوسری کونسی چیز ہے؟

اور مجھ کے پاس ہی رہے اور ان کے لئے رہا۔

میں نے کونہ سے کہے ہیں نہ اب ان کی نگاہ میں وہی ہے!

رشی: جتنی حرصت میں اینٹ کو اینٹ کہہ مانا تو اس کا حصہ نرم ہو گیا اب بھی ہرگز ریت میں۔

اس سے فائدہ پہنچنے کی ضرورت ہے۔

ہیں۔ انہیں یہ سنا کہ کون ہے؟

ریش: لکھو !

جیسی اللہ یا میں جیسی کہیں نہ کر رہے !

بیش! کتے کی خدائنگی ہے۔ سورہ برہگہ کی سکنی ہے۔

میں اب سے بڑا ہوشیار بن گیا ہے !

شہزادہ کو حیدر نے بتا دیا کہ وہ اپنی بہن کے پاس نہیں جاسکتا۔

جیسی کہ جنوں پر تو بڑھ چکا ہے !

بانی: جسم بکلی۔ نگہ: آراہ۔ پانچوں حواس اور عقل پر۔

بہن! تمام حضائیر کے کہیں سے حضور پر پیسے تو بردا نہ چاہئے ؟

دلی: اہل ایں ہر ایک تھیارے جہاں اکاں ہے۔

یہاں دوست کس کا رہتا ہے؟

لش، صلوات اللہ علیہ اجمعین کی دعا کا !

ہیں، جس میں عسکر کا ہاتھ ہے۔

وہی : ہاں، ہاں !

ہیں! سر کے بے حکیت انہی ہائے!

BOOKS 22
www.freefamilyatbo.com

www.groop.org.uk

رشی: نہت و مست کی!

بہن: کیا چیز ترک کرنی چاہئے!

رشی: تمام ملکی اور سب سے بڑا لوگوں خودی!

بہن: کیا چیز حاصل کرنی چاہئے!

رشی: حق!

بہن: سب سے بڑے حق کرنے ہیں!

رشی: میری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ میری بات سے کام لینا!

بہن: کئی حق کچھ حاصل ہو سکتا ہے! اور لوگوں کچھ چھوڑ سکتا ہے!

رشی: حق کے حق اور لوگوں کے لوگوں پر ہونے سے!

بہن: نیکی، اچال کی لگنی کہا ہے!

رشی: رہ سنبھاری!

بہن: ایجنسی کیسے پیدا ہوتی ہے!

رشی: بہت جنگ سے!

بہن: اور وہ ان لوگوں کے لئے کیا سلاسن ضروری ہے!

رشی: حواس، زبان اور جہت کی صفائی!

بہن: وہ ایک کی بات لہجہ لہجہ کیا ہے!

رشی: نصیحت مڑی! بہن سے! وہ سب کو است بہت

بہن: وہ رگ کیا ہے!

رشی: قانون تبدیل ہو گا!

بہن: اپنی درجہ کی اپنی داور و نہائی ڈانگو کو کسی سری شہرت کیا ہے !

رشی: اسباق مجنم ہوتا !

بہن: کس کی شکستیں کتنا چاہئے !

رشی: امر جن کی !

بہن: کہاں !

رشی: اندر اور باہر !

بہن: وہ دکھائی کیوں نہیں دیتا !

رشی: پانی میں نمک چمکنے سے ہی معلوم ہوتا ہے !

بہن: امر جن کی شکستیں سے کیا ہوتا ہے !

رشی: جو نمک کو پانی میں ڈالنے سے !

بہن: چشم بہن کو کونسا پردہ بند کر رہا ہے !

رشی: خودی اور سب سے جا بھری !

بہن: تپیدا کنندہ اور پیدا شدہ کی کیا فرق ہے !

رشی: جو گنگا جل کے پتے ہوتے پانی اور تیل کے بند گنگا جل ہیں !

بہن: تمام ہنگت میں ست کیا ہے !

رشی: جہاں ت میں روح جسم میں اس سندر میں پرانا !

بہن: ست اور ست میں کیا فرق ہے !

رشی: جو روشنی اور سایہ ہیں !

بہن: شونگی کب تک ہے !

رشی: جب تک خودی کا کارڈ !

بہن: خودی کیسے دودھ !

رشی: غور کئی ہے !
 بہن: پھر دنیاوی کام کیسے ہوگا ؟
 رشی: ہری شش لے کر ! جسے پانی بے بیوں پر کر چکا ہے !
 بہن: اس کی تیاری کیسے ہو ؟
 رشی: تباہ ہے !
 بہن: اب سے اعلیٰ مندر کرنا ہے ؟
 رشی: گھٹ !
 بہن: تو کیا ! ہر کے مندر فٹنرل ہیں !
 رشی: وہ صورت اس کی یاد دہانی کے لئے ہیں ۔
 خزانہ دیکھ سے بڑھ کر ہے ہوا مسودہ + جگر کو ایلنگسہ قبضہ خاکتے ہیں
 بہن: اس مندر تک کیسے پہنچ سکتے ہیں !
 رشی: جہاز اشقات کے قتل ٹوٹنے سے !
 بہن: خواہشات کیسے دور ہوں ؟
 رشی: دیرانے اُن کے لئے ہے !
 بہن: میں کو دوست ہیں اور دشمن بھی کہا ہے ۔ کیسے ؟
 رشی: قحاح کا دوست اور مندر کا دشمن !
 بہن: عقل کس چیز سے خواہ بہم تو ہے ؟
 رشی: پہلی گتسزوں سے یعنی کام ، کو دھو دھو ، تہہ و بھکر ۔
 بہن: سب سے بڑا گتسزی کون ہے ؟

رشی: سنکھپ اور بڑ سنکھپ پر لڑا، اسے ارادہ ہے۔

بہن: ایشور کی پاد کب پیدا ہو سکتی ہے

رشی: جب تمام دستوں سے اپنا ہر جائے

بہن: ویراگ کیسے پیدا ہوتا ہے؟

رشی: دست اور آشت کے پھار سے!

بہن: واقعی طور پر دنیا کو تو ہی کب متنبہا جاتا ہے!

رشی: اس کی اہیت جاننے پر!

بہن: تمام دکھوں کی بنیاد کس پر ہے!

رشی: خود غرض پر!

بہن: خود غرض کی بنیاد کس پر ہے!

رشی: اپنے کار پر!

بہن: اپنے کار کی بنیاد؟

رشی: خود دیا پر (عاطفی)

بہن: شکہ اور دکہ کیا ہیں!

رشی: اعتدال سے گزرتا!

بہن: اسی شکہ اور دکہ کیا ہے!

رشی: میل اور طلحہ گل!

بہن: یہ مساوی افزائی کیسے ہوتی ہے!

رشی: طبیعت کے کسی طعن راغب ہونے یا نافرمانی سے

بہن: خود کو دکہ کیسے کہتے ہیں!

رشی: شکہ کے یہ پانچ ہیں

بہن: کرم کیسے ہوتے ہیں ؟
 رشی: خیال ہیج - دعا - پودھ کی کٹ - خواہشات شہس - کرم پھل +
 بہن: افعال کنسی اقسام کے ہیں !
 رشی: دو - بائنا اور بے مٹا !
 بہن: بائنا کونسی ہیں ؟ یعنی نیک کام کے اور نچا بے مال اور بجا خواہش نیک کام کرتا -
 رشی: جن میں خواہشیں مثال ہوں یہی کرم بنتے ہیں +
 بہن: بے دعا کونسی ہیں ؟
 رشی: بجا و استنا کے !
 بہن: یا دعا افعال کی کنسی قسمیں ہیں !
 رشی: تین -
 بہن: کونسی ؟
 رشی: فعل کر کے - خواہش کر کے - خیال کر کے +
 بہن: ان کو جگتان کیسے ہوتا ہے !
 رشی: اپنے مرنے پر !
 بہن: کیا گیان بڑا سادہ ہے ؟
 رشی: جیسے برات ہین ڈولھا !
 بہن: گیان جگتی اور کرم کا عشق الہی سے کونسا ہے ؟
 رشی: عین عشق کی واکھیت جگتی عشق اور کرم ہین کی خدمت ہے !
 بہن: عشق الہی کے کتنے درجے ہیں ؟

رشی: اس کشت کی خبر پہل میں گشت کو بھول ہوتا !

بہن: دیکھنا !

رشی: آپ کو بھول جانا !

بہن: ہمیں !

رشی: اصل !

بہن: اس کا رستہ کہاں ڈھونڈنا چاہئے !

رشی: اپنے اند !

بہن: جسم میں آکا کچے ہے !

رشی: پیسے، دودھ سے کھنکھن، دودھ سے کھنکھن، تو مجھے چاہئے !

بہن: نہات اور دنیاوی خواہش میں کیا فرق ہے !

رشی: جو رشتہ اور اتنا جیسے ہی !

بہن: ہر کم کا آئندہ کیا ہے !

رشی: جے ہو وہی پہلنے !

بہن: ہر کم کا مختلف شکل میں کچے کچے ہے !

رشی: جیسے ہانڈا کا بدن، دھات، دھات، دھات، دھات، دھات !

بہن: لا تھیر کون ہے !

رشی: آیت !

بہن: انکوں !

رشی: یہ وہ منات ہونے کے !

رشی: یہ وہ منات ہونے کے !

رشی: منات، منات، منات !

بھین۔۔۔ سب کو کہتا ہے کہ اس کی سلاست کیا ہے؟

دشمنی: دہمیرے اندر کو دہمیرے !

بھن: گوانی دنیا کیسے رہتا ہے؟

رشی: ہجے رشی میں کر بھی شکل عالم رکھتی ہے !

بہن: آٹا کی تعریف کیا ہے !

شماره ۱۰۰ - مرداد ۱۳۵۱

بہر حال جو کت کا کی شریف ہے !

شہزادہ کا کہنا ہے کہ

بکرم الشکر کے نمبر مرخصیات کا ہے آئیں۔

[illegible]

پس از آنکه این کارها را تمام کرد، به سوی خانه بازگشت.

شماره پنجم

میں نے اس کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا۔

پیش رو گامی!

وہاں پہنچا تو وہاں کے لوگ اس کی طرف سے

ہاں! ایک پریکٹس اس کا ہے۔

وہی: وہی کی اور بیت: دولت ہے:

بہن: جلد موت۔ سارسی انہی کی طرف ہے ؟

رنگی: بے خبری بہت سی کم یا زیادہ عرصہ۔

پہن: ہر عالم کب پرستی ہے ۱

Free Family at Books

FREE AMLIT/...
facebook.com/groups/amlit/

رشی : شکوہ اور آگوشے فرمے !

بیہن : دو جہان کے واسطے آگوشاں ہوا ہے ؟

رشی : جی ہاں !

بیہن : جب بڑے اور چھوٹے والے ہوتے تو کیوں نہ ہو میں بھی !

رشی : زندہ اور مرگہ اور کھڑے اور گھڑے اور کھڑے اور گھڑے !

بیہن : پھر رونا کی نسل ہے !

رشی : مشغول سر میں سے ہر کھٹم ہر کھٹم کی مشغول !

بیہن : قانون کی تہ سے تہ کی تہ کی تہ کی تہ !

رشی : ہذا نسل کے وقت ہذا نسل کا خیال اس سب کو فراموشی سے ہٹا کر ہے ۔ ان کا نسل

نہیں ہوا ہے !

بیہن : جیت کر میں کیسے ہو سکتا ہے !

رشی : انصاف کے نتیجے سے بے نفع ہونے پر !

بیہن : تو کون سے کیا مراد ہے ؟

رشی : چت کی محنت ، حسی !

بیہن : گوہر کون ہے !

رشی : جو نوہر ہنتم پر !

بیہن : کیا ہرک حیا دار دنیا کی ! ہر ناخواری ہے !

رشی : اور وہ سے کوئی کھانا ہے تو پہلے گئے جس کے جسم سے جو کھانا منسوب ہے ۔

بیہن : راجہ کی کیا خواہش رہتی ہو !

بیہن : راجہ کی خواہش !

FREE AMLIYAAT BOOKS... pdf
facebook.com/groups/freeamilyaathbooks/

رشی : اگت ہو، میں ہے نور و نیل مرنا :

بہن : سادھو کی مثل ؟

رشی : آپ کو چھاننا !

بہن : سادھو کاں کیسے ہو ؟

رشی : طانت !

بہن : سادھو کی ہاتھ کیسے ہو ؟

رشی : سم دیہی اسی سب کو برابر دیکھو خود دست پر خود رشی

بہن : سادھو کا کم کیسا ہو ؟

رشی : فانی دانگ !

بہن : سادھو کے لئے سوزوں کیا ہے ؟

رشی : کچھ نہیں !

بہن : سادھو کا مذہب کیا ہے ؟

رشی : حلق !

بہن : سادھو کی زندگی کیسے بسر ہو ؟

رشی : اس کے پریم رنگ ہی رنگی ہوں !

بہن : سادھو کا آسوا کیا ہے ؟

رشی : فنا !

بہن : سادھو کی کثرت کیا ہے ؟

رشی : سادھو !

رشی : ہر شے کے پاس جو ہے اس کا نام ہے سادھو !

۸) کاموں کو اپنی طرف نسبت نہ دے اور کسی کو کہہ دے کہ اس کا کام ہے۔ اس کو نیگ کہتے ہیں۔

۹) ہر کام میں اپنی ساس کا روکنا۔ یہ بد عمل ہے۔

۱۰) پیش رو کی جگہ پر ہم دبا ہوا ہے۔

۱۱) پیش رو کو جو جھڑپ سے قبل کرنا یہ بڑی دولت ہے۔

۱۲) خدا کے رازوں کو سمجھنا۔ یہ دوزخ ہے۔

۱۳) دیکھ کر کسی سے بدلہ لینا۔ یہ کام ٹھیک ہے۔

۱۴) ہر کام میں ہر شخص کے بچنے اور پھٹنے ہے۔

۱۵) جسم کی قید میں رہنے والے کو رکھنا ہے۔

۱۶) عزت میں جو غواہش ہے۔ یہ ہم دیکھ ہے۔

۱۷) خدا کی محبت کا پائندہ برہمان۔ یہ مذہب ہے۔

۱۸) ست گئی کا اونسے ہونا۔ اس کا نام سرورگ ہے۔

۱۹) ہر گئی کا اونسے ہونا۔ یہ ترک ہے۔

۲۰) پیش رو پر تاج اور گورد و شستہ داریں۔

۲۱) ہوش کا سرور ہے۔ یہ گڑبہ ہے۔

۲۲) چت کی بے قراری ہے۔ یہ آپ بخت ہے۔

۲۳) برحق نہ ہونا۔ ہمیشہ مست ہونا۔ یہ نرن میں غار ملی ہے۔

۲۴) ہر شے کی شے کی شے سے گلیاں کا ہوش ہے۔

۲۵) ہر شے میں ان پنے سے ہر کام کا ہوش ہے۔ ہر دھار میں ہر کام سے ہر کام کا

ہوش ہے۔ ہر شے میں ہر کام کا ہوش ہے۔ ہر دھار میں ہر کام سے ہر کام کا

ہوش ہے۔ ہر شے میں ہر کام کا ہوش ہے۔ ہر دھار میں ہر کام سے ہر کام کا

ہوش ہے۔ ہر شے میں ہر کام کا ہوش ہے۔ ہر دھار میں ہر کام سے ہر کام کا

ہوش ہے۔ ہر شے میں ہر کام کا ہوش ہے۔ ہر دھار میں ہر کام سے ہر کام کا

ہوش ہے۔ ہر شے میں ہر کام کا ہوش ہے۔ ہر دھار میں ہر کام سے ہر کام کا

ہوش ہے۔ ہر شے میں ہر کام کا ہوش ہے۔ ہر دھار میں ہر کام سے ہر کام کا

۱۰۰: یہ بیکسک بچا کر رہے۔ اس دانگلے سے پاک و صاف بکھرے

۱۰۱: کم کھانا، کم سو، پاک، بر، کم بول

۱۰۲: غنودہ رہنا بہتر ہے، نہ صکری عات سے

۱۰۳: اپنا طریق زندگی مناسبت میں لاؤ

۱۰۴: کوئی کام ہندی اور جوش سے مت کر د

۱۰۵: انصاف پسند بنو

۱۰۶: اپنے ہتھیار بکھڑ کو بناؤ

۱۰۷: بچائے جسم کے نقص کی بیسوی چاہو

۱۰۸: کوئی کام ایسا مت کرو جو جسم کے شہر کے راجہ کے خلاف نشان ہو

۱۰۹: ہمیشہ پسندی اور ترقی آسانی کو چھوڑ دو: یکبھی وقت پر نہیں پہنچے رہیں

۱۱۰: اپنی اصلی ضروریات اور خواہش سے پیدا ہونی ضروریات میں ہمیشہ تیز کر رہو

۱۱۱: دنیا کے پانچوں میں سے اتنا بھگ کر رہنا جسم کے قائم رکھنے کے واسطے ضروری ہے

۱۱۲: زندگی کا گناہ حلال ذلہ میں سے پراناچے بیٹے نہ کو حرام سے

۱۱۳: حرام کی کمائی کھانا ہوا آندہ اور ملک کی بحالیت کا باعث ہوتا ہوا اس سے پرہیز کرنا چاہیے

۱۱۴: کبھی فتح کے خواہشگار مت ہو

۱۱۵: اپنے طریق زندگی میں کمالات اور خیالات کو پاک رکھو

۱۱۶: سرحد و طاقتوں کو درست رکھنے ہی میں اور طاقتیں آتی ہیں

۱۱۷: دینی درجہ کا استقلال اور برداشت ہونا چاہیے

۱۱۸: پاؤں کسی غلط راہ پر نہ لگیں

۱۱۹: اتنا آؤں سے ہمیشہ تیز کر رہو کہ اس میں نہ پائیں

۱۲۰: کھانوں کو کام کے لیے نہ لیں

- ۱۰۲) جو اس کا پرخش ایضاً کے جیساں سے جٹ ہا ہے +
- ۱۰۳) جب تک اس نے جی سے پاؤں نہ نکال کر رکھ لیا ہے +
- ۱۰۴) اچھا رہا عقل سلیم کو بناؤ نہ کہ جاس کر +
- ۱۰۵) اس نے چیزوں کی نگاہ سے طبیعت کو اپنی چیزوں کی نگاہ میں تبدیل کرتے رہے +
- ۱۰۶) ہر وقت شانت رہو +
- ۱۰۷) کسی کوئی ناکام یا کسی کی نسبت بُرا خیال نہ آنے دو !
- ۱۰۸) غصہ نہ خیال کرنا چھوڑ دو اور ہر کام میں کیسوی کا اہمیاں کر دو +
- ۱۰۹) اپنے میں مسکایا خوشی۔ تاہم غرضی اور غرضی ملی پیدا کرو +
- ۱۱۰) غیبات، خواہشات اور اعمال کو قابو میں لاؤ +
- ۱۱۱) اس کی ہانچ سے کن قابو میں آتا ہے +
- ۱۱۲) واجب تک پہنچنے آپ کو ملک پہنچے ہر اس وقت تک کہ نہ لوگ ہی سکے ہو +
- ۱۱۳) واجب تک تم آیت ہر دلوں کی طرف راغب رہو گے بہت کو نہیں پا سکتے +
- ۱۱۴) زندگی و آرام کی خواہش نہ ہو جس کی سب کا خیال نہ ہو کہ اس دست پہ چڑھ کر رہے !
- ۱۱۵) آخرت کو چھوڑ کر نہت کو چاہو !
- ۱۱۶) انور روحانی کو ہمیشہ بجا رہو !
- ۱۱۷) نہت اور استیعنی روح عودہ کو بجا رہو !
- ۱۱۸) جب تک میں میں ہاگ اور دہل ہے تب تک وہ راگ نہیں ہو سکتا +
- ۱۱۹) راگ اور دہل اس وقت تک عود نہیں ہو سکتے جب تک وہ راگ نہ بجا ہو +
- ۱۲۰) راگ و دہل کے مسئلہ کو دیکھو اس دست کہ پہلی برکت ہے حاصل نہ ہو یہ اس شخص

۱۰۰۔ ہاتھوں کے ٹھٹھے سے پہلے لڑیں۔

۱۰۱۔ صرف شانت ہی میں ہی اصلی دشمن پیدا ہوتی ہے۔

۱۰۲۔ شانتی کے بغیر ہر مل جلے شردہنی بڑھتا ہے۔

۱۰۳۔ ملی بھج ہمارا، غشت کی چند سے ہر شیلہ۔ وقت گزر رہا ہے۔

۱۰۴۔ ہاں ہی سب کو گوند کر۔

۱۰۵۔ ایتھ پائرس سے بڑے قاتل کے بھیل کو دھک دے۔ اچھا کام کرنا اور اچھے سے پہچنے کو تیار ہو۔

۱۰۶۔ منہ سے پھل کے دھیل کو دھک دے اور شام کے پانی سے دھو۔

۱۰۷۔ میٹھی ہانی کر دین اور رشتہ بازی کی جیسے کوہ پکن اور بدستیا کا میل جان کر۔

۱۰۸۔

ہری برس پکھ کو۔

۱۰۹۔ قرین اور نہت کا شیلہ کی طرحی سے کانوں میں سے محفل دور ہر گہری کے گتھی کو۔

۱۱۰۔ ہر گہری کی ساری مل کر جو بھیل کی تہ کر لکھاؤ۔

۱۱۱۔ اس کے تیر تھو میں شیشی کے پانی سے استنان کر۔

۱۱۲۔ کرین کا اس سے بڑا اور ہر گہری کی خوشبو لگاؤ۔

۱۱۳۔ اہریت دینا نہا۔ شہد کہ میں سے نہ کبھی بھوک گئے اور نہ ہی جو۔

۱۱۴۔ سارے جو کو لکھاؤ۔

۱۱۵۔ ہر گہری کی ہنسی حاصل کرنے میں تھکاؤ۔

۱۱۶۔ ہر گہری کو دھج دھج اس کی بیلہ۔

۱۱۷۔ طازمت اس کی کر دھج سے بڑا مالک کر لے۔

۱۱۸۔ محبت دینا کو دھک دے اس کی بیلہ بناؤ۔ بدستیا کا قلم بناؤ اور دل کے کاغذ پر ہری اوم نام لکھو۔

۱۱۹۔ ہر گہری کی ہنسی حاصل کرنے میں تھکاؤ۔

۱۲۰۔ ہر گہری کو دھج دھج اس کی بیلہ بناؤ۔ بدستیا کا قلم بناؤ اور دل کے کاغذ پر ہری اوم نام لکھو۔

۱۱۱) (۱) ہم انہی مائل کر۔ ہری مانگ نہ ہو۔ ہری کے رنگ میں رنگ بونی رنگا پر کر۔
 لہنے سے ہر ایک کو لہلہ جانو۔

۱۱۲) (۲) جہانت سے زیادہ کوئی جہنم میں لاد گیا ہے۔ بڑھ کر کوئی روکشی نہیں۔

۱۱۳) (۳) سن کی فتح سے بڑھ کر کوئی فتح نہیں۔

۱۱۴) (۴) بے گزاری سے بڑھ کر کوئی وصف نہیں۔

۱۱۵) (۵) حواس پر قابو نہ لے سے بڑھ کر کوئی پیدائی نہیں۔

۱۱۶) (۶) ہم سے بڑھ کر کوئی نشہ نہیں۔

۱۱۷) (۷) زبانی سے زیادہ تیز کر کوئی حوالہ نہیں۔

۱۱۸) (۸) دل سے زیادہ کوئی بے قرار نہیں۔

۱۱۹) (۹) است سے زیادہ کوئی تپ نہیں۔

۱۲۰) (۱۰) ظاہر میں دیکھنے سے بڑھ کر کوئی دلدہ نہیں۔

۱۲۱) (۱۱) تپ سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔

۱۲۲) (۱۲) جہنم سے بڑھ کر کوئی جہنم نہیں۔

۱۲۳) (۱۳) حق سے بڑھ کر کوئی حق نہیں۔

۱۲۴) (۱۴) ہری نام سے بڑھ کر کوئی جہانگیر نہیں۔

۱۲۵) (۱۵) حق سے بڑھ کر کوئی قانون نہیں۔

۱۲۶) (۱۶) کام کر دہ سے بڑھ کر کوئی نالہ و دیکھ کر نہیں۔

۱۲۷) (۱۷) حق سے بڑھ کر کوئی حق نہیں۔

۱۲۸) (۱۸) حق سے بڑھ کر کوئی حق نہیں۔

۱۲۹) (۱۹) حق سے بڑھ کر کوئی حق نہیں۔

۱۳۰) (۲۰) حق سے بڑھ کر کوئی حق نہیں۔

۱۳۱) زکوة سے بڑھکر کوئی بے لڑائی نہیں۔

۱۳۲) محب کوئی سے بڑھکر کوئی محب نہیں۔

۱۳۳) تنگ دل سے زیادہ کوئی تنگ جگر نہیں۔

۱۳۴) موت سے بڑا کوئی تہل نہیں۔

۱۳۵) خابث سے زیادہ کوئی آگے والی چیز نہیں۔

۱۳۶) آسمان سے بڑا کوئی گنبد نہیں۔

۱۳۷) دنیا سے بڑی کوئی سلوٹ نہیں۔

۱۳۸) علم کے دامن سے بڑھ کر کوئی دامن نہیں۔

۱۳۹) علم کے دامن سے بڑھ کر کوئی دامن نہیں۔

۱۴۰) نفس سے بڑا کوئی دشمن نہیں۔

۱۴۱) حسد سے زیادہ کوئی ملین نہیں۔

۱۴۲) ریاکاری سے بڑھکر کوئی لڑبہ نہیں۔

۱۴۳) حق سے بڑھ کر کوئی خیر نہیں۔

۱۴۴) دو ایک سے بڑی کوئی کسر لی نہیں۔

۱۴۵) جسم سے بڑا کوئی قیودمان نہیں۔

۱۴۶) راجہ سے زیادہ کوئی چیز نرم نہیں۔

۱۴۷) کچھ سے بڑھ کر کوئی روغن نہیں۔

۱۴۸) شادی سے بڑھ کر کوئی پناہ نہیں۔

۱۴۹) غریب سے زیادہ کوئی چیز طراغ نہیں۔

- (۱۶۱) خردی کے تیگ سے بڑھکر کوئی تیگ نہیں +
- (۱۶۲) کھلم سے بڑھکر کوئی چھید نہیں +
- (۱۶۳) دل آزاری سے بڑھکر کوئی غم نہیں +
- (۱۶۴) سنوٹکے سے بڑھکر کوئی دھبہ نہیں +
- (۱۶۵) اکساری سے بڑھکر کوئی رتبہ نہیں +
- (۱۶۶) شیریں کلامی سے بڑی خاموشی نہیں +
- (۱۶۷) دھجج کے مشعرہ کوئی بنیاد نہیں +
- (۱۶۸) ترشٹنلے سے بڑھکر کوئی رنگ نہیں +
- (۱۶۹) بھرم سے بڑھکر کوئی چیز کا طلق نہیں +
- (۱۷۰) بخور دستائی سے بڑھکر کوئی بے جانی نہیں +
- (۱۷۱) خوش غلانی سے بڑھکر کوئی زہر نہیں +
- (۱۷۲) برا داشت سے اعلیٰ کوئی وصلہ نہیں +
- (۱۷۳) سادہ سے بڑھکر کوئی سیر نہیں +
- (۱۷۴) زندگی سے بڑھکر کوئی سفر نہیں +
- (۱۷۵) اپنے جہول کی جنبش کرتے والے سے بڑھکر کوئی محض نہیں +
- (۱۷۶) اپنے آپ کو سہلے سے بڑھکر کوئی اعلیٰ نہیں +
- (۱۷۷) ہمدردی سے بڑھکر انسانیت نہیں +
- (۱۷۸) ایک محبت سے بڑھکر کوئی محبت نہیں +
- (۱۷۹) خواب غفلت سے بڑھکر کوئی خواب نہیں +
- (۱۸۰) بے ہوشی سے بڑھکر کوئی بے ہوشی نہیں +
- (۱۸۱) نفس کی غرض سے بڑھکر کوئی غرض نہیں +

۱۳۱۔ اہم سوال اہل حق سے بدعکاسی کوئی منہا نہیں ہے۔

۱۱۰۳) لہذا آپ میں جو ہونے سے سزا رکھنا خوبت نہیں +

(۱۰۵) اپنی کوشش سے بہتر کوئی کام نہیں +

۱۰۰) اگر وہ بانی اور گروہ بانی اور اپنا فیض پھر بوجہ ان کے شکر کام کا ان کے شکر کی تہنیت کا کرے۔

اس کام میں کوئی غلطی نہ ہوگی +

۱۰۰) اہل بیت سے بہتر کونسی امت ہوگی؟

۱۰۰ گروہوں کی رہنمائی ہے۔

(۱۰۰) نوکر، بھٹاے میٹر کر کے کامیابی نہیں۔

۱۱۲) جتنا کہ بڑا کوئی سادھن نہیں ۔

(۱۰۹) پڑا ہے چڑھ کر کوئی نہ کہہ داکم نہیں +

۱۹۶۱ء میں نے پاکستان مطلوب نہیں +

برو است هم جری اوم جری اوم جری اوم •

၂

اے بھائی! تم کو کھاست مار گئی تیری زندگی بچاؤ اور بچ گئی سہلی

سپین دست پٹے سناوے میں منزل من میٹھا ست پٹے دھاری

دیادِ محرم پریمِ تیاگ بیٹھا بٹھے مجھ کو کس دی گئی مست ماری

آپ بڑے ایسا گرجت کرے جو کل تیسویں کے سفر تیری

FREE AMLIYAAT BOOK
book.com/groups/freeamliyaat

ہم پر چڑھیں گے کیا کہ جہاں دوسروں نے تہمتیں لگائی تھیں وہیں اب ملو
کونسا کہ وہ آگاہی کے لئے خود کے لئے اور ان کے لئے مال پائیں اور سزا ملے گا کہ ان کے لئے اور ان کے لئے
مشیتوں نے انہیں جوئے میں لے کر لیا تھا کہ ان کے لئے ان کے لئے اب ان کے لئے ان کے لئے
کی چھائی کے لئے اور ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
یہ تو جانتا تھا کہ ان میں سے ایک نہیں ہے مشیتوں نے ان کے لئے جہاں ان کے لئے آپ کی جان کا
حق نہ کر لی کہ دوسروں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ان مشیتوں کا رخصت ہے کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
دوسروں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

سو کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
دوسروں کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

یہ میں لکھا ہے کہ ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

کا ہونا اور یہی ہے مسئلہ جس میں میں نے یاد دہانی کی ہے اور فرمایا کہ جب یہ ہو تو وہی حد تک
اس میں سے کھانے کے موافق ہوگا۔ بندہ جتنی بھی دیا یا دہم کا قصہ غالب ہے لیکن اکثر وہاں
دیکھا ہے کہ بندہ جاتی اور بندہ خوش دیا کا منہم خطہ کھنڈ میں وہ اکثر دیکھے حسنِ خفا کا
تخلیوں میں الجھ جاتے ہیں۔ جیسا کہ خود خواہی کے موافق پر طوب و ماجرہ مقروضوں کا خون چھینے
ہیں اور ہر گز نہیں کرتے۔ روم کا دل میں خیال ہی نہیں آتا۔ لیکن اس دیا کے سنے ہر گز یہ نہیں کہ
دندانِ مانیوں کو دودھ چونا پھرے۔ کینے کو کوشوں کے ہون میں پاؤں لگا کر اور کھینچنا
سے۔ کھنڈوں اور کھنڈوں کی رکشا کرے اور گر و گدے دینے دینے جانوروں کی رکشا پانا
کرت ہے۔ بندہ دل لہجوں اور کٹوں کی خاطر سنوں دانی نالغ کرے لیکن تپتے پتے برستے
کوپانی کا پتھر بھی نہ دے۔ اور اسے اور ضعیف مقام تک خبر تک نہ کہ وہ جیتے جی رہتے
میں۔ ان کے گھر کھلے کہ کھڑے ہیں۔ یہ آہستہ آہستہ دیا یا دہم نہیں جب تک انسان
کا رکشا کا پریم جہاد پر گشت نہ ہو۔

دیکھا پنڈتوں میں کھانے کے پہاڑا فرمایا ہے کہ وہ پرسش مجھے پیارا ہے جو مجھ
ماجو جاتے۔ ہذا ایشور کی نظر میں وہی آدمی تیرہ دہ پیارا ہے جو اپنے مسجداً اور مسجداً
سے ایشور کے زیادہ مشابہ ہو جس نے وہ دیکھا ہو جس نے اپنی زندگی پر مشور کی پرستار میں
گھڑی پر مشورہ نہایت کہنے کی آگشش کو کہ کھانے کا ہے اس کے بانی اور
آج کل کیا ہیں۔ انک کی پرستد کہ اسے انسان کیسے اللہ کہہ کر انک کے سانس میں رکھتا
ہے۔ اور وہ کیسے اس کی زندگی ماموں کرتے اس کا پیارا ماں پیار ہے۔ اور انک کی پرستد
اس میں رکھتی ہے۔

ان احادیث کا جواب سن سنا میں دیا گیا ہے۔ پسا انا پریم ہے جو پریم میں رہتا ہے
میں بابا پریشور کا پریم سرور ہے اور اس کا جواب سن سنا میں دیا گیا ہے۔
https://www.facebook.com/groups/freefamilybooks/

تھوڑے سے تھوڑے کے لیے

پرم کیا ہے؟ اس کا جہاں پر پرم جاس میں اس طرح ہے۔ دست چت آئندہ تو گئی جہاں
اور غصے پر کاشش اپا دی وہ یہ چاروں کی کر پرم کیا دی۔ پرم اس کے انکسیر پائے
پہا تھا پرم کا چیلے ہے اس نے پرم سے۔ یہ چاروں دست چت آئندہ تو گئی جہاں
تھی میں۔ یہ چاروں کی کر پرم کھٹے میں۔ جہاں پرم ہے وہاں یہ چاروں کی کر پرم
۔ جب سوال ہے کہ انسان میں یہ پرم کئی کچھ پیدا ہوا؟

۔ اس کا جواب بھی کھٹن نہیں ہے جی جیے گرم ٹے کے چوٹے سے یا خود کسے
سے ہم میں گری کر گئی ہے دیے جی میں بدل پش میں منگوہ ہا تمام کر پرم
کی کھٹ کے سے سب کو کی جاتی ہے کھٹ کی کھٹ کردہ پیدا ہو گیا کرتی ہے۔
جو تھوڑے کے اس پہلے کا تھوڑا ہو جائیگا۔ نیک ہونے کے لیے تھوڑوں کی محبت چاہئے۔

شدھ پادیش

وینا جب بڑا ہے کہ جس میں کھٹے۔ ۔ کئی کا بدل نیک ہے جی جی کی بات ہے
میں کھٹا ہوئے پہل پہل کھٹا ہے۔ ۔ تمام کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے
کھٹا نہیں کر نیک ہے یہاں کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے
کیا کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے اس کھٹا ہوئے
خوفی شروت کر دئی سب چھٹا ہوئے۔ ۔ کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے
کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے
کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے

کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے
کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے
کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے کھٹا ہوئے

گنپت اپنی درہنہ کا۔ جیسا کہ گھوڑا کا کھربنگ گھوڑے کی گتے پر بنے رہتا ہے۔ جیسا کہ
گیا تو بس ہو گئی۔

جس شخص کا دل پریشان ہے، وہ کوئی پیام کہے یا نہ کہے سب کا حکم کرتا ہے اور خواہ وہ
بیکار ہو یا شاہی کام کرنے کی تھکاوٹ یا کثرت سے سلوک ہو تو یہی ہے جس طرح کوئی شخص
پتے میں کوئیں کے اندر گرا ہوا ہوتے ہیں اس کی عجیب و غریب خواہ وہ بیٹا ہو یا بیوہ
جو شخص کچھ بے کی طرح اپنے ایک پادوں حرکت سے بہت افسوس اور اندیشوں کی
سے روک رہا ہے وہ گیانی ہے۔

سری کرشن جی جہاں تک کہ اسے ارجمند ہیں اس کی اندیاں دوسری ہیں، اسے
وہیانی کی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کا جت نام نہیں۔ اس کو کوئی پاپ نہیں ہوتا۔ اسے
جس شخص کی اندیاں بننے کے اور چھ ہیں۔ وہ من اگر ہی ماننے والی ہیں جیسے ناؤ کو برا کھینچا
کے جاتی ہے اس سے ہٹوں کو دوسری ہے۔

اس میں نے پوچھا کہ اسے کرشن جی جہاں تک کہ اسے ارجمند ہیں اس کی اندیاں دوسری ہیں، اسے
وہیانی کی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کا جت نام نہیں۔ اس کو کوئی پاپ نہیں ہوتا۔ اسے
جس شخص کی اندیاں بننے کے اور چھ ہیں۔ وہ من اگر ہی ماننے والی ہیں جیسے ناؤ کو برا کھینچا
کے جاتی ہے اس سے ہٹوں کو دوسری ہے۔

اس میں نے پوچھا کہ اسے کرشن جی جہاں تک کہ اسے ارجمند ہیں اس کی اندیاں دوسری ہیں، اسے
وہیانی کی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس کا جت نام نہیں۔ اس کو کوئی پاپ نہیں ہوتا۔ اسے
جس شخص کی اندیاں بننے کے اور چھ ہیں۔ وہ من اگر ہی ماننے والی ہیں جیسے ناؤ کو برا کھینچا
کے جاتی ہے اس سے ہٹوں کو دوسری ہے۔

[illegible][illegible]

جسے ہم نے اس لئے یہ کیوں پڑے ہوئے کہ تھوڑے اشیائے قیمتی کے برابر کیا گیا
 کے اس میں جو گروہوں پر آپڑے ہیں کہ تم کو کلاسیکی جوارات کے عوض ثواب ملے گا خیال
 ہے تب تک جہل میں رہو گے۔ تم کو پڑے ہوئے کہ خواہش خوش با ثواب اپنے سراپ میں آتا ہیں تو
 جھوٹا بننا ہی سمجھتے ہو۔ اور خواہش میں پڑے ہوئے۔ خواہش سے حسرت کہ ہے۔ میں ہشت
 اور قہور ہشت۔ میں ہشت میں اس کے عوض سے یہاں اور شہور ہشت والے شخص
 کو اس کے جہد و ملق و لہو پنا سے جانیں گے۔ جب وہ اشیائیں کا پانچ کر کے تہہ کو

AMLIYAA BOOKS
 FREE AMLIYAA BOOKS
 facebook.com/groups/freeamliyabooks/

اس کو جنگل میں روکا جھنچھوٹے ہوئے تھے اس نے ٹوبہ کے جوار میں جنگلوں سے نہیں بانہ ہو
 دیا اور آپ پر پھونچا دیا۔ اب ان بستیوں کو بیاگ انا۔ بل کر کے منگل توڑ ڈالے۔ یہ راجہ
 پھر وہ بستی اور ملکر جا کر سو گئے۔ جتنی شکری دے تھی۔ آخر میں میں بہت بڑا گڑھا کھود
 کر اس پر پتلی پکی کڑیاں ڈالیں اور اوپر نشی چڑھا کر میں نے اس پر کاتوں کی بستی بنا کر کڑیاں
 کر دی۔ جب وہ بستی نیک سے جلنے لگی تو اس وغیرہ کھائے اور پھرتے پھرتے اس بستی کی طرف گئے
 ایک بستی اس بستی کی طرف بڑھا تو دوسرے نے سہ کیا کہ وہ اصل بستی نہیں ہے۔ اور پھر
 کی حکایت ہے۔ اور تم کام کوس جو کر شکری کے چھتے میں میں جاؤ گے۔ مگر اس نے نہ
 کیا۔ بستی کی طرف بڑھا اور کھڑے میں گرا۔ دوسرا بستی وہاں سے فوراً بھاگ گیا۔ یہ راجہ
 دیکھ کر بڑا متحیر ہوا۔ پتلی تم کیا کیا رہتی ہو۔ منگل میں جھکے ہوئے تھے۔ وہاں
 اور تھانہ کی انتہی کے پورے پتلیوں سے تم کو میرا گ پیدا ہوا اور تھانہ کی انتہی میں ہو کر منگل
 کو توڑ کر ویراگ کے بن میں چلا آئے۔ پھر تم ایک بندھن سے چھوٹے اور کھٹائی سے دوسرے
 جینی تپ اور جینی کے گھٹے میں گر پڑے۔

یہ راجہ ایک گھٹے سے نکل کر دوسرے بندھن میں چسپاں ہوا۔ وہاں کا کام نہیں
 یہ باتیں سن کر راجہ فزاس ہو گیا اور بولا کہ بے ہمتا! میں آپ کا ناسم بول اھا۔ آپ میرے گڑ
 میں۔ مجھ کو گلیاں کا پریش فراہم۔ کچھ نے کہا جب تک تم شیوں کا تیاگی نہ کرو گے تب
 تک ہم آپ پریش نہ کریں گے۔ راجہ بولا کہ میں نے دھج پاشاں میں چند ہر چیز کو تو بیٹے ہی بنا کر
 دیا ہے اب یہ میرا سر بہت استہی اگنی میں جلاتا ہوں۔ یہ کر کر کڑیاں میں کیں اور گڑھا
 گڑھا میں گھوٹے کو بی تھا کہ رشی کچھ نے کہا کہ یہ میرا قہار نہیں ہے۔ یہ تو پرانا کالی ایت
 ایت پانچ تھول کا بتا ہو کہ ہے۔

راجہ نے کہا کہ کب سے جلاتا ہوں۔ یہ زیادہ دیر ہو رہی ہے۔ میں خود جاتاؤں۔ میں یہ گڑ
 میں۔ کچھ نے کہا کہ یہ کب سے جلاتا ہوں۔ یہ زیادہ دیر ہو رہی ہے۔ میں خود جاتاؤں۔ میں یہ گڑ

پتا: اچان رکھا ہے جب کہ کوئی ایک دو گے تو تم کو قادی کی پراچھی چوڑی۔ یہ بات سن کر راجہ کو گین بول گیا۔ اور ہنگامہ کو نیاک کر سادھی میں بیٹھ گیا اور برہم گینان دھیان میں ایسا فوٹیں بڑا کر سرور کی ہی سند نہ رہی۔

دعوت محمد شواب کا الہامیہ روح ملک

فات درج سب سے کیا جیسا کہ آگے

بہارِ سلامت نام۔ پری آدم پری آدم پری آدم

Q

ان ہاتھ کوئی ڈال چکے گا ورنہ سیکڑا گیا ان بن عمر حضرت شہید ہے

کرشن دیوجی گیتا سے وہ کہہ گئے، میں اچھا انسان دے، ہم نے فٹ پیارے

کیا ان گنہگاروں کو بجا جو نکتے ادا دی گئی ہیں؟

محبت کی رو سے ہال کر تار علیہ اسنگت چنگو راں ہر گز نہ ہشت یہاں

محنت عکسوں میں: ہر محنت ملی، روح کی گھاٹی میں شیش پڑے

غلام حیدر لانی شہزادہ شکر، ان دنوں لاہور کے ایک گلی میں رہتے ہیں۔

کھتا :۔ میرے پرکھنے والے یا دیکھنے والے کے لئے :۔ کہ عادی کے خیر میں نہیں آتا۔
 ہے مست :۔ اسی انگس کے خیر جو میں نہیں آتا اور ادا میں خیر کر دے مجھ سے جو نہیں سکتا

FREE FAMILYAT BOOKS PDF
book.com/9780130461801/freefamilyatbooks/

یہ کہ ہے وہ اُن کی کس کس کے لئے ہیں، یہ نہیں چھٹتا، اس کی نگاہوں کا حال اس کے منہ چلتا ہے۔ یہی ہر وقت دیکھی جاتی ہے۔

یہ ہے جو وہی ہے جس کو جنگل کہتا ہے، جس کو کہتے ہیں کہ وہ جنگل کے ہندو ہیں، وہ ہے جنگل کے گت پت پت جو ہے۔ یہ ہے جو کہ کسی سادھن میں جت لگا، پت پت جنگل کے سر میں لکھا ہے۔

یہ ہے جو کہ ہر روز ہر وقت کی سبکدوشی میں کہتے ہیں کہ وہی ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے۔

یہ ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے۔

یہ ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے۔

یہ ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے۔

یہ ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے۔

یہ ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے۔

یہ ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے۔

یہ ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے جو کہ ہر وقت میں کہتے ہیں کہ وہی ہے۔

رکتہ جو وہ تباہی مٹانے میں نکلے، شہرہ فود کے کہ گڑ کے بیات آسان طریقہ سے کہا گیا۔
 اور ہر طرح کی شکل شستر کینے کے آسان راستہ دکھاتا ہے۔

میرے ہمارے جانیو، کن جی پوتا (۱) جن کو وہی گروہ اور گنگا - زندہ گروہ ان
 سے اچھا ہوتا ہے، کیونکہ گروہ کے گروہ سے بہتر ہے۔ گروہ اب ہونا چاہئے کہ
 وہ کے لئے جی ملی خود ہی جھٹا جو اور دوسروں کو بھی جھٹا، ان کی تکی رکتہ جو پاتا اور ہر ہم کا
 وہ ایک ہوتا ہے۔ اور اس پر پختہ دیکھنا شستر رکتہ جو ہر ہائی جیدہ ۱۲ خیال مٹا ہے۔ اور
 بے دلی شہرہ ہر ہم کا وہ رکتہ دکھاتے۔ گروہ وہ ہے جو ہر ہائی شستر سے گروہ شستر
 کی طرح آٹھان اور جھٹا ہے اس میں من نہیں لگتا چاہئے۔ اس میں روکر مادی سے گنگا
 و گروہ وہی ہے کہ تکیان میں پختہ ہو۔ وہ ہائی نہیں جو وہی نو پختہ ہو گریبان میں صوات
 میں پختہ ہو۔ میں کہ شہرہ گان میں پختہ ہو اور وہ کے سے جی جاتا ہو۔ وہ خود نو کت ہے کہ
 اور ان کو اپنی شستر کے جو ہے کہ گروہ منے جیگا نو کو شہرہ شستر دینے سے میں ہے
 اور وہ تکی پختہ کی اپنی شستر کے شستر ہے شہرہ کی کافی جو ہے بحث وہی کی شہرہ
 جی نہیں پختہ۔ اور ان شستر کی اپنی شستر نہیں ہے شستر۔ کیونکہ گروہ وہی ہے کہ پختہ کو جو
 ہائی طرح کا جیدہ میں فرنی نظر آتا ہے اس کو طرح طرح کے دھاتی دے کر شستر کی طاقت
 رکتہ جو پائی ملی کے جیدہ میں ہے۔

۱۷) ہر اور ہائیور کا جیدہ (۲) جیوڈل کا باہی جیدہ (۳) جیوڈل کا جیدہ (۴) جیوڈل کا جیدہ
 اور جیوڈل کا جیدہ (۵) جیوڈل کا جیوڈل کا باہی جیدہ۔

ان تمام چیزوں کا گروہ کو کھنڈن کن چاہئے۔ وجہ یہ ہے کہ جیدہ خوں کا پختہ ہے
 و گروہ کرنا چاہئے تاکہ ان خوں اور ہائی کے زیر میں بندگی کرے۔

۱۸) جیوڈل کا جیدہ (۶) جیوڈل کا جیدہ (۷) جیوڈل کا جیدہ (۸) جیوڈل کا جیدہ (۹) جیوڈل کا جیدہ
 رکتہ جو پائی ملی کے جیدہ میں ہے۔

کی نسبت جو چل رہا ہے وہ خطرناک ہے۔ یعنی گود خوش سے دیال ہو کر رشی بڑی باریک
باتیں بھاڑ رہے ہیں۔ جلیا کو کہہ رہا ہے کہ گود کی سیوا کرنی چاہئے جس سے جلد کرکٹ میچ
ویہ دنگ نہیں۔ قول دہائی ہے۔

تو تو ذات پر دگدگی قبول • جو نہ وہ دانش کا دم پر حوال
گسل نہ ہو جس سے ایام خوشی • غیر کم کم رخن و رسام خوشی
اور تھ • جب تو نے سنگو و دھاری کر دیا تو پھر انا اور سب میں تو نہیں جو گیا۔ پت
سنگو و دھاری سے کہیں جو نہ ہو۔ اپنی جگہ سنگی پر جہاں ذکر
بندگی کر دن حسنہ اور اصل بات • بندہ اکوٹھ کو آئی صاحبہ سے
اور تھ • پریشور کی بندگی کرنی گھٹن بہت کم کسی پریشور کے پیادے کے اس جو ہاتھ تو رہا۔
سوئی لہو ہو جائیگے۔ ڈاکٹر محمد اقبال لاہوری لکھتے ہیں۔

لدا کے بندے تو جی جڑوں میں جھرتے ہیں اس لئے
میں تو بندہ بنل بھی کا ہے لدا کے بندوں سے پیار ہو گا

بچا کبر مراد ہے۔

آز جگتی ات گھر سے جیوں کا شعلہ آ • بتاں پریم پیٹے نہیں جس کا گھر ہو
میں پیچے سنگو کے پاس • تھ پیو کے کارن داس
گود کو جت میں ملنے چلے آگیا بند • کہیں کیرتا داس کو نہیں داک ڈھ بند
یہ دنیا وہ دھ کی مت کوں سے بیت • گود چوں سے داک دو جو پورن لکھ بیت
کٹ کٹ تیرہ کٹ کٹ کٹ کٹ کٹ • جب لکھ سنگو نہ دے تب تک کپا کام
دیش شانت • ایک راج کی وجہ سے اپنی ذات پر غلا ہو گیا اور اسے گھر سے بھل کر جنگ
میں لے گیا۔ یہودی کی کتاب میں ہے کہ کتا • چند گھار گھروں پر کچ لدا ہوا
اس جنگ سے گزرتے اور ایک گروپس فریڈم فائٹنگ گروپس کے پاس پہنچے۔

بدرود اور وزیر چہ آدمی ساتھ کر کے تینوں حیدر باسی پہنچے۔ گھڑے ساتھ کر کے
 جنگ میں آئے۔ جہاں وہ لڑاکا گھڑوں سے آکر گھڑے چڑھا کر اٹھاواں اپنا خیر لگا کر بنا لیا
 کیا اور جوتہ بہت سے لڑاکے سے محبت کا وہ دم پہنچا۔ اب لڑاکے کو بھی اس سے محبت ہو گئی۔ بعض
 دفعہ گھر بھی نہ جاتا۔ لڑاکے کو انہی کے پاس ٹھہرانا۔ ایک دفعہ لڑاکے سے کہا کہ اگر تم پسند کرو آ
 تمہیں فرج میں لڑاکا کر دوں۔ یہاں رہ کر قوم تمام عمر گھڑے ہی چلاؤ۔ لڑاکے نے عرض کی جی ہاں
 مناسب معلوم ہو ہی کرو۔ وزیر اور اس لڑاکے کو براہ لے کر روانہ ہوئے۔ پہلے شہر میں آ
 پہنچے۔ وہاں آکر ایک فوجی خسرے کی کر کہا کہ اس لڑاکے کو لڑاکوں کے لئے بھرتی کر دو۔ جو
 لڑاکہ جو جانتے۔ چنانچہ وہ فرج میں بھرتی کر دیا گیا۔ ہر دفعہ قلعہ کن اندر قلعہ کئے دھنوں کی
 دیکھتا۔ راجہ بھی فرج کی دھن میں گھر کے پاس آ جاتا۔ اس کے ساتھ بات چیت کے کچھ جانتا
 چند دنوں کے بعد اسے فوجی خسرے سے لیا گیا۔ چنانچہ وزیر جنگ بنا لیا۔ چہرہ مبارک پر لڑاکہ
 نے اپنا نائب مقرر کر دیا۔ تمام کام اس کے سپرد کر دیے۔ جب وہ لڑاکا تمام کام خیر و خوبی سے
 انجام دیتے لگا تو اسے دھن نے یہ کہہ کر کہ تو میرا بیٹے ہے تخت پر برابر بٹھایا۔ اسی طرح ہوا تھا اپنے
 بندوں کو اپنی طرف سے جاننے کے لئے گورو کا روپ دھار کر سندھ میں آکا ہے۔ اور اپنی طرف
 آہستہ آہستہ جاتا ہے۔ اور اپنی ذات میں ملتا ہے۔

پہلے سے لڑاکے سنا چھ میں ہوئے ۔ مستکہ سے بیوک نے منت دیکھ کر کہنے

مسلمان

نہیں تجھ میں گورو کان پرستی

تیرے حق پرستی ہے باطل پرستی

قریب تو مرنے کے حق کہتے ہیں ۔ نہیں جوش کیا جاتے کیا حق ہے

نہیں جوش کیا جاتے حق ہے ۔ کہ خود کشی جتنا میں لڑا کرتے ہیں

FREE EMLIYAAT BOOKS pdf
 groups freeamliyabooks/

تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی
 ہے گمراہی حق پر نیرا دل بھاؤ ۔ شہتاج سے سنوں کی ہدایت میں اگر
 نوا صدی سے اپنی گروں جھاکر ۔ جو بچے گا ان سے کرا دینگے باہ
 نہیں تجھ میں گر مرد کا دل پرستی
 تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی
 جو گیت کے اسٹوٹک، لب افسانہ ہیں ۔ جہادک جی اس کے خود تر جوں ہیں
 نہیں، لٹائی یہ کچھ خوبیاں ہیں ۔ کرا ان سے اپنے آپ بڑیاں ہیں
 نہیں تجھ میں گر مرد کا دل پرستی
 تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی
 گمراہی کا خاکہ آؤنا ہے جاہل ۔ ہرگز تسخیر، انفساق، بیل
 برا کچھ نہ برا ایسی باتوں سے حاصل ۔ سمجھ نہیں اپنے دل میں یہ نفاق
 نہیں تجھ میں گر مرد کا دل پرستی
 تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی
 جن کی عبادت کو جہت سے بھاگ ۔ کتابوں کی پوجا کو دل سے بھاگ
 جتنی تڑپ اپنے دل میں اٹھا کر ۔ شرن لے کسی مرد کا دل سے ہاگ
 نہیں تجھ میں گر مرد کا دل پرستی
 تیسری حق پرستی ہے باطل پرستی

و

دین کو اپنی جگہ پر رکھو
 FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf
 groups/freeamliyatbooks/

لگے ہاں کپستان سندھ اورچراپاپ دوش جنہاں گئے نہ گھلے
 دکن تک لے کر مروج کٹھور میرے مڑے داد پریم دی نہیں چنے
 دھنیا منڈل منسا دیواں کا سناں نوں نہ سرج ہے نہ سچ کھاگ بھلے
 جہاں کیتی تاہیں سنگت شگوریں دی ہے تھوڑا لی پتہ جوڑا پنے
 خلا حیلانی شاد دکن آئندہ ہر جہاں شگوریں لے لے جانے

کتھا :- میرے پریمی ہوا جوانی اس کے لے کر میرے ہر جہاں کے ہر جہاں کا قبضہ ہوا
 اس وقت تک ہر جہاں کی طرف سے اگر شک ہے تو جگت ہی شک ہے چنانچہ نقل ہے کہ :-

۱۔ ایک شخص بیان ہے کہ کئی شہر میں ایک شخص تھا جو اپنے دیں میں کروڑ پتی
 ۲۔ اگر کے نام سے مشہور تھا۔ چھوٹی کاسو بھائیوں میں ایک کوئی فقیر تھا۔ جو وہاں جہاں
 کے بہت بڑے بیٹے تھے۔ جانا داکا کچھ حد تو اسے اپنے آپ سے بڑا تھا اور بہت ماحر
 اس نے ان پڑھ دیہاتیوں کو قریب دے دے کہ غریب کٹوں پر تاج ڈال دیا تو وہاں کے بعض
 رشتہ داروں اور حشر داروں کا حق چھین کر ان لوگوں کو بھولے دیہاتوں میں بھنسا کر چھوٹے
 افسروں کو شہر میں دے کر انہی افسروں کو ڈال دیا۔ پیسے پیچ کر حاصل کیا تھا۔ چونکہ خوشامد
 دولت کے قریب سے اس نے ملے سرکاری افسروں سے کافی رشوت پیڑ کر لیا تھا اس نے
 طریقوں اور مصلحتوں کی آواز پر دادرسی کرنے والا کوئی نہ تھا اور بدانتی کی ان کا سردار لی کیا کرتا
 تھا اس کی طرح اپنی دولت بڑھاتے جاتا تھا ایک روز اپنی لڑائیوں پر ہار ہو کر خیرے
 اپنی مالیت کی کوٹھی میں کیا اس ایک جیسے بھولے گھر سے تیر کا آئی کے غمی گئے پر بچ گیا افسران
 کو اس کی کوٹھی کا حساب لگا کر اس کے سامنے آ کر اس نے اپنے ایک شریک کو دوسرا دے
 کر ایک لاکھ روپیہ حاصل کیا۔ اس کے بعد اس کے دوستوں نے اس کی کوٹھی میں اس کے

خیر بادشہ سے بیک وقت جس کارہی کی تو کیا تھا اس وقت کے راجہوں کے نام کی کتاب
اس کے نام کر رہا ہے۔ امیر تاج محل سے چودہ سال پہلے ایک کپڑے بدل کر ہونے کے کتب
میں پہا گیا۔ جس میں اس قسم کی سہری میں ہر ایک اس وقت کی تھی کی ہوتی تھی
اور تھی کچھ تاج پھاڑا تھا۔ ہر شہر کے پورے کے ہونے تھے بھی کا کچھ چل رہا تھا اس پر
یہ لکھا "اور غلامی ہونے لگا۔"

غلامی میں اس نے دیکھا کہ ملک موت نے اس کی روح قبض کر لی ہے اور فتنے سے
توہین پرے جا رہے ہیں۔ لڑائیوں نے اسے ایسی جگہ کر چھوڑا جہاں کے بگڑ گئے تھے
نظام سے امیر تاج کی آنکھیں بندھا گئیں۔ تھوڑی دیر تک وہ جیون ہو کر کھڑا تھا جس
نے آنکھیں کھولیں۔ اس کا سر تھکے ہوئے پر دیکھنے لگا کہ بڑے بڑے ایٹان محل کھڑے
ہیں۔ جن کی دیواریں جواہرات سے جگمگاتی ہیں اور سیڑھیاں سونے پاندی کی ہیں۔ برص
کے ساتھ ایک بے نظیر شہر ہے جس میں ہنگام کے عجیب و غریب خوشنماؤں سے
غیر جوہر سے چھلنے چھلنے ہوئے ہیں۔ دلوں پر بڑی ہی خوبصورت سنہری پردوں والی
چائیاں چھائی ہوئی ہیں اور سر پہ پیا کتے والے پرندے پتھر کی خوشنماؤں کا گویا ہے۔
برص کے پتھر کی ایک جڑا سنی ہوئی ہے جس پر اس شخص کا نام تحریر کیا ہوا ہے
جس محل میں جڑا سنی ہوئی ہے۔

امیر تاج نے فتنے کی گرفت میں مل کر اس علاقے میں ہو گیا کہ راجہ چند پتھر
وہ آگے بڑھا۔ پہلے وہ محل کے دروازے کے سامنے آگے بڑھا تو اسکو حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی
جب اس نے دیکھا کہ ہر دیوار کے کنارے کا نام لکھا ہوا ہے۔ اس نے جب ان لوگوں کے
کانک بڑے بڑے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہر ڈانٹ میں بڑی تھپی مارتی ہے۔ وہ آگے بڑھا
تو اس نے دیکھا کہ ہر دیوار کے سامنے ایک دیوتا ہے۔ مگر وہ ان کو دیکھنے ہی وہ جیون ہو
گئی تو وہ دیکھا کہ ہر دیوار کے سامنے ایک دیوتا ہے۔ مگر وہ ان کو دیکھنے ہی وہ جیون ہو
گئی تو وہ دیکھا کہ ہر دیوار کے سامنے ایک دیوتا ہے۔ مگر وہ ان کو دیکھنے ہی وہ جیون ہو

اور خیریت کا بیٹھ ۱۱۰ سات گنا ہی اور ملنے سے لگتی کی دیت ۱۱۰ دھوکے سے دیت کا
پانی لگے بیٹھے ہیں۔ ان کے لئے ۱۱۰ مکان تیار ہوتے ہیں جو تم پر ۱۱۰ دیکھ آتے ہو اور شخص جس
میں کہ تم بھی شامل ہو۔ ۱۱۰ غریب کاری کی زمین ۱۱۰ دھوکہ دہی کے ہانس ۱۱۰ اور لگوئی
اور دیکھو جنوں کی کسبیاں ۱۱۰ اے ایسانی کا سر کندہ وغیرہ آگے بیٹھتے ہیں۔ ان سے قیامت
چھپرے سے مکان تیار ہوتے ہیں۔ اسی آسانی کا کہنوں نے اپنی طرف سے کوئی چیز نہیں لگائی۔
یہ تیار ہی کیا ہوا معاملہ ہے تم کسی کو لازم نہ دو۔

اس شخص کا بیان ہے کہ یہ خواب یہاں مکہ شریف کے بعد ہی مدینہ منورہ میں ہوا جس کی مرضی سے

مر گیا ہے

کچھ ہوش سب کچھ ہوش نہ تھی • ایک دن چربی چکنے کو بے جا ہم زندگی
کر رہا ہے مشربک کا اٹھنا نہ تھی • سوت کو کیا بھول بیٹھا ہے غلام زندگی
عاقبت کے واسطے فاضل کوئی سامان نہ کر • عمر بھر مٹا ہے سب کو یہ سپا ہ زندگی
بعد توں ہے امید مشربت و بدایا • اس سے مرنے سے خوش ہے تڑکا زندگی
جس پر حیا توئی پر توں نہ کسی کو بھلا • حرقہ تیرے ہے یارب ہر نام زندگی
جو رہے ہی مٹا دیا ہے کون کھینچے • چند مذہب ہے نڈھال میں قیامت زندگی

سے فریاد غور غور ہار غور • درد و تیرا کے درد دار و لاف
اور تھ • دنیا دھوکہ کی ٹٹی ہے، اس لئے ہی دنیا میں انسان دھوکہ کھا جاتا ہے •
یوگست نام، ہری اوم، ہری اوم، ہری اوم •

ہری دیاں لکھنے والے
FREE AMLIYAT BOOKS.....pdf
www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/

پھنسنے بہن فریج کا مناں پھنسنے ہنوں کا مناں نون کٹھن اریکا
 سونگ باش جو بھی پامیرا دیاں نون نون نون ہنوں کٹھن اریکا
 بشیاں گرگ خشیا ہنوں پانگ منن منگ منن ہنوں کٹھن اریکا
 پڑھیں لٹیاں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 بھنوں سونگ ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں

کھنن ۔ میری بی بی جو ہنوں میں کھنن ہے کہ کھنن میں جیسے جوئے وگ سونگ کو
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 کی ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں

ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں

ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں
 ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں ہنوں

ہرگز آٹھابی میں جوت سے آٹھ سو جانا ہے وہ کیا ہی بوجھا ہے۔ جو چش و کھ پیت جوتے پر
میں دیکھی نہیں ہوتا اور دیکھ میں دیکھ میں نہیں ہوتا اور کھ کی ایسی نہیں کرتا۔ کام کرو دو سو سو
جنگل سے آواز دے وہ گیا ہی نہ دیکھ گیا ہوتا ہے اور جو چش میں پاتے صاحبے دوست
ہی کھ ہے۔

لے لے میں پریشور کو خوش کرنے کے لئے جتنے ہکا کر کم میں کی اچھا کو نیاں دو۔ جو چش
ایک کر تے وہ پاپ و خوش سے نہیں۔ جتنے جیسے کھول کا پتہ قبل میں۔
پانی میں کھڑا دیکھ ہے کئی ہر نیلور۔ پانی سے ہوتے ہی نہیں چلن و پھار
دنیا میں بہت ہے تو قومی میں ملے۔ دیکھی۔ ہر نیلور ہی حق کے ہوا پر
جودل ہر وقت ہی پریشور میں لگاتار آکس کا استعمال میں پریشور ہی ہے۔ وہ
میان کے بل سے فری ہو کر اداگوں سے ریت ہو کر پریشور کی جوت میں سر ہوتا ہے جو ہو کر نیلور
کی ریت میں پختہ ہوتے ہیں وہ دیکھ کے کاس میں۔ ہر صواں پریشور ان سے پیادار ہوتا ہے
اور ان پریشور میں لگاتار۔

جو کہ پختہ میں کھ ہے کہ اسے دیکھ میں ملے چپڑا کو ہوائیں باکسکی ہی طرح
مگر دل کا داناں سے آواز دے تو کوئی دیکھ اس کو پریشان نہیں کر سکتا۔ لے دیکھ داناں
کی پیدی کے لئے صابا میں کھ کی جوت سے نہیں اور دیکھ کی ضرورت ہے جو صاب
کھ کے ہیں وہ کھ کی جوت سے نہیں۔ ہر نیلور میں کھ ہے۔ دل کی پیدی کا صاب ہے
کہ جو چش میں تم کو صلی سونہ ہوں میں کہ چھوڑ۔ جو نوایش صاب کی میں سر جھٹے۔ نوایش کا
سر کھ و داناں کی تو چش و جوت کو یاد دے کہ داناں کھ۔ لے ہر نیلور میں کھ۔

لے دیکھ اس سخت پیدی کا پریشور کھانہ صاب ہے۔ جو کہ اس پر جنت ہے
مگر ہر نیلور میں کھ ہے کہ اس کے ساتھ ہر نیلور میں کھ ہے کہ اس کے ساتھ ہی میں کھ ہے
مگر ہر نیلور میں کھ ہے کہ اس کے ساتھ ہر نیلور میں کھ ہے کہ اس کے ساتھ ہی میں کھ ہے

دھن بھرم دالے ملے: پس مٹنے چت چاہے بے مرج ہیسار لئی
مرد سب ہر قیاں تیگ: نول اتم جہان پر مانتا پیسار لئی

[illegible]

جانچي مثل مشهور ہے "انت تاسو گن"۔ یہ نہیں ہسکنا کہ مادی عمر تو انسان زندگی

کے چار بزرگ تھے۔ آخری وقت میں کو ایک ہزار آجئے۔ ایک کی بچی جو

وقت اسی کو ایل، کوننگی، اور الشرفہ میں لے کر لاہور میں پہنچے۔ وہیں چاہئے کہ

نیک کی محبت کے یہ چہ گوہر کاجن سے سے کرتے تھے دیکھیں چنگر ہاشم کے
وقت ہاشم سے اللہ بانی دوس کے ہونے اس کو برگزیدہ کرادیں یہی کسی نفس کی بانی
یا چہ بانی ہوتی ہی دینی ہی انکی گنتی ہوتی ہے۔

سیرے پہلے ہوا چنگر ہاشم میں لکھا ہے کہ جب نیکان ہوتی وہ چہ نیک ہے تب
کچھ مدت تک سکھتی کے نیاں دینی گورو فارم سو گئے ہونے کی قسم انہیں چنگر ہاشم
ہے۔ اس کے بعد اسے خوش آواز شریع ہوتا ہے اور جو بھلا کاموں وقت اس کے من میں
تھی اس کے مطابق اسے سرور دکھانی دیتے اور جو اس میں پروہی اختیار کرتا ہے۔ اور
جانتا ہے کہ یہ میرا سرور ہے اور میں بھرنے سو سے پہنچنے والوں اور سرور کی
پرورش میں مشغول ہو جاتا ہے اور سرور بڑھتا ہے۔ یہاں تک کہ سنسار میں پیدا ہو جاتا
ہوئے جو ان اور جس سے پڑھائیں جانتا ہے اور بعض پرش ایسے ہوتے ہیں کہ بہت مدت
تک سرور ہونے کے بعد پرکشش ہوتے ہیں پھر ان کو خوش آواز شریع ہو جاتا ہے اور جو کچھ نہیں
پاس نہیں گئے ہونے میں تن کی اور تن کی کہ ان کے لئے انکڑی ہوتی ہے جو ان کو نظر آتی ہے
یہ اور پرش اور ہی والی ہوتا ہے وہی اور تنی کو دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ پھر اس کو اس کے
امکان کی اور ہر رنگ میں سے ہاگ اس کے دان پتہ تیرہ جاتا ہے اور ہر رنگ کے
جورگ جو لاکر دے کر دینی ہے۔ چنانچہ ہر رنگ سے نکال کر دے پھر کسی یونی میں نہ ہوتا
ہے۔

نور داری گورو دینا نانیہرٹ اس سارا رنگ دے نے

سارا کھانا دینا دے جینا یہ خوش گئے جنت جنت

کہیں میں نے تیرہ دے دے دے دے دے دے دے دے

نور داری گورو دینا نانیہرٹ اس سارا رنگ دے نے

میرے پہلے جو اس بات کو کہیں میں نے تیرہ دے دے دے دے دے دے

خود اس منکیاں دچنگ بنی والا ایسے طرح پر ساریا ہری نڈے
استر حیاتانی ہر کے خدا دیکھ گیا سانی منن ہوئی ہی اورتی دچترے
اپنے روپ دچ جوتی سو دچکھیں کا جنن خیر جس بارو اچھریا پھرے
جدول نہاویں پریم دی دچنگ کا پھرنگ جاسن تیرے گل گھیرے
غلا حیلانی سچہ سنگراں دیا کیتی خیر انتری جاپنگے گل تیرے

کھتا :- میرے ہر پی بھو تھنے کسی یہ جانتی ہی کہ ششک بے کر میں کون ہوں اختیار
نہیں کی بلکہ تم نے تو عاری ہو گئیں مرنے کا کال ناک مزہ دینے کو ہی پتا آپ ان ریا ہے
مگر حقیقتاً تم یہ نہیں ہو۔ یہ تو ابدیاں ہیں۔ تم اپنے بولے کان میں اجماع دخیال کرتے ہو کہ ہم
دیکھتے ہیں۔ ہم سنتے ہیں۔ ہم سوچتے ہیں۔ ہم پرش کرتے ہیں۔ ہم ہم کچھ دے ہیں۔ یہ سب
دھنیاں۔ بچا اپنے بڑے بھگ دی ہیں کچھ دیکھتی ہے انہیں دیکھتا کھن سنتے ہیں تو نہیں سنا
توان جس میں اسی طرح ناک ہو گئے ہیں۔ حق بنا تھیں سب اندیاں اپنا پنا کام کر
رہی ہیں۔ امداد سب کے کام ہے بے خبر ہیں۔ یعنی کاکھ دیکھ سکتی ہے سن نہیں سکتی اور کان
سنتے ہیں دیکھ نہیں سکتے۔ اسی میں سب اندیاں اپنے کام کے ہوا دھرتے کاکام نہیں دے
سکتیں۔ امداد دھرتے کے کام کی جو کو چاہے امداد یہ کچھ سکتی ہیں کہ باقی کجاں ہے امداد
ہی اندیوں سے پتا لگایا جاتا ہے۔

نفسیات نام کی کین سنسن کی تہہ ۔ تہہ بننے سو کے نازکے سو جانے نام
میں کاکھ دیکھ کر اندیاں سنسن کے نام سے منوم کر سکتے ہیں۔ مگر جو چیز دیکھی گئی یا سنی گئی
میں بے ہوش کی حقیقت ہیں۔ انہیں کاکھ دیکھ کر اندیاں سنسن کے نام سے منوم کر سکتے ہیں۔
FREE AMITYAAT BOOKS pdf
facebook.com/groups/freeamityatbooks

چاہیے، جس طرح تیل کا ایک قطرہ پانی کو ساری طرح پرچھا پاگیتا ہے۔

کسی بہاں پر شے نہ کھا ہے کہ چاروی جب مال ہے دکانی آئندہ ہے دقتا۔ نہ مگر ہے
دفعہ بہ لکری کے سہ میں بیٹھے بستے جو چاہتے ہیں بے خوف وہوں کر گزرتے ہیں کوئی ہراس
کے والوں نہیں اس کا خوف وہی خوب جانتا ہے جو اس سے سے واقف ہے ہر شخص کیا جانتے
کہ انہیں کس قدر اطمینان نصیب ہے۔ دنیا ایک ایسا مقام ہے جس میں کوئی شخص نکلے نہ
دیکھے۔ ایسا کوئی نہیں جو دنیا میں آباد ہوا اس سے نہ کسی سے کوئی ایسا واسطہ رکھتا ہے
لا وقت مل گیا ہواں اگر قوت نہ ہو ایسا نصیب ہے تو انہی لوگوں کو ہے جنہوں نے ان کا
دین کو اٹھاد کر سامنے سے ہٹا دیا اسے مگر وہ ہے کہ اس بیٹھے ہیں ایک گھنٹہ کی کے دائم
میں تو وہی جنت میں ہے۔

مسلک کا نہیں بننا مہوں کا نہیں اس ۔ ست ہفت آج میں پھر جو فوسے اس

باتھو گا کہ دنیا کا نہیں اس مشورہ ۔ دینی تعلیم مسخریہ مافوق کی ہے۔

[illegible]

جان کو طبع میں جھٹکنے کے لئے ختم قسم کے کھٹکے میں قیمت چربی اور دیر و غیرہ سے بھرتے
 ہیں۔ مگر وہ اپنے نفس پر کھانا پکاتے ہیں اور سب چربی اس کے دل کو پھانسی طرح سے
 پھیر نہیں سکتیں۔ وہ اپنی دھن سے کہتے ہیں۔ جس قابلِ قدر ستاد بہ ہوا ہی سے بیٹھے ہیں۔
 اس میں کہ رخصت ہونے میں ۱۲۰۰۰ ہندو ڈالو۔ بے خودی کی آوازیں دھمکی ہیں۔ وہ بھی اہل
 سے قافی نہیں۔ دیکھو کس بے گھنی سے زمین پہیلے ہیں۔ یہی خدا کر کہ موصی سے کمر بٹا
 کی بے پردہ ہی ثابت ہے۔ زبان پر جو کچھ کہتے ہیں بے گھنی کو کر۔ آج پر ہندو ہی آدمی خواہ
 سیر جو یا غریب اس کے مال کا کوئی نہیں جان سکتا۔ کیونکہ جس پر وہ جانا بیٹھے ہیں۔ طبع پر
 غفلت کی دھانی نہیں۔ وہ نہ جانتے ہیں کہ جو چاہے۔ و شریعت میں گناہ کو بچاؤ ہے۔ نہ کہ گناہ
 میں کوئی نہ کرنا ہے۔ اس کے مکتوبات ہستے بے ربط دیے سر پہاچے اس وحشت اور جادو
 کا ثبوت دے رہے ہیں جو ان پر دکھائی ہے۔ واک کہے وہ سب سے حق کے ساتھ نہ مان رہے ہیں
 کی ہندو ڈالو ان کو کس خود اور اس سے کہتے ہیں۔ اس میں کی زبان سے کہتے ہیں کہ
 خدا میں اپنے اپنے حکم سے اور اس میں اس کے حوالے کیا اس کی گمان ہے۔ یہاں شکل سے کہہ میں
 سکتا ہے کہ خدا ان کی خدا اس حد تک کیوں کرنا ہے کیونکہ ہندو سے بے ہوا ہو گئے ہیں
 اور دنیاوی دولت اور عزت کہہ بے قدرتی سے دیکھتے ہیں۔ اس میں پر طبع ہے
 کہ بے خودی نے دینے میں جس کر کے ایک دھن میں لگا دیا ہے۔ جو خیال دل میں پیدا ہو گیا
 ہے۔ ہر دولت اس میں ڈھلے رہتے ہیں۔ انھان سے پا چھنے اور بے خودی سے ان کو اس
 کامل بنا دیا ہے۔ مگر یہ خود فروشی نہ ہونے کو ہے ہی دہستے بیچے کو ہیں۔

بیک و قدر جانے سیکر و دھانی سے دنیا ہی کیا کہہ سکتے ایک لادوں کے قریب
 ہندوستان میں اندر پر جن دیکھے جو دھانی لگائے ہوئے بیٹھے تھے۔ کسی بے ہوشی کی
 دھانی میں کہہ سکتے تھے۔ ہمنے سے بے ہوشی کا نام نہ لگا۔ جو ایک گنا
 ہستے ہندوستان میں کہہ سکتے تھے۔ ہمنے سے بے ہوشی کا نام نہ لگا۔ جو ایک گنا

جسٹ ہٹ نکلتے ہیں۔ ان کے لئے ایک کمرہ ہے جس سے وہ باہر آکر مرہم تیار کر کے زخموں پر لگاتی شروع کی۔ تقریباً بیس روز کے بعد وہ زخمیاں اکیلا رہی ہو گئیں۔ ان پر مرہم سنسوں کو لٹکا کر رکھنے والوں سے کہہ دیا کہ علی اسلئے ہم سے کہہ جاتے کہ جسٹ زخمیوں کو غفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ ہم کو جسٹ کی نظروں سے دیکھا۔

مصدق باہر کھڑا تھا۔ بیان فرما کر صاف ہی نے مذاقت کیا کہ تانہوں دو اور ہیں۔ کتنا
داخل تھا۔ ماحول میں سے ایک لے جواب دیا کہ میں کی زبان نہیں چلی تھی وہ داخل تھا۔ ہوسکتی
تھی۔ فرما کر نہیں۔ جس کی زبان نہیں چلی تھی اس کی نظر اسی جہم کی طرف تھی۔ لیکن دوسرے کی عورت
اچانک صدمہ کی تھی کہ تو دن صاف ہی ہوش باقی رہا تھا۔ ایسی عورت کہ شعلوں میں سے کسی ایک کو جھتی
ہے ہر شخص اس مقام کے داخل نہیں ہے۔

جہاں پر ہم گئی جسے گہاں نیم گھوڑا ۔ ایک دیر کی طرح کو کیا پر ہم نے حصار
 ۱۰ ایک بھٹے نے کسی مایہ کا دست فرزند کیا تاکہ وہ جو پار کرے ۔ رو پر
 دھارے کر س نے جو پار شروع کیا ۔ وہ جو پار میں گھٹا چڑ گیا تو غیباست حیرت بنا
 اور ساہوکار کے پاس جا کر اٹھ جڑ کر بتی کی کو اگ آپ دیا کہ سنی کے کچھ رو پر فرزند
 سے چھوڑ دیں تو بانی پر جو پار سے کے میں ادا کروں ۔ ساہوکار کو دنیا کی مادی سے ہم
 انگیا اور حساب فرزند کی ہی بنیا ۔ کے وکر کے دیکھی اور کیا کہ جو پار میں سے ایک
 رقم ملا دو جو باقی رہے وہ ادا کرو ۔ یہی فرزند اپنے آگے دیکر کہ رو پر چارہ ادا بخوار
 اچانک ہی فرزند سے ملا دیا اور ہی ساہوکار کے حارائی کو کو جہاں اب جو کہ باقی ہے
 مجھے بناؤ کہ میں ادا کروں ۔ ساہوکار نے ہی خود دیکھی ۔ ایک کہ اب میں فرزند کسی سے
 لوں ہی پر تو کسی کا نام ہی نہیں ۔ اسے بنایا یہ تم نے بڑی پالا کی کی ۔ باغاب لم فرزند

اس کے ذریعہ پاپ و دوش کا فرق کچھ باقی درج ہے کہ
 دسے تیاگ پرغ تنوکی : اپنی بستی پیار سے
 اوتار کے بہرہ و کشر زیب ہر جگت میں

فہرست کتب تصانیف سید غلام حبیبانی شاہ

تفہیم مرشد
 پرست دی کنجی
 کتاب البیعت مع اقران اعداؤ میں
 خطبہ جوہر قدم حبیبانی شاہ
 پریم ہر
 پریم بانی
 پریم پیار
 انتخاب بزرگ ساگر

عزاد العالیین
 بیر قدم حبیبانی شاہ
 صلوٰۃ دائمی
 خطبہ طاسا لکھیں
 قیامت کی کونوئی
 سدا پور
 تفسیر سکر
 تذکرہ حضرت گل حسن

کشتی نوح داپہ چھوڑ دے اسگر کو توڑ دے

ایک قدیم نادر کتاب

(فولوشٹ مجلد)

مرحوم شی

(الحب)

حکیم تاضی سید

محمد کرم حسین الوری

عجب تغیر کے کرشمے، ہر حرف کا بھید، نقشہ ساقا، پہر نگہری، ستاروں
کی چال، تعویذ، لکھنے کے اوقات، غلیات نادر، کشف و کرامات،
دست غیب، کشف اللوح جنات کی دہستی، دیو پری کی گرفتاری،
جانبری آیات قرآن، لاملاج، مریضوں کا علاج، بیماریوں کی پہچان
نیز ضعف اعصاب اور سیدہ بیماریوں کا علاج، آسیب جادو کا توڑ،
ہر مشکل امر کا حل اس کتاب میں ہے۔

Published by
Facebook group

Free Amliyaat books

FREE AMLIYAAT BOOKS.....pdf
<https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/>